حلالہ
امرین ریاض
Urdu Novels Hub
www.urdunovelshub.com

حلالہ

از امرین ریاض

وہ کل رات ہی عمارہ کی ایمر جنسی کال پر لندن سے آیا تھا اور اگلی صبح ہی اُس کے سامنے ایمر جنسی میں بلانے کی وجہ آگئی تھی جس پر وہ حیرت سے عمارہ کو سُنتا کاشان کے اس پاگل پن پر تشویش کا شکار ہوا تھا۔

"مطلب کہ اتنی چھوٹی سی بات پر وہ اُسے طلاق دے کر اب پھر سے محبت کا جوگ لیے کمرہ نشین ہو گیا ہے اور آپ اتنی سی بات پر اُسکی اتنی بڑی زیادتی کو بھول کر اُس کے لیے پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔" وہ ماں کے غمزدہ لہجے پر جھنجھلایا تھا جو کہ کاشان کی حالت پر دُکھی ہو رہی تھیں۔

"وہ بیٹا ہے میرا، میں کیسے اُسے اتنی تکلیف میں دیکھ سکتی ہوں۔"

"اور میں؟ میں بیٹا نہیں ہوں آپکا؟" وہ کہنا چاہتا تھا مگر اُنکی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر لب بھینچ گیا ویسے بھی وہ اب ان باتوں کو دل پر لینا چھوڑ چُکا تھا اور خود پر ایک جذبات سے عاری پتھر دل غازان کا خول چڑھا چُکا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں اُسے۔" کب سے خاموش بیٹھے اپنے باپ پر ایک نظر ڈالتا وہ کاشان کے روم میں آیا مگر اُس پر نظر پڑتے ہی اُسے عمارہ کا رونا اور پریشان ہونا سمجھ آگیا تھا کاشان کی اس وقت حالت چیخ چیخ کر اُسکی اندر کی توڑ پھوڑ کا اعلان کر رہی تھی کہ وہ اس وقت بہت بڑے صدمے میں ہے اور ضمیر اُسے کچوکے لگا رہا ہے جس کو سہہ پانا مشکل ہو رہا تھا ملگجا لباس اور بکھرے بال وہ اُس ہنستے مسکراتے کاشان سے ہٹ کر تھا جو آج سے کچھ ماہ پہلے اپنے نکاح کا بتانے اور اسے آنے کا کہنے کے لیے لندن آیا تھا مگر غازان اس کے نکاح میں شریک نہ ہو پایا تھا۔

"کیسے ہو؟" اُسکی حالت پر ایک گہرا سانس بھرتا وہ اُسے مخاطب کر گیا جو اسے اپنے سامنے دیکھ کر جلدی سے اُٹھا اور اُس کے ساتھ لگ گیا تھا۔ غازان اُس کے ردعمل پر کچھ دیر کے لیے ساکت ہوا تھا۔ ان ستائیس سالوں میں یہ پہلا موقع تھا کہ دونوں بھائی یوں گلے ملے ہوں ورنہ غازان کو اس ملنے ملانے سے بہت الرجی تھی اور اس کے رویے کو دیکھ کوئی بھی اُسکی طرف بڑھ نہیں پاتا تھا اور آج کاشان جیسے اسکے موڈ کی پرواہ کیے بغیر اس سے بغل گیر ہوا تھا غازان کے لیے یہ کافی حیران کُن تھا۔

"میں نے سُنا ہے ایک ماہ سے تم کمرہ نشین ہو کر بیٹھے ہو۔" غیر محسوس طریقے سے اُسے نرمی سے خود سے الگ کرتا وہ صوفے پر ٹک گیا جبکہ کاشان بھی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"اگر اتنا ہی پیار تھا تو طلاق دینے سے پہلے سوچنا تھا نا کہ اب جوگ لے کر دوسروں کو پریشان کرنے کے۔۔۔"غازان کے سپاٹ لہجے پر کاشان شرمندہ ہوتا سر جھکا گیا غازان نے خود کو کچھ غلط کہنے سے بمشکل روکا تھا۔

"اب کیا چاہتے ہو تم، ایک اور پاگل پن کاشان۔"غازان کے سوال پر کاشان کے ساکت لب ہلے تھے۔

"میں حاطمہ کے بغیر مر جاؤں گا غازان، مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی اور اب میں اُس غلطی کا کفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔۔"

"یہ کفارہ نہیں ہے بلکہ زیادتی ہے اُس کے ساتھ جسے پہلے ہی بہت اذیت دے چکے ہو تم۔"غازان کو حاطمہ کے ساتھ ہمدردی محسوس ہوئی تھی۔

"ہاں مانتا ہوں کہ میں نے اُس کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی مگر یہ بھی تو دیکھو کہ وہ میری محبت کی انتہا تھی کہ میں اپنی محبت پر کسی بھی غیر کی نگاہ برداشت نہیں کر پایا۔۔"غازان کو اسکی بات پر افسوس ہوا۔

"ابھی بھی تم اسے محبت کہہ رہے ہو، محبت کا پہلا قرینہ اعتماد ہوتا ہے کاشان اور حیرت کی بات ہے کہ تمہیں اپنی بیوی پر اتنا بھی اعتماد نہ تھا کہ انتہائی قدم اُٹھانے سے پہلے ایک دفعہ تو اُس کے منہ سے سچ سُن لیتے۔"

"ہاں مجھے اُس پر محبت کے ساتھ ساتھ اعتبار بھی کرنا چاہیئے تھا مگر میں اندھا ہو گیا تھا اُس وقت جب میں نے حاطمہ کو اُس آدمی کے ساتھ مسکراتے ہوئے گاڑی سے نکلتے دیکھا تو میرا خون کھول اُٹھا تھا اور بس

اسی غصے نے مجھ سے اتنا بڑا گناہ کروالیا کہ میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی مفلوج ہو گئی تھی۔" کاشان کے لہجے اور انداز میں پچھتاوا صاف محسوس کیا جا سکتا تھا۔

"میں دن رات بہت تکلیف میں ہوں، میں نے نکاح کرتے وقت حاطمہ کو تمام عمر خوش رکھنے کا عہد کیا تھا مگر میں نے نکاح کے تین ماہ بعد ہی اُسے اتنا بڑا دُکھ دے دیا بلکہ خود کو بھی اتنی بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔" وہ دو پل رُکا پھر غازان کے پاس صوفے پر بیٹھا۔

"ایک ماہ تک میں نے خود کو سزا کے طور پر اس کمرے میں بند رکھا اور اس ایک ماہ میں مجھے اندازہ ہوا ہے کہ حاطمہ کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ اس لیے مجھے اُسے واپس حاصل کرنا ہے اور اُسے واپس حاصل کرنے کے لیے جو شرط رکھی گئی تھی وہ صرف تم ہی پوری کر سکتے ہو غازان۔" کاشان کی بات پر وہ چونکا نہیں تھا کیونکہ عمارہ اور فیاض آفندی نے یہی مطالبہ اس کے سامنے رکھا تھا جس پر غازان بس اُنکی شکلیں دیکھتا رہ گیا تھا کہ بیٹے کی محبت میں وہ کیسے اُس لڑکی کو کھلونا بنا سکتے ہیں۔

"غازان تم میرے بھائی ہو، چاہے ہم کبھی ساتھ نہیں رہے مگر پھر بھی کسی کزن یا دوست سے زیادہ مجھے تم پر بھروسہ ہے۔ اس لیے میں نے مما سے بات کی تھی کہ میں غازان کے علاوہ حاطمہ کو کسی اور کے نکاح میں نہیں دیکھ سکتا کیونکہ کوئی جتنا بھی اچھا ہو میں اپنے بھائی سے زیادہ اُس پر بھروسہ نہیں کر سکتا اور حاطمہ کے معاملے میں تو بالکل نہیں۔" کاشان کی بات پر وہ ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کرتا اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اس سب کے حق میں بالکل نہیں تھا اور نہ اسے کاشان کی اس طرح کی مدد کرنے میں دلچسپی

تھی مگر عمارہ بیگم کے آنسو جنہوں نے اس کی پرورش تو نہ کی تھی مگر وہ جنم دینے والی ماں تھی اور کاشان اُنکا اکلوتا بیٹا تھا جسے اس حالت میں دیکھنا اُن کے لیے بہت تکلیف دہ تھا اور غازان جتنا بھی سخت دل سہی مگر اُنکو تکلیف میں دیکھنا اس کے لیے مشکل تھا۔

!______________________________________!

فیاض آفندی اور عمارہ کے ایک بیٹی بسمہ اور بیٹا کاشان تھا کہ تین سال بعد اللہ نے غازان کی شکل میں ایک اور بیٹا عطا کر دیا جس کو عمارہ نے اپنے اکلوتے بھائی یاسر نواز کو دے دیا جو شادی کے سات سال بعد بھی اولاد جیسی نعمت سے محروم تھے یوں چھ ماہ کا غازان لندن آگیا جہاں یاسر اور حنا نے اسے سگے بیٹے سے بڑھ کر چاہا تھا اور غازان ان کو سگے ماں باپ سمجھتا بہت لاڈ اُٹھواتا تھا پھر جب غازان بارہ سال کا ہوا تو یاسر اور حنا کے آنگن میں ایک ننھی پری نے آنکھیں کھولیں جسکا نام غازان نے ہانیہ رکھا تھا اور غازان کی تو اُس میں جیسے جان تھی یوں یاسر اور حنا اپنی فیملی مکمل دیکھ کر غازان کے اور قریب آگئے تھے۔

جب غازان سترہ سال کا ہوا اور ہانیہ پانچ سال کی تو دونوں بہن بھائی دس دن کی چھٹیوں پر پاکستان آئے اور عمارہ کے گھر ہی قیام کیا جہاں ایک دن غازان اور اسد کے درمیان لڑائی ہوئی تو عمارہ کی دیورانی کلثوم نے غازان کی حقیقت اُس کے سامنے رکھی کہ وہ کتنے ہی پل کے لیے اپنی جگہ پر ساکت رہ گیا تھا۔

"آئے بڑے سگی بہن والے، ارے وہ کونسا تیری سگی بہن ہے یہ صنوبر بھی تیری کزن ہے اور ہانیہ بھی، کیا ہوا اگر صنوبر نے اُس سے کھلونے لے لیے تو۔۔"

"صنوبر نے کھلونے چھین کر دھکا دیا ہے ہانیہ کو، چلو ہانیہ پانچ سال کی اور صنوبر سات سال کی سہی مگر اسد تو میرے جتنا ہے نا اُسے تو ہانیہ کو تھپڑ بالکل نہیں مارنا چاہیئے تھا اور اوپر سے آپ کو غلط اور صحیح کا فیصلہ کرنا چاہئیے تھا نہ کہ یوں اسد کی سائیڈ لینے کا۔۔" وہ شروع سے ہی بہت اصول پرست رہا تھا اس لیے کلثوم کی غلطی اُنکو دکھانے لگا جو سمجھنے کے بجائے اس پر ہی چڑھ دوڑی تھیں۔۔

"ارے تمہارے ماموں اور مامی نے ذرا تمیز نہیں سکھائی تمہیں کہ تم یوں مجھے غلط اور صحیح کی پہچان کروانے لگے ہو، عمارہ بھابھی نے تمہیں بھائی کو دے کر بہت غلط کیا ہے، کاشان بھی تو تمہارا بھائی ہے کبھی جو اُس نے یوں بڑوں کے ساتھ بد تمیزی کی ہو، سہی کہتے ہیں بیگانی اولاد بیگانی ہی ہوتی ہے ورنہ حنا ضرور تمہاری تربیت اچھی۔۔۔۔"

"اپنی مما کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سُنتا میں اور یہ کیا آپ مجھے تمیز کے درشن دے رہی ہیں، خود تو آپ تمیز کے پہلے حرف سے بھی واقف نہیں ہیں۔۔۔" غازان کا اتنا کہنا تھا کہ کلثوم نے وہ واویلا مچایا کہ پورا خاندان اکٹھا ہو گیا اور تب ہی غازان پر اصل حقیقت کھل کر سامنے آئی تھی اور تب ہی عمارہ اور فیاض آفندی کا سپاٹ انداز اس نے محسوس کیا تھا اگلے دن ہی وہ ہانیہ کو لے کر لندن آگیا تھا۔

"اس لیے میں اپنے بچوں کو پاکستان بھیجنے کے حق میں نہ تھی، غلطی بھی کلثوم کی تھی اور عمارہ آپی نے پھر بھی میرے بیٹے کو قصوروار ٹھہرایا۔" یہ حنا تھی کہنے کو تو جنم نہ دینے والی ماں مگر جنم دینے والی ماں سے زیادہ پیار دیا تھا اور اُس دن سے ہی غازان نے پاکستان جانا نہ صرف ترک کیا تھا بلکہ پاکستان والوں کے لیے خود بخود سرد مہری اُس کے لہجے میں آگئی تھی۔

پھر اس واقعہ کے آٹھ سال بعد جب حنا کا انتقال ہوا تو تب بھی عمارہ نے غازان کے قریب جانے کی کوشش نہ کی تھی جبکہ غازان ایک ماں کے مرنے کے بعد دوسری ماں کی گود کی گرمی محسوس کرنا چاہتا تھا وہ ایک ماں کو خود سے دُور جاتا دیکھ کر دوسری ماں کے نزدیک آنے کی خواہش میں پاکستان میں پورا ایک ماہ رہا تھا مگر عمارہ بیگم اُس سے ایک اچھی پھوپھی کے روپ میں ہی ملتی تھیں اور غازان چاہ کر بھی اُنکو ماں کہتا اُن کے سینے سے نہ لگ سکا اور دل میں بہت سی کدروتیں لیتا لندن واپس آگیا۔

اور اب اُسکی ماں نے اپنے بیٹے کاشان کے لیے ایک ماں بن کر اسے کال کی تھی۔

"غازان جلدی پاکستان آؤ بیٹا، تمہاری مما بہت پریشان ہے اور یہ پریشانی صرف تم ہی دور کر سکتے ہو۔" اُنکی بات کا مطلب وہ یہاں آکر سمجھا تھا۔

کاشان جس نے اپنی پھوپھو کی نند کی بیٹی حاطمہ کو جو اپنے والدین کی وفات کے بعد اپنے ماموں کے گھر ہی رہتی تھی پسند کر کے نکاح کیا تھا اور شادی ایک سال بعد اُسکے گریجوایشن کرنے کے بعد ہونا قرار پائی تھی کہ ایک دن حاطمہ کو اپنے کلاس فیلو کے ساتھ گاڑی سے نکلتا برداشت نہ کر پایا اور اپنے شک میں اتنا

اندھا ہوا کہ بنا حقیقت کو سمجھے منہ سے وہ تین الفاظ نکال گیا جو بعد میں اُس کے لیے پچھتاوے کا باعث بنے تھے اور اصل حقیقت اسکی پھوپھو کی بیٹی سوہا نے آشکار کی تھی کہ وہ لڑکا اصل میں سوہا میں انٹرسٹڈ تھا اور حاطمہ سے صرف سوہا سے ایک ملاقات کرنے کی مدد چاہتا تھا یہ سچائی جاننے کے بعد کاشان دوبارہ سے حاطمہ سے شادی کا خواہش مند تھا جس کے لیے حلالہ ضروری تھا اور حلالہ کرنے کے لیے کاشان صرف غازان پر اعتبار کرنے کو تیار ہوا تھا۔۔

!____!

غازان لان میں چہل قدمی کرتا ساتھ ہانیہ سے بات کر رہا تھا جو اس کے اچانک پاکستان جانے سے کچھ خفا ہو گئی تھی۔

"میری جان کہا نہ کہ بس کچھ دنوں کی بات ہے، آپ بابا کو تنگ مت کرو اور اچھے سے اپنے پیپرز کی تیاری کرو۔" وہ پندرہ سالہ ہانیہ سے بات کرتا ہوا اُس غازان سے بالکل الگ تھا جو پچھلے دو دنوں سے آفندی ہاؤس کے لوگوں کے ساتھ تھا سرد اور خشک مزاج غازان جبکہ یہ تو نرم اور پیار بھرے لہجے والا غازان تھا تبھی دس منٹ سے مسلسل اسے دیکھتی عینی بالکل ساکت تھی کہ وہ بلاشبہ اس پورے آفندی ہاؤس کیا اُسکی یونیورسٹی کے لڑکوں سے بھی زیادہ حسین تھا اُسکی غیر معمولی وجاہت اوپر سے اُسکا رہن

سہن اور یورپین لُکس اُسے باکمال بناتی تھیں عینی اُسے ننگے پاؤں گھاس پر چلتے دیکھ کر حیران ہو رہی تھی کہ کیا کسی مرد کے بھی پاؤں اتنے خوبصورت ہوتے ہیں اور اُسکی مسکراہٹ پر تو وہ کب کی دل ہار چکی تھی۔۔

"ہیلو کزن!" اُسے موبائل جیب میں رکھتے دیکھ کر عینی اسکی طرف قدم بڑھا گئی جو اسے سامنے پا کر بدمزہ ہوا تھا۔

"ہیلو۔۔۔۔" وہ سپاٹ انداز میں بولتا پہلے والا غازان ہی بن چُکا تھا۔

"سُنا ہے کل تمہارا نکاح ہے حاطمہ بھابھی سے۔۔" وہ اس سے بات چیت کا آغاز چاہتی تھی اور ساتھ اس کے خیالات بھی کہ وہ کیسے اتنی آسانی سے حلالہ کے لیے مان گیا تھا۔

"میرے خیال میں آپ اسی گھر میں رہتی ہیں کیا ہو رہا ہے یہاں یہ آپکو مجھ سے زیادہ پتہ ہے۔" خُشک لہجے میں جواب دیتا وہ اس کے پاس سے گزرتا چلا گیا جو اسکی کلون کی مہک کو ناک کے راستے دل میں اُتارتی مسکرائی تھی۔

"جتنے ہینڈسم ہو غرور تو بنتا ہے غازان آفندی۔۔" عینی زیرِ لب بولی پھر اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

!______________________________________!

غازان نے حاطمہ کو تصویروں کے بعد پہلی مرتبہ روبرو دیکھا تھا اور سوائے ہمدردی کے کوئی اور جذبہ اس کے دل میں پیدا نہیں ہوا تھا اس لیے ایک نگاہ ڈال کر ہی وہ لاپرواہ ہو گیا تھا اسکا یہ انداز صرف کاشان اور عینی کے لیے ہی باعث مسرت بنا تھا۔

کاشان جو کہ حاطمہ سے کتنی دفعہ معافی مانگ چکا تھا مگر وہ اس سے بات کرنا نہیں چاہتی تھی اور نہ اس حلالہ کے حق میں تھی مگر وہ مجبور کر دی گئی تھی اپنے ماموں اور ممانی کے احسانوں کے بدلے جو وہ اس پر آج تک کرتے آئے تھے وہ چاہ کر بھی احتجاج نہ کر پائی تھی۔

"میں مر جاؤنگی مگر کاشان کے پاس دوبارہ نہیں جاؤں گی اور اُس گھر میں تو بالکل نہیں۔" یہ بات وہ صرف سوہا سے کر پائی تھی جو کہ خود بھی اس صورتحال پر گم صم سی ہو کر رہ گئی تھی۔

"حاطمہ مجبوری ہے، اگر ہمیں بابا کے ساتھ سعودیہ نہ جانا ہوتا تو تمہیں کبھی بھی اُس گھر میں نہ بھیجتے مگر کل تمہارے نکاح کے بعد ہی ہماری فلائٹ ہے، ایسے میں تم اکیلی تو یہاں رہ نہیں سکو گی۔۔۔" سوہا کی بات پر وہ ایک سسکی بھر کر رہ گئی اصل میں وہ کاشان کو دیکھنے کی روادار بھی نہ تھی۔

حاطمہ کے دل میں کاشان کے لیے جو نکاح کے بعد نرم گوشہ پیدا ہوا تھا وہ اُسکی شکی طبیعت نے خود بخود ہی ختم کر دیا تھا اسلیے وہ کاشان سے دوبارہ شادی کے حق میں نہ تھی اور نہ ہی حلالہ کے حق میں مگر اس کے چھوٹے سے احتجاج کو بھی کسی نے خاطر خواہ نہ جانا تھا کہ وہ اپنے والدین کی کمی کو محسوس کرتی ساری رات بلکتی رہی تھی بس سوہا تھی جو اس کے دُکھ میں برابر کی شریک تھی۔

"غازان بھائی بہت اچھے ہیں، میرے ساتھ کافی اچھے انداز میں بات کی انہوں نے، کیا پتہ وہ ہماری مدد کریں اور تمہیں دوبارہ کاشان بھائی کے پاس جانا ہی نہ پڑے۔" سوہا اس کے کان سر گوشیاں کر رہی تھی جس نے غازان کو دیکھنے کی ضرورت بھی نہ سمجھی تھی۔

"تم مجھے ایسے بتا رہی ہو جیسے وہ مجھے سچ میں بیوی بنا رہا ہے اور مجھے اُس کے بارے میں جاننے کی شدید خواہش ہے، وہ بھی کاشان کا بھائی ہے اچھے کی اُمید مت رکھو تم اب کسی سے۔۔" وہ نم لہجے میں بولتی سوہا کو دُکھی کر گئی تھی کیونکہ ایک سوہا ہی تھی جو اس سارے کھیل سے خوش نہ تھی مگر غازان کو دیکھ کر اُسکا دل کسی اور خیال سے جیسے مُسکرا اُٹھا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ اب بہت اچھا ہو جائے حاطمہ۔۔" سوہا کی نظریں اپنے موبائل کے ساتھ لگے غازان پر تھیں اور وہ دل ہی دل میں کچھ سوچتی مسکرا دی تھی۔

! !

نکاح نامے پر سائن کر کے اپنے دوستوں سے نکاح کی مبارک باد لیتا وہ جلدی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسکا ارادہ اس وقت کسی سے بھی بات کرنے کا نہ تھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا کہ آگے سے اُسے کاشان آتا دکھائی دی۔ اوہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"کہاں جارہے ہو؟" کاشان کے سوال کے پیچھے چھپے مطلب کو سمجھتا وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔

"اپنے کمرے میں جارہا ہوں۔۔"

"اوہ مجھے لگا کہ۔۔۔" کاشان خفیف ہوتا بات اُدھوری چھوڑ گیا۔

"دیکھو کاشان! میں نے یہ نکاح صرف تمہاری وجہ سے کیا ہے۔ وہ بھی بس دو ماہ کے لیے، تمہارے مجبور کرنے پر اگر تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں تھا تو۔۔۔۔"

"نہیں، ایسی بات نہیں۔۔۔" اُس کے خفگی سے کہنے پر کاشان شرمندہ سا کہنے لگا۔

"مجھے صرف تم پر اعتبار تھا۔ اسی لیے تو اپنی محبت کو تمہارے حوالے کیا ہے، تم پر اعتبار نہ ہوتا تو میں کبھی بھی تمہیں لندن سے یہاں نہ بلواتا کیونکہ تم میرے بھائی ہو۔ تم سے زیادہ میں اس معاملے میں کسی اور پر یقین نہیں کر سکتا تھا۔۔۔"

"تو میں نے بھی تم سے کہا تھا کہ یہ کڑوا گھونٹ صرف تمہاری وجہ سے ہی بھروں گا، میرا حاطمہ کے ساتھ سوائے اُس کاغذ کے کوئی واسطہ نہیں ہو گا اور میں صرف یہ دو ماہ تک ہی یہاں ہوں پھر واپس چلا جاؤں گا۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ حاطمہ تمہاری بیوی تھی، تمہاری محبت جس پر تم نے اپنی کم عقلی کی وجہ

سے کسی کی باتوں میں آکر اُس پر اعتبار نہیں کیا مگر اب یہ غلطی مت کرنا۔ اب تمہیں مجھ پر بھی اعتبار کرنا ہو گا اور اُس پر بھی ورنہ اپنے شک کی وجہ سے حلالہ ہی کرتے رہو گے۔۔" غازان کہتا ہوا اُسے شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیلتا اُس کے جھکے سر پر افسوس کی نگاہ ڈالتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اُس نے بے ساختہ پلٹ کر حاطمہ کے کمرے کی طرف دیکھا جہاں کُھلے دروازے سے نظر آتی حاطمہ اور اُس کے آنسو صاف کرتی عمارہ کو دیکھ کر وہ لب بھینچتا اپنے کمرے میں داخل ہوتا دروازہ بند کر گیا۔

!____!

سوہا لوگوں کے ائیرپورٹ جانے کے بعد وہ کمرے میں یوں بند ہوئی تھی کہ رات تک بھی کمرے سے نہ نکلی جس پر کاشان تو کڑھ رہا تھا عمارہ بیگم بھی پریشان ہو گئی تھیں۔

"دوپہر کو بھی اُس نے کچھ نہیں کھایا تھا اب ڈنر پر بھی نہیں آئی مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی، کاشان الگ سے پریشان ہو رہا اُس کے لیے۔۔" عمارہ کی بات پر لاتعلقی سے کھانا کھاتے غازان نے ایک نظر عمارہ پر ڈالی تھی اور پھر سے کھانے کی طرف یوں متوجہ ہوا کہ جیسے وہاں کوئی اور ہے ہی نہیں ہے۔

"بچی جن حالاتوں سے گزر رہی ہے ان کو قبول کرنے میں ذرا وقت لگے گا تم اُسے فی الحال اس کے حال پر چھوڑ دو اور کھانا اس کے کمرے میں بھجوا دو، کاشان تم کھانا کھاؤ بیٹا۔" فیاض آفندی نے پہلی بات عمارہ سے دوسری گم صم بیٹھے کاشان سے کہی تو وہ بے دلی سے کھانا کھانے لگا۔

"ہیلو ایوری باڈی۔۔" عینی سیڑھیاں اُترتی ڈائننگ ٹیبل کی طرف آئی غازان کے علاوہ تینوں نے اُسے مسکرا کر دیکھا تھا۔

"کیا بنا ہے یہاں، اصل میں ماما نے سبزی اور بیف بنایا ہے اس لیے میں ڈنر آپ لوگوں کے ساتھ کرنے آ گئی۔" وہ بے تکلفی سے کہتی غازان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بہت اچھا کیا، بریانی بھی ہے اور کباب بھی۔۔" عمارہ نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دی اور کن انکھیوں سے غازان کی طرف دیکھا جو بالکل لا تعلق بیٹھا تھا۔

"غازان کو بریانی پسند ہے کیا۔۔" عمارہ سے پلیٹ پکڑتی وہ غازان کی توجہ اپنے طرف کروانا چاہ رہی تھی جس میں وہ بری طرح ناکام ہوئی تھی۔

"ہاں غازان کو روٹی سے زیادہ رائس والی ڈشز پسند ہیں، یہ حنا بھابھی نے بتایا تھا ورنہ تو غازان بتاتا ہی نہیں کہ اُسے کیا پسند ہے اور کیا نہیں۔۔" عمارہ کے جواب پر وہ بے دلی سے چاول کھانے لگی کیونکہ وہ نیپکین سے ہاتھ صاف کرتا اُٹھ کھڑا ہوا تھا جسکی وجہ سے وہ ان کے پورشن میں آئی تھی۔

"غازان کچھ اکڑو نہیں ہے۔" اس کے جانے کے بعد وہ کاشان سے بولی۔

"نہیں تو، اصل میں وہ کچھ ریزرو سا رہتا ہے اس لیے کسی سے اتنی جلدی گھلتا ملتا نہیں، تم تو جانتی ہو کہ وہ تو مجھ سے بھی فرینک نہیں ہوتا۔" کاشان نے حقیقت بتائی۔

"چلو اس بات پر آپ ریلکیس رہیں گے کہ وہ حاطمہ بھابھی سے کم از کم فرینک تو نہیں ہو گا نہ۔" عینی نے مسکراتے ہوئے جیسے کاشان کے دل میں کسی وہم کو سلایا تھا یا جگایا تھا اسکا اندازہ کاشان کر نہیں پایا تھا اس لیے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

عمارہ بیگم کھانا لیے اسکے کمرے میں چلی آئیں جو بیڈ پر گم صم بیٹھی کسی گہری سوچ میں غرق تھی عمارہ بیگم کو دیکھ کر سیدھی ہو بیٹھی۔

"لگتا ہے میری بیٹی ہم سے ناراض ہے۔" کھانے کی ٹرے اس کے سامنے بیڈ پر رکھتیں وہ نرمی سے بولیں۔

"نہیں تو۔۔" حاطمہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ کاشان نے بہت بڑی غلطی کی ہے مگر وہ بہت شرمندہ ہے، تم نہیں جانتی کہ کتنے دن وہ بھوکا رہا اور کتنی راتیں وہ جاگ کر اس پچھتاوے کی آگ میں جلتا رہا ہے، اس لیے تو ہم لوگ مجبور ہو گئے تھے یہ قدم اٹھانے کے لیے اور ہمیں امید ہے کہ وقت کے ساتھ تم بھی اسے معاف کر کے ایک موقع دو گی۔۔"

"اس کے ساتھ نکاح کر کے اسے ایک موقع دیا تو تھا آنٹی، اب میں اپنی زندگی موقعے دینے کے عوض برباد نہیں کرونگی۔" وہ کہہ تو نہ سکی مگر دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی۔

"یہ کھانا میں اپنی بیٹی کے لیے لے کر آئی ہوں اور مجھے امید ہے کہ میری بیٹی اپنی ماں کو ناامید نہیں کرے گی۔" ہولے سے اسکا گال تھپتھپا کر وہ پیار سے بولیں جس پر حاطمہ نے گہرا سانس بھر کر اپنے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھا دیے۔

"میرے ماں باپ نہیں ہیں جن سے میں ضد کر کے ناراض رہ کر کچھ منوا سکتی، ماموں بھی اپنی محبت کا واسطہ دے کر مجھے پھر سے اس شخص کی طرف دھکیلنا چاہتے ہیں جسے دیکھنے کی بھی روادار نہیں ہوں میں، مگر اب مجھے اپنی عزت نفس اور خوداری سب سے بڑھ کر ہے، مجھے اس گھر میں بالکل نہیں رہنا ہے۔" وہ ایک فیصلہ کرتی جیسے مطمئن ہو گئی تھی۔

!______________________________________!

وہ دو ماہ کے لیے یہاں آیا تھا اور کہیں آنے جانے کے لیے اسے اپنی گاڑی کی ضرورت تھی حالانکہ فیاض آفندی نے اسے اپنی گاڑی دی تھی مگر وہ کسی کا بھی احسان لینا نہیں چاہتا تھا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ اس نے آج تک عمارہ اور فیاض آفندی کو ماں باپ سمجھ کر بھی کچھ نہ لیا تھا۔

"اب اگر تم نیو گاڑی ہی خریدنا چاہ رہے ہو تو احد کو ساتھ لے جاؤ، اس کے دوست کا گاڑیوں کا شوروم ہے، پیمنٹ میں کر دونگا۔" فیاض آفندی نے چیک بک نکالی تھی۔

"میں احد کے ساتھ چلا جاؤں گا کیونکہ مجھے نہ تو پاکستان کے راستوں کا پتہ اور نہ ہی کسی شوروم کا اور جہاں تک پیمنٹ کی بات ہے تو وہ آپ پریشان نہ ہوں میں خود ہی کر ونگا۔۔" وہ شائستگی سے انکار کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ فیاض آفندی نے عمارہ بیگم کی طرف دیکھا۔

"لگتا ہے یہ ہمیں اب تک قبول نہیں کر پا رہا۔"

"ہم ہی اسکے ماں باپ ہیں، اس حقیقت سے وہ کب تک نظریں چرا کر رہ سکتا ہے بھلا، ابھی تو وہ ہم سے ایک روپیہ لینے کا بھی روادار نہیں ہے مگر ہماری جائیداد میں وہ کاشان کے ساتھ برابر کا شریک ہے، ٹھیک ہے وہ بھائی صاحب کو ہی اپنا باپ سمجھتا ہے ان سے ہی ہر فرمائش اور ضد پوری کرواتا ہے مگر ہم بھی تو سگے ہیں نہ اسکے، وہ کتنی دیر ہم سے یوں بیگانوں جیسا سلوک کر سکتا ہے۔۔" عمارہ بیگم کہتے ہوئے شاید یہ بات بھول گئی تھیں کہ وہ خود بھی تو اپنے بیٹے سے اتنے سالوں تک انجان رہے تھے جس وقت وہ ان کے قریب آنا چاہ رہا تھا یہ لوگ اس کے قریب نہ ہو سکے تھے اور اب اگر اسے اپنائیت کا احساس دلانا چاہ رہے تھے تو وہ بے پرواہ ہو گیا تھا۔

!______________________________!

اسے آفندی ہاؤس آئے دس دن ہو چکے تھے اور ان دس دنوں میں وہ چند بار ہی کمرے سے نکل کر لاؤنج تک جا پائی تھی وہ بھی اس صورت کہ جب اسے اس بات کا یقین ہوتا تھا کہ کاشان گھر پہ نہیں ہے ورنہ اسکی موجودگی میں وہ کھانا کھانے بھی باہر نہیں جاتی تھی اور کوئی اسے مجبور بھی نہیں کرتا تھا کیونکہ سب جانتے تھے کہ وہ کس کیفیت سے دوچار تھی۔

ان دس دنوں میں اسکا غازان سے کئی بار سامنا ہوتا رہا تھا مگر دونوں میں کبھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی غازان بس سرسری سی نظر ڈال کر گزر جاتا اور حاطمہ ایک نظر دیکھنے کے بعد نظریں پھیر لیتی تھی مگر اب اپنے فیصلے پر عمل کرنے کے لیے اسے غازان سے بات کرنی تھی اور پھر سوہا کے مسلسل رابطے اور اسکی ڈھارس نے اسے اسٹینڈ لینے کے لیے باہمت بنا دیا تھا۔

آج بات کرتی ہوں۔" وہ سوچتی ہوئی اپنے کمرے سے باہر نکلی اس وقت رات کے نو بج رہے تھے اور یقیناً سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

"کمرے میں جانا ٹھیک نہیں ہو گا۔" وہ اسی شش و پنج میں مبتلا تھی کہ اسے اپنے پیچھے ایک آہٹ سنائی دی مڑ کر دیکھا تو کاشان آنکھوں میں محبت لیے کھڑا نظر آیا حاطمہ کے چہرے پر ناگواری کی لہر دیکھ کر کاشان لب بھینچ گیا۔

"مجھے معاف نہیں کرو گی کیا۔" مدھم لہجے میں سوال کیا گیا تھا مگر وہ بنا جواب دیے اپنے کمرے کی طرف مڑی مگر راہ میں حائل ہوتا کاشان اس کے قدم وہیں روک گیا تھا۔

"پلیز حاطمہ، میری بات تو۔۔۔"

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے، راستہ چھوڑیں۔"

"میں جانتا ہوں کہ تم ناراض ہو مجھ سے مگر۔۔۔"

"پلیز میرا راستہ چھوڑیں۔" اب کی بار وہ تیز آواز میں بولی تھی اور کاشان ہاتھوں کو بھینچتا پیچھے ہٹ گیا تھا حاطمہ اس کے پیچھے ہٹتے ہی کمرے کی طرف لپکی جبکہ کاشان گہرا سانس بھرتا پلٹا تو غازان کو دیکھ کر اپنی جگہ تھم گیا جو نجانے کب سے کچن کے پاس کھڑا کافی کے سپ لے رہا تھا۔

"تم ابھی تک سوئے نہیں۔۔" کاشان اس کے پاس آیا جو سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"ایک تو اتنی جلدی دوسرا بنا کافی پیئے بنا مجھے نیند نہیں آتی اس لیے۔۔"

"اچھا، مجھے بھی پانی کی طلب لے آئی یہاں۔۔" کاشان نے اپنی یہاں موجودگی کی وجہ بتائی۔

"ویل، پر اپنی طلب کو اتنا بے قابو بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ رائٹ ٹائم ہی نہ دیکھ سکے، اوکے گڈ نائٹ۔۔" اپنے مخصوص سپاٹ انداز میں وہ بولتا چلا گیا جبکہ کاشان وہیں کھڑا اس کے فقرے اور بات پر غور کرتا رہ گیا۔

!________________________________!

وہ صبح خیز تھا اسکو یہ عادت حنا سے ملی تھی کیونکہ وہ لندن جیسے ملک میں رہ کر بھی اپنی صبح سویرے اٹھنے والی عادت کو ترک نہ کر سکی تھی اس کی دیکھا دیکھی غازان اور ہانیہ بھی صبح جلد اٹھ جاتے تھے اب بھی وہ

اپنے ٹائم پر اٹھتا جاگنگ پر نکل گیا تھا واپسی پہ جب سات بجے گیٹ سے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی عینی کو شب خوابی کے لباس میں دیکھ کر سر جھٹک کر رہ گیا جو اس کے قریب آچکی تھی اور نہ چاہتے ہوئے بھی غازان رک گیا تھا اور اسکا یہ رکنا عینی کو کتنی خوشی دے چکا تھا اس بات کا فیصلہ اسکے چمکتے چہرے کی طرف دیکھ کر بخوبی لگایا جا سکتا تھا۔

"گڈ مارننگ ہینڈسم کزن۔۔" وہ مسکرائی تھی.

"گڈ مارننگ۔۔۔" وہ ہاتھ میں پکڑی بوتل کو منہ سے لگا گیا جبکہ عینی اسے گہری نگاہوں سے دیکھنے لگی جو بلیک ٹریکنگ ڈریس میں بھی اپنی غضب کی پرسنالٹی سے عینی کے حواسوں میں چھا رہا تھا عینی دیکھ سکتی تھی کہ پورے آفندی ولا تو کیا پورے شہر میں بھی اس نے ایسا خوبصورت نہیں دیکھا تھا۔

"لگتا میں آج پھر لیٹ ہو گئی، دو دن سے تمہارے ساتھ جاگنگ کرنے کا پروگرام بنا رہی تھی مگر۔۔۔" عینی جس کی صبح نو بجے سے پہلے نہ ہوتی تھی اسکی روٹین کا عمارہ سے جانتی وہ اس کے لیے جلد اٹھنے کی کوشش میں بری طرح ناکام ہو رہی تھی۔

"اپنی عادتوں سے برعکس کام کرنا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے، اتنا ترود کرنے کی ضرورت نہیں، مجھے جاگنگ پر لیڈیز کو ساتھ لے کر جانے کا شوق کبھی بھی نہیں رہا، ایکسیوز می۔۔" وہ اپنے ازلی پر اعتماد لہجے میں بولتا اسکے پاس سے گزر گیا۔ عینی اسکی پشت کو دیکھتی گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

وہ سیدھا کچن میں آیا تھا ارادہ کافی بنانے لگا تھا مگر وہاں حاطمہ کو دیکھ کر ایک پل کو رُکا تھا جو اس کی موجودگی محسوس کرتی پلٹ کر دیکھنے لگی جو کافی میکر کے پاس کھڑا تھا۔

آپ، آپکو کچھ چاہیئے؟" وہ ہمت کر کے اسے آج مخاطب کر گئی تھی جو اسکی طرف دیکھتا یقیناً اس کے بلانے پر حیران ہوا تھا مگر دوسرے پل ہی سپاٹ چہرہ لیے سر نفی میں ہلا گیا۔

"مجھے کافی کسی اور کے ہاتھ کی پسند نہیں۔" اسے جواب دیتا وہ دوبارہ سے اپنے کام میں لگ گیا حاطمہ ہاتھوں کو مسلتی اس سے بات کرنے کے لیے الفاظ ڈھونڈنے لگی اور جب تک وہ الفاظ کو ترتیب دیتی بولنے والی تھی کہ وہ اپنا کافی مگ لیے کچن سے نکل گیا۔

"اف۔۔۔" حاطمہ خود کو کوس کر رہ گئی پھر جلدی سے اپنی چائے لیتی وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی کیونکہ اب سب کے اٹھنے کا ٹائم ہو گیا تھا اور وہ کاشان کا سامنا ہر گز کرنا نہیں چاہتی تھی۔

!________________________________!

اور پھر حاطمہ کو اس سے بات کرنے کا موقع آخر کار مل ہی گیا وہ عمارہ اور نسیمہ (عینی کی مما) کے ساتھ باہر لان میں بیٹھی انکی باتوں کے جواب میں بس ہوں ہاں کر رہی تھی جب اسکی نظر ٹیرس پر کھڑے غازان پر پڑی جو کال پر مصروف تھا حاطمہ نے ایک نظر عمارہ اور نسیمہ کو دیکھا جو باتوں میں مصروف تھیں وہ اٹھ کھڑی ہوئی اسے بات کرنے کے لیے یہی ٹائم مناسب لگا کیونکہ اس وقت مرد حضرات آفس اور عینی

یونیورسٹی گئی ہوئی تھی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اوپر والے پورشن میں چلی آئی جہاں ٹیرس کا دروازہ کھلتا تھا۔

"ارے میری جان، تم اتنی اداس کیوں ہو رہی ہو، بس کچھ دن کی بات ہے پھر میں تمہیں اپنے پاس بلا لونگا، تم بس اچھے سے اپنے پیپرز پر۔۔۔" وہ بولتا ہوا رکا تھا اور پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں حاطمہ سر جھکائے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔

"ویٹ کرو، میں کال بیک کرتا ہوں۔۔" غازان نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی اور سوالیہ نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا جو یقیناً کچھ کہنا چاہتی تھی مگر جھجھک کی وجہ سے کہہ نہ پارہی تھی۔

"آپ کو کچھ کہنا ہے مجھ سے؟" وہ ذرا قریب آیا تھا اور اسکے جھکے سر کی طرف دیکھا تھا جو اثبات میں ہلا تھا۔

"آپ کہیے میں سن رہا ہوں۔۔" وہ پوری طرح متوجہ ہوا۔

"وہ، مجھے یہاں نہیں رہنا ہے۔" وہ اسکی طرف دیکھتی جلدی سے بول گئی جس کے تاثرات میں ذرا فرق نہیں آیا تھا۔

"کہاں رہنا ہے؟" کیوں نہیں رہنا ہے کہ بجائے وہ جس سوال کی طرف آیا تھا حاطمہ کو ریلکیس کر گیا کیونکہ اس 'کیوں' کا جواب وہ ابھی دینے کی پوزیشن میں نہ تھی۔

"کہیں بھی مگر یہاں نہیں۔۔۔"وہ جانتی تھی کہ غازان تو لندن سے آیا تھا اس لیے وہ اب اسکے ساتھ لندن تو جانے سے رہی اس لیے اس پر چھوڑ دیا کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے آخر وہ اسکی بیوی تھی چاہے جیسے بھی جس مقصد کی وجہ سے اسکے نکاح میں آئی، تھی تو بیوی نہ اور بیوی کی زمہ داری شوہر پر ہی آتی ہے یہی بات سوہا نے اسے سمجھائی تھی۔

"اوکے، کل تک اپنا سامان پیک کر لیجیئے گا۔۔"حاطمہ کو اذن تھما تا وہ موبائل لیے وہاں سے چلا گیا حاطمہ اس کے انداز پر حیران ہوئی مگر پھر ریلکیس ہوتی ان پندرہ دنوں میں پہلی دفعہ مسکرائی تھی۔

"بندہ تو کمال ہے۔۔۔"وہ رات کو سوہا کو جب بتا رہی تھی اس کے کامنٹ پر ایمان لے آئی تھی اور پھر پورا آدھا گھنٹہ کے بعد اس نے غازان بھائی کتنے اچھے ہیں کے لیکچر سے بڑی مشکل سے پیچھا چھڑ وایا تھا۔

!___________________________________!

وہ اپنا بیگ تیار کیے کمرے میں بیٹھی اس کے بلاوے کی منتظر تھی بلکہ ساتھ ساتھ وہ اس کشمکش تھی کہ غازان سب سے کیا کہہ کر کیسے اور کہاں لے کر جائے گا دوسری بڑا سوال جو اسے مسلسل پریشان کر رہا تھا کہ عمارہ اور فیاض آفندی اسے یہاں سے جانے دیں گے یا نہیں خاص طور پر کاشان جس کی بلیک میلنگ میں عمارہ اور فیاض ہمیشہ سے آتے رہے تھے۔

"پتہ نہیں کیا ہوتا ہے، کیا غازان سچ میں مجھے سمجھ گئے ہیں کہ میں کیونکر اس گھر میں رہنا نہیں چاہ رہی ہوں۔" وہ سوچتی ہوئی خود میں ہمت لاتی دروازہ کھول کر باہر نکلی تو اسکی پہلی نظر ہی غازان پر پڑی جو سٹنگ ایریا میں صوفے پر براجمان ریلکیس انداز میں بیٹھا تھا جبکہ ایک طرف کاشان اور عمارہ بیٹھے تھے اور دوسری جانب فیاض آفندی تشریف فرما تھے۔

"پر تم وہاں کیوں شفٹ ہونا چاہتے ہو، یہاں کوئی مسئلہ ہے تو ہمیں بتاؤ ہم۔۔۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے یہاں کوئی مسئلہ نہیں مگر میں کچھ دن اس گھر میں رہنا چاہتا ہوں جو پاپا نے بڑے پیار سے بنایا تھا، میں لندن سے آتے ہی وہاں شفٹ ہونا چاہتا تھا مگر پاپا نے کہا کہ کچھ دن آپ لوگوں کے ساتھ رہوں اور پندرہ دن بہت ہوتے ہیں۔" وہ یاسر نواز کا حوالہ دیتا اپنی بات مکمل کر گیا۔

"ٹھیک ہے اب جیسے تم بہتر سمجھو، اب زبردستی تو ہم کر نہیں سکتے۔۔" فیاض آفندی کو ایک پل میں ہی ان فاصلوں کا ادراک ہوا تھا جو ستائیس سالوں سے انکے اور غازان کے درمیان حائل تھے آج پہلی دفعہ انکو احساس ہوا تھا کہ سامنے بیٹھا غازان فیاض آفندی نہیں بلکہ غازان یاسر نواز تھا۔

"ویسے میں تو اس حق میں نہیں ہوں، وہ گھر سات سالوں سے بند پڑا ہے، یاسر کبھی کبھار آکر صفائی سھترائی تو کروا جاتا تھا مگر اب پھر سے اس گھر کو آباد کرنا مشکل ہو گا، وہاں کے لیے نئے ملازم اور سب کچھ ارینج کرنا ہو گا۔۔۔"

"وہ سب پاپا کر چکے ہیں۔" عمارہ کی بات کے جواب میں وہ بولتا انکو چپ کروا گیا کاشان اس سارے معاملے میں چپ تھا۔

"اوہ تو یہ شفٹ ہونے لگے ہیں، شکر ہے، پر میرا ذکر تو کیا نہیں، کیا مجھے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے۔۔" انکی باتیں سنتی حاطمہ اب شش و پنج میں پڑ چکی تھی وہ اسی پریشانی کے زیر اثر غازان کی طرف دیکھنے لگی جو کاشان پر نظریں جمائے بیٹھا تھا جب بولا تو حاطمہ کے ساتھ وہ سب نفوس کو ساکت کر گیا۔

"میں اور حاطمہ آج شام کو ہی چلے جائیں گے۔۔" وہ جتنے سکون سے بولا تھا کاشان کو اتنے ہی والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم، حاطمہ کیوں تمہارے ساتھ جائے گی؟" عمارہ کاشان کے برہم تاثرات سے گھبرا کر جلدی سے پوچھنے لگی جو کندھے اچکاتا بول اٹھا۔

"اس میں اتنی حیرانی والی کونسی بات ہے، وہ میرے نام سے جڑ کر ہی تو اس گھر میں رہ رہی ہیں، اب اگر میرے ساتھ اس گھر میں رہے یا اس گھر میں کیا فرق پڑتا ہے۔"

"فرق پڑتا ہے غازان، کیونکہ میں نے اسکا نام اگر تمہارے نام کے ساتھ جوڑا ہے تو اسی وجہ سے کہ وہ اس گھر میں ہی رہے۔" کاشان چبا چبا کر بولتا حاطمہ کو زہر لگا تھا۔

"ویل، وہ اس گھر میں ہی رہے گی پر اس کے لیے تمہیں اس گھر سے جانا ہو گا۔۔"

"غازان یہ کیا کہہ رہے ہو، کاشان کے ساتھ کیا مسئلہ ہے تمہیں؟" اسکی اگلی بات پر کب سے چپ بیٹھے فیاض آفندی بھی بول پڑے کیونکہ وہ کاشان کی حالت کا بخوبی اندازہ لگا رہے تھے۔

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں مگر لگتا ہے کہ آپ لوگ شاید کسی کی ذات کے لیے مسئلہ بنا رہے ہیں۔" غازان کی بات میں چھپے معنی کو کوئی سمجھ نہ سکا مگر حاطمہ سمجھ کر پریشان ہوئی تھی۔

"کیا یہ میرا نام لے گا اب، ہاں تو لینا بھی چاہیئے آخر میں نے ہی تو کہا تھا اور مجھے کسی صورت اس گھر میں رہنا گوارا نہیں ہے۔۔" وہ سوچتی پر سکون ہوئی۔

"ہم تمہارا مطلب نہیں سمجھے۔۔۔" عمارہ کی طرح سب کی سوالیہ نظریں اس پر ٹکی تھیں۔۔

"آپ لوگ جانتے نہیں کہ آپ لوگوں کے اس فیصلے پر کوئی کس قدر تکلیف میں ہے، آپ کسی کو مسلسل اذیت سے دوچار کررہے ہیں، آپ لوگ کہتے ہیں کہ ہم حاطمہ کو سنبھلنے کا وقت دے رہے ہیں مگر کیسا وقت؟ اس گھر میں کاشان کی موجودگی میں وہ سنبھلنے سے زیادہ روز ہی اس تکلیف کو محسوس کرتی ذہنی ٹارچر ہورہی ہے، جس انسان سے اس کو درد اور دکھ ملا ہے وہی اسکی آنکھوں کے سامنے رہے تو وہ کیسے اس درد کو بھلا پائے گی؟ آپ لوگ تو شاید کاشان کی خوشی میں یہ بات فراموش کررہے ہیں مگر مجھے محسوس ہوا ہے کہ وہ جو سارا دن اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلتیں، ناشتہ کھانا سب کمرے میں کھا رہی ہیں، کاشان کی موجودگی میں وہ خود کو کمرے میں قید کرلیتی ہیں اس سے وہ اس فیز سے باہر نکلنے کے بجائے اس ڈیپریشن میں جارہی ہیں، انکو تھوڑا وقت دیں تاکہ وہ اس حقیقت کو قبول کرنے کے ساتھ ساتھ کاشان کے گناہ کو معاف کرنے اور دوبارہ اسے اپنی زندگی میں کوئی مقام دینے کا حوصلہ پیدا کرسکیں۔" وہ بات مکمل کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا تینوں ہی اس کی بات سے انکاری نہ ہوسکے تھے تینوں کے جھکے سر اس بات کی طرف اشارہ کررہے تھے کہ بات اسکی سچ تھی مگر وہ لوگ اسے فراموش کیے بیٹھے تھے جبکہ حاطمہ نہ صرف حیران تھی بلکہ اچنبھے میں مبتلا تھی کہ وہ کیسے اس کی فیلنگز کو سمجھتا اس کے دل کی ترجمانی کرگیا جس کرب میں وہ پندرہ دنوں سے مبتلا تھی اس سے کیسے وہ اتنی آسانی سے اسے باہر نکالنے کے اسباب کر

گیا تھا کہ وہ ابھی تک گم صم اسے دیکھے جا رہی تھی جو کہ سب کے چہروں کو پڑھ رہا تھا اور سب سے بڑی بات کہ بنا اسکا نام لیے وہ اسکا مقدمہ لڑ گیا تھا۔

"تو کیا وہ تمہارے ساتھ رہے گی ؟"کاشان کی سوچ کے دھاگے یہی آکر ٹوٹے تھے جس پر غازان نے گہرا سانس بھرا شاید وہ جانتا تھا کہ اسکی سوئی یہی اٹکے گی۔

"اگر وہ طلاق کے بعد بھی تمہارے ساتھ اس گھر میں رہ سکتی ہیں تو وہ میرے ساتھ اس گھر میں بھی رہ سکیں گی آخر کو کاغذی رشتہ ہے اور دوسری بات یہ کہ اگر میری ذات اور میرے کردار کو لے کر آپ لوگوں کے ذہن میں کوئی سوال اٹھ رہے ہیں تو آئم سوری میں کسی کو بھی اپنی ذات اور کردار کی صفائیاں نہیں دیتا ہوں۔۔۔"صفائیاں پر زور دیتا وہ ایک کٹیلی نگاہ کاشان پر ڈالتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا جبکہ کاشان اسکی بات میں چھپے مطلب کو سمجھتا ایک دفعہ پھر سے خود کو ملامت کرنے لگا صرف اسکے غصے اور شدت پسندی کی وجہ سے اس وقت وہ اس حال میں تھا۔

اور پھر شام کو جب وہ دونوں آفندی ولا سے نکلے تو کاشان کے ساتھ ایک عینی تھی جو ان دونوں کے یوں جانے اور ساتھ رہنے پر تلملا رہی تھی مگر وہ مجبور تھے اس چیز کا کھلے عام اظہار کر نہیں سکتے تھے کیونکہ

کاشان تو جانتا تھا کہ جو کچھ وہ کر چکا ہے اسے دوبارہ سے ٹھیک کرنے کے لیے پہلے اسے حاطمہ کو اپنے ساتھ ٹھیک کرنا ہوگا اور دوسری طرف عینی جانتی تھی کہ غازان کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے اسے اسکی ہر بات کے ساتھ ایگری ہونا پڑے گا۔

آفندی والا سے نکلتے ہی حاطمہ کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے سر پر پڑا کوئی بوجھ اتر گیا ہو وہ ایسے خود کو آزاد اور ہلکا پھلکا محسوس کرتی ڈرائیونگ کرتے غازان کی طرف متوجہ ہوئی جو یاسر نواز سے گھر کا ایڈریس پوچھتا اب ان نشانیوں کی طرف دیکھ رہا تھا جو فیاض آفندی نے اسے اچھے سے ازبر کروائی تھیں انہوں نے تو بولا تھا کہ وہ ساتھ احد یا اسد میں سے کسی کو لے جائیں مگر یہ انکار کر گیا تھا کیونکہ ان پندرہ دنوں میں وہ اس شہر کے راستوں کے بارے میں کچھ تو جان گیا تھا دوسرا یاسر نواز کا گھر بھی بس بیس منٹ کی مسافت پر تھا اس لیے زیادہ مشکل نہیں ہوئی تھی۔

"آپ نے کیسے سب کو راضی کر لیا؟" اصل میں وہ اس سے بات کر کے اسکا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی اس لیے بات کو شروع کرنا چاہ رہی تھی۔

"میرے خیال میں آپ بھی وہاں موجود تھیں اور ایک ایک بات اپنے کانوں سے سن چکی ہیں پھر دوبارہ ان باتوں کا دہرانے کا کیا مقصد، مجھے پاکستانیوں کی اس بات سے بہت چڑھ ہے کہ جس بات کا پہلے سے پتہ ہو اسے بار بار کر کے پتہ نہیں کونسا انٹر ٹینمینٹ حاصل کرتے ہیں۔۔" وہ سپاٹ انداز میں بولتا اسے خفیف سا کر گیا تھا وہ جانتا تھا کہ حاطمہ سب سن رہی ہے اس لیے اس پر بھی چوٹ کر گیا جو کچھ دیر پہلے اسکو دل ہی دل میں سراہ رہی تھی مگر غازان اپنے ٹھنڈے لہجے سے اپنا اچھا پن اس کے دل سے ختم کر چکا تھا۔

"ہونہہ، میں تو اسے اچھا سمجھ رہی تھی مگر یہ، اب مجھے اس سے کبھی کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ دل ہی دل میں بولتی گیٹ کی طرف دیکھنے لگی جس کے سامنے گاڑی رک چکی تھی۔

گاڑی جس گھر کے سامنے آکر رکی تھی وہ سفید پتھروں سے بنی شان اور غرور سے کھڑی پر شکوہ عمارت اسے پوری طرح اپنی طرف متوجہ کر گئی وہ غازان کی تقلید میں اس خوبصورت گھر کے گیٹ کو پار کر گئی۔ یہ تین کنال پر مشتمل گھر جس قدر باہر سے شاندار تھا اسی طرح اندر سے بھی خوبصورت تھا۔ قیمتی اور جدید فرنیچر اور نایاب ڈیکوریشن سے سجا لاؤنج اسکی ساری توجہ کھینچ لے گیا جو یقیناً یہاں کے مکینوں کے اعلیٰ ذوق اور نفاست کا منہ بولتا ثبوت تھا اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ جب بھی حنا اور یاسر نواز

پاکستان آتے تھے وہ اپنا سارا وقت اس گھر کو سنوارنے میں لگاتے تھے جو کہ انہوں نے غازان کو اسکی اٹھارویں سالگرہ پر تحفے میں دے دیا تھا۔

حاطمہ سراہتی نظروں سے دیکھتی لاؤنج کے صوفے پر ہی ٹک گئی جبکہ غازان بنا اس کی طرف دیکھے ایک طرف بنے کمرے میں گھس گیا۔ حاطمہ کافی دیر وہاں بیٹھی رہی آج وہ تقریباً بارہ دن بعد یوں آزاد اور خود کو فریش محسوس کر رہی تھی اس گھر میں قیدی کی طرح رہ رہ کر وہ فرسٹریشن کا شکار ہونے لگی تھی مگر اب وہ خود کو نہایت پر سکون اور ہلکا پھلکا محسوس کرتی لاؤنج میں ادھر سے ادھر گھومتی جیسے اپنی آزادی کو پوری طرح محسوس کر رہی تھی۔

"میرا روم کونسا ہے؟" وہ مسکراتی ہوئی غازان کی طرف پلٹی جو چوکیدار سے اپنا سامان اندر رکھوا رہا تھا۔

"اب کسی روم پر آپکے نام کی نمبر پلیٹ تو لگی نہیں اس لیے جو اچھا لگے اپنا قیام ادھر کر لیں یا آپ چاہتی ہیں کہ میں انگلی پکڑ کر آپکو ایک ایک روم دکھاتا پھروں؟" ویسا ہی روکھا اور سپاٹ انداز وہ پوچھ کر رہی پچھتائی اور خود کو کوسنے لگی کہ آخر اس سے پوچھنے کی کیا تک تھی!

پھر پورے گھر کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی وہ ایک کمرے کو اپنے لیے پسند کر گئی جس کا مہرون تھیم اسے بہت پیارا لگا تھا کچھ دیر بیڈ کی نرمی محسوس کر کے اپنے احساسات کے پر سکون ہونے کے بعد جو دوسرا احساس اس کے دل میں جاگا تھا وہ بھوک کا احساس تھا جس کو پوری طرح محسوس کرتی وہ اس کمرے کی طرف بڑھی جہاں غازان داخل ہوا تھا حاطمہ نے آہستہ سے دستک دے کر دروازہ کھولا جہاں غازان

ریلکیس انداز میں بیڈ پر لیٹا تھا اسے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوتا اٹھا اور دوسرے ہی پل اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات صاف دیکھے جا سکتے تھے حاطمہ شرمندہ سی ہو گئی۔

"وہ مجھے بھوک لگی ہے۔" وہ منمنا کر بولتی جیسے اپنے آنے کا مقصد بیان کرنے لگی یہ دیکھے بنا کہ اس کی بات پر اس کے ماتھے کی تیوریاں کیسے چڑھ گئی تھیں۔

"میرے ساتھ آیئے۔" وہ اس کے پاس سے گزرتا لاؤنج کے دائیں طرف بنے امریکن سٹائل کچن میں آ کر رکا اور پلٹ کر اسکی طرف دیکھا جو اس کے پیچھے ہی کچن میں آئی تھی۔

"یہ کچن ہے، میں نے صبح ہی فضل (چوکیدار) سے ضرورت کی کچھ چیزیں منگوالی تھیں جو یقیناً فریج میں آپکو مل جاتیں اگر آپ دیکھنے کی زحمت کر لیتیں تو، باقی جو کچھ چاہیئے ہو گا اسکی لسٹ بنا کر رکھ دیجیے گا صبح خانساماں آجائے گا جو سب لے بھی آیا کرے گا اور بنا بھی دیا کرے گا اس لیے اب مہربانی کر کے بچوں کی طرح ایک ایک چیز کے لیے میرے پیچھے آنے کی ضرورت نہیں ہے آپ میچور ہیں تو ویسے ری ایکٹ بھی کریں۔" وہ ٹھنڈے اور سپاٹ لہجے میں بولتا اس کے جھکے سر پر ایک نظر ڈالتا کچن سے نکل گیا جبکہ حاطمہ شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتی وہی کرسی گھسیٹ کر ٹک گئی کچھ دیر پہلے کی ساری خوشی اور بھوک وہ ایک منٹ میں ہی ختم کر کے نو دو گیارہ ہو گیا تھا۔

"اف اتنا کھڑوس انسان، اور سوہا کہہ رہی تھی کہ مجھے اس کے ساتھ ساری زندگی گزارنے کا سوچنا چاہئیے جو ایک منٹ بھی سیدھے منہ بات نہیں کر سکتا۔" حاطمہ غازان سے بددل ہوتی فریج کی طرف بڑھی جہاں اسے کھانے کو کچھ نہ کچھ مل ہی گیا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ اپنا سامان وارڈروب میں سیٹ کرتی سادہ بلیک کلر کا شلوار قمیض نکالے واشروم میں گھس گئی دس منٹ میں نہا کر کپڑے بدل کر وہ باہر آئی اور بالوں کو سلجھا کر خود کو تروتازہ محسوس کرتی بیڈ پر آگئی۔ موبائل دیکھا جہاں سوہا کے میسیجز تھے آفندی والا سے نکلنے کے بعد حاطمہ کے بعد جو دوسرا انسان خوشی محسوس کر رہا تھا وہ سوہا تھی جواب حاطمہ کو اس گھر کو اپنا گھر سمجھ کر رہنے کی تلقین کرتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"مجھے آج معلوم ہوا ہے سوہا کہ اپنے گھر کا سکون اور خوشی کیا ہوتی ہے، مجھے نہیں پتہ آگے چل کر کیا ہونا ہے؟ غازان مجھے کبھی بیوی کے طور پر قبول کریں گے یا نہیں جو بھی ہو گا مگر میں یہ دو ماہ پورے سکون سے گزارنا چاہتی ہوں ایک آزاد پنچھی کی طرح جسے اپنے مستقبل کے ٹھکانے کا پتہ نہیں ہوتا مگر وہ پھر بھی آزاد فضاؤں میں گھومتا رہتا ہے، میں بھی اپنے ذہن کو ہر تکلیف دہ سوچ اور برے خیالات سے نکال
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کر کھل کر جینا چاہتی ہوں اور اس دفعہ اپنی ذات کے لیے فیصلہ کرنا چاہتی ہوں بنا کسی کے دباؤ اور زبردستی کے۔۔"

"میں بھی تو یہی کہہ رہی ہوں حاطمہ کہ اس دفعہ تم صرف اپنے دل کی خوشی دیکھنا اور ہرگز ہرگز ایسا فیصلہ مت کرنا جسے تمہیں ساری زندگی پچھتانا پڑے، اور اس سب کے لیے تُمہارے پاس غازان بھائی کی صورت میں اتنا زبردست آپشن ہے لڑکی۔۔۔" سوہا کی آخری بات پر حاطمہ کو اسکا کچھ دیر پہلے کا سرد لہجہ یاد آیا تو اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"اتنے سرد مزاج بندے کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے بندہ اکیلا زندگی گزار لے، اتنا کٹھور اور پتھر دل انسان، سچ ہی کہتے ہیں لوگ یہ جو باہر کے ملک میں رہتے ہیں بڑے سنگ دل اور کھڑوس ہوتے ہیں۔۔۔" حاطمہ کو رہ رہ کر غازان پر غصہ آ رہا تھا۔

"وہ لگتے ایسے ہیں پر ہیں نہیں، میں نے انکو ہانی سے بات کرتے دیکھا ہے یقین کرو نہایت محبت کرنے والے نرم دل بھائی لگ رہے تھے، ابھی وہ کسی سے فرینک نہیں ہیں اس لیے جب تم ان کے دل میں جگہ بنالو گی پھر دیکھنا تم۔۔" سوہا اسے غازان کے ساتھ ہی دیکھنا چاہتی تھی اس لیے اس کا برین واش کرنے لگی مگر حاطمہ جیسے اکتا گئی۔

"مجھے نہیں بنانی اسکے دل میں جگہ، جسکا مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کیسا ہے، کیسی عادات کا مالک ہے ارے جس نے ساری عمر لندن گزاری ہے اس سے کسی اچھے پن کی توقع رکھنا پاگل پن ہے اس لیے مجھے اور

پاگل نہیں بننا۔" حاطمہ کی باتوں پر سوہا اپنا سر تھام کر رہ گئی اس کی اتنی دیر کی تقریر اور سمجھانے کا اس پر ذرا اثر نہیں ہوا تھا سوہا چاہتی تھی کہ حاطمہ غازان کے دل میں جگہ بنائے اور اس کے ساتھ ہی رہے ورنہ سوہا کو اس بات کا ڈر تھا کہ اس کے پاپا کبھی بھی حاطمہ کو اپنی مرضی کا فیصلہ کرنے نہیں دیں گے اور کاشان کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنے پر زور دیں گے۔

"اوکے تم اب آرام کرو کافی ٹائم ہو گیا ہے، پھر بات کریں گے۔۔"سوہا کے کہنے پر حاطمہ بھی خدا حافظ کہتی سونے کے لیے لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر گئی مگر جلد ہی کسی انجانے سے احساس سے وہ آنکھیں کھولتی اٹھ بیٹھی اس نے ونڈو کی طرف دیکھا جہاں اسے کوئی ہیولہ سا نظر آیا اور اگلے ہی پل اسکی چیخیں پورے گھر میں گونجی تھیں غازان جو بیڈ پر لیٹا سونے کی کوشش کر رہا تھا اسکی چیخوں کی آواز سنتے فوراً اٹھا اور اس کے کمرے کی طرف آیا جہاں وہ آگے سے دوڑتی ہوئی آتی اس کے پاس آ کر رکی تھی اور کتنی بمشکل وہ رکی تھی یہ بھی حاطمہ ہی جانتی تھی ورنہ اس وقت وہ جس خوف کے زیر اثر تھی اسکا بس چلتا تو اس کے ساتھ ہی لپٹ جاتی۔

"کیا ہوا ہے آپکو؟"غازان اسکے ڈوپٹے سے بے نیاز سراپے سے نظریں ہٹاتا اپنے ازلی سپاٹ انداز میں پوچھنے لگا جو کہ اپنے کمرے کی طرف اشارہ کرنے لگی۔

"وہاں، وہ۔۔۔"

"کیا چھپکلی تھی یا چوہا؟" غازان کے دماغ میں فوری طور پر یہی آیا تھا کیونکہ اس کے گھر میں بھی ہانیہ نام کا نمونہ موجود تھا جو ان دو چیزوں کو دیکھ کر پورا گھر سر پر اٹھا لیتی تھی اور غازان کو اس چیز سے بہت الرجی تھی۔اس کے خیال میں لڑکیوں کو میچورٹی کے لیول پر آ کر اس طرح حرکتیں زیب نہیں دیتی ہیں۔

"نہیں۔" حاطمہ اسکی بات پر حیران ہوتی سر نفی میں ہلا گئی۔

"کوئی تھا ادھر، میرے کمرے کے باہر، روم کی ونڈو سے کوئی اندر جھانک رہا تھا۔" حاطمہ کے کہنے پر غازان باہر کی طرف لپکا جہاں لان میں کوئی بھی نہیں تھا وہ چلتا ہوا لان کی پچھلی طرف آیا جہاں حاطمہ کے کمرے کی کھڑکی کھلتی تھی مگر وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔غازان فضل کے پاس آیا۔

"آپ گیٹ پر ہی تھے کیا؟ غازان نے کسی قسم کی باز پرس کرنے کے بجائے سیدھا یہی پوچھا کیونکہ اسے لگا کہ شاید حاطمہ کو وہم ہوا ہو۔

"جی سر میں یہی تھا، وہ کاشان صاحب آئے تھے۔" فضل کی اطلاع اسے چونکانے کا باعث بنی پھر جیسے سارا معاملہ سمجھتا گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"اندر پیدل آئے تھے؟

"جی صاحب، گاڑی باہر کھڑی کر کے وہ پیدل ہی آئے اور پانچ منٹ بعد چلے بھی گئے۔" فضل کے بتانے پر وہ سر ہلاتا پلٹ کر لاؤنج میں آیا جہاں حاطمہ صوفے پر بیٹھی مسلسل کچھ پڑھنے میں مصروف تھی اسے دیکھ کر جلدی سے اٹھی غازان نے دیکھا اب وہ ڈوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی۔

"کیا ملا کوئی؟ کوئی تھا نا؟" وہ سراپا سوال بنی اس کے سامنے کھڑی تھی غازان نے ایک پل کو کچھ سوچا پھر سر نفی میں ہلا دیا۔

"کوئی بھی نہیں تھا، آپکا وہم تھا بس، اس لیے جا کر سو جایئے باہر فضل جاگ رہا ہے، صبح میں سکیورٹی گارڈ کا بندوبست بھی کروا دونگا بابا سے کہہ کر۔" غازان اپنے لہجے کے برعکس کچھ نرمی سے بولتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا مگر حیران ہو کر رکا تھا اور رکنے کی وجہ حاطمہ تھی جو اس کے ساتھ چلی تھی۔

"مجھے آپ کے کمرے میں سونا ہے۔۔" اسکی سوالیہ نظروں کے بعد جو کچھ اس کے منہ سے نکلا تھا غازان کے لیے غیر متوقع تھا اس لیے حیرت اور ناگواری کے تاثرات لیے اسے دیکھنے لگا جو اس کی آنکھوں کی برہمی دیکھتے ہوئے نظریں جھکا گئی۔

"میں نے کہا نہ کہ آپ بے فکر ہو کر جا کر سو جائیں، کچھ نہیں ہو گا آپکو، میں بھی اسی گھر میں ہی موجود ہوں۔"

"نہیں مجھے اس کمرے میں اب نیند نہیں آئے گی، ابھی تک میرا دل زور زور سے دھڑک رہا ہے، پلیز مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے، اس نئے گھر میں وہ بھی اتنا بڑا اوپر سے آپکا کمرہ اتنی دور، آپکے آنے تک چاہے کوئی مجھے مار کر ہی چلا جائے۔۔۔" حاطمہ کا سر نفی میں ہلا کر بولنے پر غازان نے بمشکل اپنے غصے کو کنٹرول کیا۔

"آپکو کوئی کیوں مارے گا؟ کیا کوئی خاندانی دشمنی ہے آپکی؟ اگر ہے تو بتایئے مجھے؟ تین چار پولیس گارڈ رکھوا دیتا ہوں آپکو۔" غازان چبا چبا کر بولتا اسے خفیف سا کر گیا مگر وہ اب اس کمرے میں واپس جانے کا

سوچ بھی نہیں سکتی تھی ویسے بھی اتنے بڑے گھر اور سات سال کے بعد اس میں وہ لوگ رہنے آئے تھے وہ جان گئی تھی کہ کچھ پر سرار شے ہے یہاں۔۔

"یہ گھر سات سال سے بند تھا، کیا پتہ اس میں کوئی سایہ۔۔۔"

"اوہ پلیز، یہ دقیانوسی باتیں کر کے میرا ٹیمپر لوز مت کریں، بند نہیں تھا یہ گھر، فضل اور اسکی فیملی یہاں سات سالوں سے رہ رہے ہیں، صبح اسکے بیوی بچے خود ہی دیکھ بھی لیجیئے گا اور پوچھ بھی لیجیئے گا، ابھی آپ کسی اور روم میں چلی جائیں، گڈ نائٹ۔۔۔" غازان کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا مگر حاطمہ بھاگ کر اس سے پہلے اس کے کمرے میں گھسی تھی غازان اسکی حرکت پر بلاشبہ ششدر رہ گیا!

"آپ جتنا بھی غصہ کریں، آپکو میری یہاں موجودگی ناگوار گزرے پھر بھی مجھے یہاں اس کمرے میں رہنا ہے، میں اس صوفے پر سو جاؤنگی اور بالکل بھی آپکو ڈسٹرب نہیں کرونگی، صرف کچھ ہفتوں کی بات ہے پھر سوہا آرہی میں اسے یہاں بلا لونگی، پلیز مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اکیلے سونے میں۔" آخر میں وہ منت بھرے لہجے میں بولی وہ جو غصے اور ناگواری کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھ رہا تھا اسکی آخری بات پر لب بھینچ گیا۔

"میرے خیال میں آپکو "آفندی ولا" ہی سوٹ کرتا تھا۔" غازان چبھتے ہوئے لہجے میں بولتا واشروم میں گھس گیا جبکہ حاطمہ اسکے یوں جانے سے اسکی نیم رضامندی سمجھتے ہوئے جیسے پر سکون ہوئی تھی اور پلٹ

کر ایک نظر اس شاندار کمرے پر دوڑائی جہاں بیڈ کے اوپر فریم میں غازان اور اسکے مما پاپا کی تصویر تھی جس میں حنا دس سالہ غازان کا رخسار چوم رہی تھی۔

"اوہ تو یہ ہیں انکی مما۔۔" حاطمہ انکوسٹائش بھری نگاہوں سے دیکھتی صوفے کی طرف بڑھی جو اس کے لیے کافی تھا وہ جلدی سے صوفے پر لیٹتی آنکھیں بند کر گئی تا کہ غازان واشروم سے نکل کر دوبارہ اسے اس کمرے سے جانے کا نہ کہہ دے۔

غازان واشروم سے باہر نکلا تو حاطمہ کو صوفے پر سکڑ کر لیٹے دیکھ کر مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا وہ خود کو بمشکل کچھ سخت کہنے اور کسی جارحانہ اقدام سے روک پایا تھا۔

"جسٹ آج کی رات۔۔۔" وہ بڑبڑایا اور لائٹ آف کرتا بیڈ کی طرف بڑھ گیا جبکہ حاطمہ نے اسکی خاموشی پر شکر کا سانس لیا اور آنکھیں کھول کر مدھم سی روشنی میں بیڈ کی طرف دیکھا جہاں وہ کمبل لیے سیدھا ہی لیٹا تھا حاطمہ اپنے ڈوپٹے کو اپنے اوپر پھیلاتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

صبح اسکی آنکھ کھلی تو گھڑی آٹھ کے ہندسے کو کراس کر رہی تھی حاطمہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور بیڈ کی طرف نظر گھمائی جہاں غازان موجود نہیں تھا وہ اپنا ڈوپٹہ درست کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ جب کمرے سے باہر نکلی تو پہلی نظر ایک چالیس سالہ عورت پر پڑی جو صفائی کر رہی تھی۔

"سلام چھوٹی بی بی، میں انجم ہوں جی، فضل کی گھر والی۔۔" وہ خوشدلی سے اپنا تعارف کروانے لگی حاطمہ نے مسکرا کر اسلام کا جواب دیا اور اپنے کمرے کی طرف چلی آئی صبح کی روشنی نے اسکا خوف اور ڈر سب ختم کر دیئے تھے اس لیے وہ ریلیکس انداز میں وارڈرب سے پنک کلر کا سوٹ نکال کر واشروم میں گھس گئی پھر تیار ہو کر وہ جب ناشتے کے خیال سے کچن میں آئی تو غازان کو دیکھ کر دہلیز پر ہی رک گئی جو بلیک کافی بنا رہا تھا۔

"بی بی جی آپکو ناشتہ بنا دوں۔۔" انجم کی آواز پر جہاں وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی وہیں غازان نے بھی مڑ کر دیکھا تھا اور فوراً ہی رخ سیدھا بھی کر لیا۔

"نہیں آپ صفائی کر لیں، میں ناشتہ بنالونگی۔" حاطمہ کے کہنے پر وہ سر ہلا کر چلی گئی حاطمہ نے ایک نظر بلیک شرٹ والے کی پشت کو دیکھا اور فریج کی طرف بڑھ گئی جہاں سے ناشتے کا سامان نکال کر وہ شیلف پر رکھنے لگی پھر کچھ سوچ کر اسکی طرف مڑی۔

"آپ ناشتے میں کیا لیں گے؟"

"یہ آپکا سر درد نہیں ہے، آپ اپنے لیے بندوبست کریں۔" غازان کافی کا مگ پکڑ تا سپاٹ انداز میں کہتا کچن سے نکل گیا جبکہ حاطمہ لب کاٹ کر رہ گئی۔

"واؤ اتنی اچھی نیوز تم نے دی ہے کہ دل خوش ہو گیا، تم کل غازان بھائی کے ساتھ سوئی۔" اس نے ناشتے کرنے کے ساتھ ساتھ رات کی تمام روداد سوہا کے حضور پیش کی جس پر حاطمہ کو اسکا مسکراتا اور چھلکتا لہجہ سننے کو ملا۔

"اپنے الفاظ کو درست کرو، ان کے کمرے میں سوئی ان کے ساتھ نہیں۔"

"ارے میری جان، بات تو ایک ہی ہے، آج صوفے پر تو کل ان کے بیڈ پر پرسوں انکی بانہوں میں اور ---"

"شرم کرو سوہا، کیا فضول بولے جا رہی ہو۔" حاطمہ اسکی بات کاٹ گئی جو اپنے جوش میں بنا سوچے سمجھے بول رہی تھی۔

"ارے فضول والی کونسی بات ہے، یہی تو میں چاہتی ہوں کہ غازان بھائی کے کمرے سے گزرتے ہوئے دل تک رسائی حاصل کر لو تاکہ تمہاری پریشانیوں کا دی اینڈ ہو۔" سوہا کی بات پر حاطمہ نے لان میں کھڑے غازان پر نگاہیں جمائیں جو اپنے موبائل کے ساتھ لگا ہوا تھا بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے جس کے کف بڑے لاپرواہ انداز میں فولڈ کیے ہوئے تھے براؤن بال ماتھے پر بکھرائے، بے پناہ وجیہہ و شکیل

چہرے پر اس وقت سنجیدگی تھی حاطمہ کی نظریں جیسے اس پر ٹھہر گئیں مگر پھر جلد ہی وہ سوہا کی طرف متوجہ ہوئی جو کہہ رہی تھی۔

"تم نے اب یہی کہنا ہے کہ تم اکیلی نہیں سو سکتی ہو، ایک ساتھ کمرے میں رہنے سے تم دونوں کے درمیان تکلف کی دیواریں گر جائیں گی اور تم بلا جھجک ان سے سارا معاملہ ڈسکس کر سکو گی کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ لندن لے جائیں بس۔۔" سوہا پھر سے شروع ہو چکی تھی جبکہ اسکی باتیں سنتی حاطمہ کی بار بار نگاہیں اس بے نیاز وجود کے آس پاس بھٹک رہی تھیں جو فون پر کسی سے بات کرتا کچھ برہمی کا اظہار کر رہا تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کافی کا کپ ٹیبل پر رکھ کر غازان نے موبائل نکال کر کاشان کا نمبر ملایا تھا جو تیسری بیل پر ہی ریسیو ہو گیا تھا۔

"کیسے ہو غازان؟" کاشان کی آواز اس کے کان سے ٹکرائی۔

"میں گڈ، تم سناؤ یہاں سے واپسی پر نیند اچھی آ گئی تھی کیا؟" بغیر کسی لگی لپٹی کے وہ صاف گوئی سے بولتا کاشان کو ساکت کر گیا اسے امید نہیں تھی غازان سے اس طرح کے سوال کی۔

"کیا، کیا مطلب؟" وہ ہکلایا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"مطلب یہ کہ تم جس بات کی جاسوسی کرنے آئے تھے وہ تمہیں فائدہ مند بھی رہا کہ نہیں؟ یہی دیکھنے آئے تھے نہ کہ ہم دونوں الگ الگ رومز میں رہ رہے ہیں یا۔۔۔" غازان بات ادھوری چھوڑ گیا جبکہ کاشان شرمندہ ہوا۔

"میں بس حاطمہ کو دیکھنے آیا تھا۔" کاشان کمزور لہجے میں بولتا غازان کو تپا گیا۔

"تم آخر کب تک بیوقوفوں والی حرکتیں کرتے رہو گے کاشان؟ اپنی بے اعتباری کا پہلے ہی انجام دیکھ چکے ہو اب پھر سے اگر اس پر شک کا پودا لگاؤ گے تو کبھی بھی حالات تمہارے حق میں بہتر نہیں ہونگے، وہ تمہاری بیوی تھی تم نے محض کسی کے ساتھ دیکھنے پر اسے طلاق دے دی بنا اسکی سنے اور اب بھی اگر تم وہی طریقہ اپنائے رکھو گے تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ دوبارہ تم جیسے شکی اور کم ظرف انسان کی زندگی میں واپس آنا چاہے گی، آج سمجھا رہا ہوں آئندہ نہیں کہونگا اس لیے کاشان آفندی بہتر ہے کہ خود کو ٹھیک کرو اور محبت کے ساتھ ساتھ اس پر اعتبار بھی کرو۔۔" غازان نے سپاٹ لہجے میں بہت کچھ باور کروا کر بنا اسکی سنے کال بند کر دی۔ وہ جانتا تھا کہ کاشان حاطمہ سے محبت کرتا ہے مگر اعتبار کے معاملے میں وہ کچا تھا اور میاں بیوی کے رشتے میں اعتماد ہی تو اصل ستون ہوتا جس سے دونوں کا رشتہ اور مظبوط ہوتا ہے اور اسی وجہ سے غازان کل رات کاشان کی موجودگی حاطمہ سے چھپا گیا تھا تاکہ وہ دوبارہ انڈر پریشر نہ آئے جیسے وہ آفندی ولا میں تھی۔

غازان اپنے کمرے کی طرف بڑھا کہ اس کے کانوں میں حاطمہ کی آواز پڑی جو یقیناً انجم سے ہی بات کر رہی تھی۔

"تمہیں اس گھر میں کبھی کوئی نظر آیا مطلب کہ کوئی بھوت یا ایسا کچھ؟ سنا ہے اس طرح کے بڑے اور بند گھروں میں جنات رہتے ہیں۔"

"ان بلیوایبل! اتنا بیوقوف کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟" غازان بڑبڑاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

غازان ڈنر کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر آیا جہاں حاطمہ پہلے سے ہی موجود تھی اور کھانا بھی ٹیبل پر لگا ہوا تھا غازان نے دیکھا بریانی، رائتہ، سلاد، کباب اور ساتھ فروٹ ٹرائفل تھا غازان خاموشی سے بیٹھتا پلیٹ میں بریانی نکال کر کھانے لگا جو اسے اچھی لگی تھی رغبت سے کھاتا وہ سر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھی حاطمہ کو دیکھنے لگا جو پوری دلجمعی سے اسکی طرف متوجہ تھی۔

"کیا بات ہے؟

"آپکو بریانی کیسی لگی؟ اس کے سوال پر غازان نے اچنبھے سے دیکھا کہ بھلا اس سے یہ سوال پوچھنے کی کیا تک بنتی تھی؟
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"اس سوال کا مقصد۔۔۔" وہ پانی کا گلاس لبوں سے لگاتا اسے دیکھنے لگا جو مسکرائی تھی۔

"وہ اصل میں یہ بریانی میں نے بنائی ہے اس لیے پوچھا، مجھے پتہ تو نہیں تھا کہ آپکو کیا پسند ہے بس اپنے حساب سے یہی بنالیا۔۔" وہ نرمی سے بولتی اس بات سے انجان تھی کہ اسکی بات پر غازان کے چہرے پر کیسے ناگوار تاثرات ابھرے تھے اسکی حسب معمول تیوری چڑھ گئی تھی۔

"آپکو کس نے کہا یہ سب کرنے کو؟ انجم بی تھی نہ اسے مما نے اسی لیے رکھا تھا اس لیے مہربانی فرما کر آئندہ میرے لیے یہ تکلف کرنے کی ضرورت نہیں مجھے ان سب چیزوں کی عادت نہیں ہے۔" وہ کھانے سے ہاتھ روک کر اٹھ کھڑا ہوا فاطمہ پریشان ہوئی۔

"آپ پلیز کھانا تو کھائیں، میں نے اپنی خوشی سے کوکنگ کی ذمہ داری لی ہے اب میں اور کیا کروں فارغ رہ کر۔۔"

"جو بھی کریں مجھے اس سے کیا؟ مجھے اس طرح کے کام اپیل نہیں بلکہ ایریٹیٹ کرتے ہیں سو آئندہ سے میرے لیے کچھ بنانے کی یا یوں مجھے پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ

نہیں جو اس چیز کی اجازت دیتا ہو۔۔۔۔" اپنے ازلی لہجے میں اسے بہت اچھی طرح اس کی "حد" باور کرواتا کچن سے نکل گیا جبکہ حاطمہ وہیں بیٹھی سر تھام گئی اسکی آنکھیں بے اختیار نم ہوئیں۔

"کہاں پھنس گئی ہوں میں، ان دونوں بھائیوں نے میری زندگی کو مذاق بنا کر رکھ دیا ہے، مجھے کسی صورت واپس نہیں جانا اور یہ بندہ، اس کے ساتھ بھی مجھے نہیں رہنا ہے، اف میں کیا کروں؟ حاطمہ اپنی سوچوں کے بھنور میں الجھ کر رہ گئی اگر یہ کہا جائے کہ پیچھے کنواں اور آگے کھائی تھی اسکے تو کچھ غلط نہ ہو گا۔

****

وہ کھانے سے فارغ ہو کر اب شش و پنج کا شکار ہوئی لاؤنج میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی اور بار بار غازان کے بند کمرے کو دیکھ رہی تھی جس کے اندر وہ تھا جسکی وجہ سے وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ اندر جائے یا نہ؟ کیونکہ رات کا اندھیرا چار سو پھیلتے ہی اسکارات والا خوف غالب آچکا تھا جو اسے کسی صورت بھی اکیلے سونے پر آمادہ نہیں کر پا رہا تھا۔

"حاطمہ بی بریو، تھوڑا سا ڈھیٹ بننا پڑے گا بس۔" وہ خود کو دلاسہ دیتی اس کمرے کی طرف بڑھی جہاں داخل ہونا اسے کل سے زیادہ مشکل لگ رہا تھا۔

حاطمہ نے ہلکے سے ناک کیا اندر سے "یس" کی آواز پر وہ اپنا خشک حلق تر کرتی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جہاں وہ موبائل کان سے لگائے صوفے پر براجمان تھا حسب توقع اسے دیکھ کر چہرے کے نقوش تن گئے۔

"بیا میں تھوڑی دیر تک کال بیک کرتا ہوں۔۔" غازان نے چند جملے بول کر کال بند کر کے موبائل صوفے پر رکھا اور سوالیہ نگاہیں حاطمہ پر ٹکائیں جو ابھی تک "بیا" نام میں ہی اٹکی ہوئی تھی۔

"جی فرمایئے؟ غازان کو اسے متوجہ کرنا پڑا۔

"وہ مجھے سونا ہے تو۔۔۔" حاطمہ بمشکل اتنا ہی بول پائی ورنہ اسکے بگڑتے تاثرات اس کا حلق خشک کرنے کو کافی تھے۔

"مس آپ بچی تو ہیں نہیں، کچھ پڑھی لکھی بھی ہیں تو میرا نہیں خیال کہ مجھے تفصیل سے آپکو یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ نہیں جس سے آپ مجھ سے اس طرح کی توقع رکھنا شروع کر دیں، آپکو اس گھر سے میں اس لیے ادھر لایا ہوں کہ میں فیل کر رہا تھا کہ آپ اس ماحول میں بہت اپ سیٹ تھیں مگر اب اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ یوں آکر مجھے ڈسٹرب کرنا شروع کر دیں ۔۔۔" وہ اپنے موڈ کے برعکس کچھ نرمی سے بولتا شاید اسے حقیقت سے روشناس کروا رہا تھا جس پر حاطمہ نے لب بھینچتے ہوئے خاموشی سے فقط دیکھا۔

"آپ کو کل اس روم سے ڈر لگ رہا تھا آج؟ آج کیا وجہ ہے۔۔۔"

"آج بھی ڈر لگ رہا ہے نہ صرف روم سے بلکہ آپ کے سارے گھر سے۔۔" وہ صاف گوئی سے بولتی اسے تپا گئی۔

"تو یہ روم کونسا میں آفندی ولا سے اٹھا کر لایا ہوں، یہ بھی اس گھر میں ہی ہے۔۔" وہ طنز بولا جس پر حاطمہ ذرا بھی شرمندہ نہ ہوئی۔

"مگر اس روم میں آپ تو ہیں نہ، کسی دوسرے کی موجودگی کا احساس کافی ہوتا ہے اس لیے جب تک میرا خوف ختم نہیں ہوتا میں اس کمرے میں ہی سویا کرونگی چاہے آپ لڑیں یا غصہ کریں، کوئی رشتہ نہیں ہے مگر پھر بھی آپکے نکاح میں ہوں چاہے دو ماہ کے لیے ہی سہی اتنی زمہ داری تو بنتی ہے۔" وہ بھی بغیر جھجکے کچھ جتاتی ہوئی جا کر صوفے پر بیٹھ گئی اور غازان چاہ کر بھی کوئی سخت بات نہ کہہ پایا بس لب بھینچے اسے تیکھی نظروں سے دیکھا اور پھر ایک گہرا سانس بھر تا بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"شکر ہے سستے میں جان چھوٹ گئی۔" حاطمہ شکر بجالائی مگر اگلے ہی لمحے اسکی بات پر بل کھا کر رہ گئی۔

"امید ہے آپکا ڈر دو تین دنوں تک ختم ہو جائے گا اگر نہیں ہو گا تو پھر آفندی ولا سے کسی کو بلا لیجئے گا تاکہ مجھے اور برداشت نہ کرنا پڑے۔" وہ کہتا ہوا کمبل خود پر ڈالے لیٹ گیا جبکہ حاطمہ مدھم روشنی میں بھی اسے گھورتی رہی اور پھر لیٹتی آئندہ کا لائحہ عمل سوچنے لگی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"کیسا جا رہا ہے میرے بیٹے کا امتحان؟ یاسر نواز کے سوال پر غازان گہری سانس خارج کرتا بولا۔

"بس بابا دن انگلیوں پر گنے جا رہے ہیں۔"
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"میں نے تو تمہیں پہلے ہی منع کیا تھا کہ نہ پڑو اس سب میں، حلالہ آسان نہیں ہوتا ہے کسی کو اپنا نام دے کر اس سے تعلق بنا کر انجان رہنا اور پھر اپنے ضمیر پر ایک بوجھ لاد کر اسے چھوڑنا، بہت مشکل کھیل میں پڑ گئے ہو غازان، تمہاری مما ہوتی تو کبھی بھی تمہیں یہ قدم اٹھانے نہ دیتیں۔" یاسر نواز حنا کا حوالہ دیتے ہوئے کہنے لگے جس پر غازان کے اندر ایک درد سا جاگا جسے دباتا ہوا وہ ہلکے سے ہنسا۔

"جی بالکل اور مما سے میں جیت بھی نہیں سکتا تھا کبھی بھی نہیں، آپکو تو پتہ ہے پاپا میرے اس فیصلے کے پیچھے چھپی وجوہات، میں ایک ماں کو تو کھو چکا ہوں دوسری کو کھونے کا حوصلہ نہیں کر پایا، ان کا درد انکا مجھ سے رو رو کر فریاد کرنا دیکھا نہیں گیا اس لیے یہ سب کر لیا، لیکن آپ پریشان مت ہوں صرف کچھ دنوں کی بات ہے اور میں اس رشتے کو کبھی سیریس نہیں لوں گا۔" اپنے ساتھ ساتھ وہ انکو بھی تسلی دینے لگا۔

"مگر بیا نے اگر سیریس لے لیا تو؟ ان کے سوال اور اس سوال کے پیچھے چھپے معنی کو وہ سمجھتا سر نفی میں ہلا گیا۔

"میں پوری کوشش کر رہا ہوں کہ اسے پتہ نہ چلے اور میرا نہیں خیال کہ اسے کبھی پتہ چلے گا بھی، ہاں بعد میں بتا بھی دوں تو اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا ڈونٹ وری۔۔"

"تم نہیں بتاؤ گے میں بھی نہیں مگر یہ جنگلی بلی جو کب سے پاکستان جانا ہے بھائی کے پاس جانا ہے کی ضد لگا کر بیٹھی ہے یہ۔۔۔" انہوں نے ہانی کا حوالہ دیا جس پر وہ پیار سے مسکرایا۔

"آپکو پتہ ہے پاپا ہانی اپنے بھائی کی اچھی دوست ہے، وہ راز رکھے گی اس لیے اب میں اس سے پرامس کر چکا ہوں اور اب نیکسٹ ویک وہ پاکستان آرہی ہے ٹکٹ بک کروا چکا ہوں۔"

"تم دونوں پاکستان تو میں اکیلا یہاں کیا کرونگا، میرا بھی تو سوچو تم دونوں بہن بھائی۔" ان کے احتجاج پر غازان دل کھول کر ہنسا۔

"تو آپ بھی آجائیں، کہہ تو رہا ہوں مسلسل مگر آپ ہیں کہ اپنے شوروم کو لے کر بیٹھے ہیں۔"

"ارے بابا یہ لندن ہے یہاں اچھی زندگی گزارنے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے اب تمہاری طرح میں کسی کیفے کا اونر تو ہوں نہیں کہ دو ماہ جا کر پاکستان بھی گزار آؤں تو پھر بھی اکاؤنٹ میں رقم آتی رہے گی۔" وہ اسے چھیڑتے ہوئے کہنے لگے جس پر غازان مسکرایا۔

"جی بالکل اور یہ کیفے مجھے اس چھوٹے سے شوروم والے نے ہی کھول کر دیا تھا آج سے تین سال پہلے اور اکاؤنٹ میں رقم بھی آپ ہی ٹرانسفر کر رہے ہونگے ورنہ بیانے تو ابھی تک پیمنٹ ٹرانسفر نہیں کی۔"

"مجھے کیا پتہ تمہاری ہی مینیجر ہے وہ۔۔۔"

"جی مینیجر میری ہے مگر بیٹی آپکے دوست کی ہے اور آپکی سفارش پر ہی اسے مینیجر کی سیٹ آفر کی تھی۔۔" غازان کچھ جتاتا ہوا بولا جس پر وہ سر کھجانے لگے۔

"ہاں تو اس سے منگنی کا بھی میں نے کہا تھا کیا۔" وہ بھی جیسے سارے حساب کتاب آج کی تاریخ میں ہی کرنے والے تھے۔

"اجازت تو آپ نے ہی دی تھی۔" غازان زیر لب مسکرانے لگا اور اسکی مسکراہٹ حاطمہ کو پوری طرح متوجہ کر گئی اسکی یک ٹک نظروں کی گرمی شاید غازان بھی محسوس کر چکا تھا اس لیے پلٹ کر لان میں بیٹھی حاطمہ کو دیکھنے لگا جو جلدی سے اپنی چائے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

غازان یاسر نواز سے بات مکمل کر کے فون جیب میں رکھتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ حاطمہ اسکی پشت کو دیکھتی کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

☆☆

حاطمہ انجم کو ڈنر کا مینو بتا کر لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی اور ریموٹ سے چینل سرچنگ کرنے لگی تبھی لاؤنج کا دروازہ کھلا اور آنے والی کو دیکھ کر حاطمہ حیران ہوئی عینی اپنی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی طرف آئی جو اس کی یہاں موجودگی میں ابھی تک حیرت میں تھی۔

"لگتا ہے حاطمہ بھابھی آپ تو مجھے دیکھ کر حیران رہ گئی ہیں۔" وہ خوشدلی سے بولتی ہوئی صوفے پر ٹک گئی۔

"نہیں تو، تم کیا لو گی؟" حاطمہ کو جیسے آداب میزبانی یاد آئے۔

"ابھی تو فریش ایپل جوس۔۔" وہ ادھر ادھر دیکھتی جیسے غازان کی تلاش میں تھی حاطمہ کو اسکا آنا اور اب اس کے انداز کچھ مشکوک لگے تھے جسکا یقین اگلے پل اسے ہو بھی گیا۔

"غازان کدھر ہیں، میں تو خاص ان سے ملنے آئی ہوں، آپ غازان کے روم میں ہی جوس بھیج دیجئے گا اور ہاں ڈنر میں کچھ اچھا بنوا دیجیے گا۔" کہتے ہوئے وہ اپنے شارٹ کٹ بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی اس کے پاس سے گزرتی آگے بڑھ گئی جبکہ حاطمہ کا اندر جیسے گم صم ہو گیا۔

"غازان کے ساتھ اتنی فرینکنس لگتی تو نہیں تھی، کیا پتہ حاطمہ تم کونسا آفندی ولا میں سارا دن کمرے سے باہر نکلتی تھی۔۔" حاطمہ خود سے کہتی کچن میں آئی اور تجسس کے ہاتھوں پانچ منٹ بعد خود ہی جوس لے کر غازان کے روم میں چلی آئی جہاں عینی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور غازان کمرے میں نہیں تھا۔

"یہ تمہارا جوس، غازان کدھر ہیں؟" حاطمہ اسے جوس پکڑاتے ہوئے سوال کر گئی جبکہ عینی نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"وہ شاور لینے گئے ہیں، مجھے کہا کہ تم یہیں بیٹھو میں پانچ منٹ میں آیا۔۔" عینی کی بات پر حاطمہ نے بے یقین نظروں سے دیکھا کہ سچ میں غازان نے ایسا کہا تھا۔

"آپ جائیں جا کر ڈنر دیکھیں، میں اور غازان آرہے ہیں، آپکی اس کمرے میں موجودگی کچھ آکوارڈ لگ رہی ہے، آپ تو کاشان بھائی کے کمرے میں ہی سوٹ کرتی ہیں۔" عینی کی بات پر حاطمہ کا خون کھول اٹھا مگر کمال ضبط سے وہ عینی کو تیز نظروں سے دیکھتی کچن میں آگئی۔

"یہ کیوں آئی ہے یہاں؟ کیا اسے کاشان نے بھیجا ہے؟ یہ دیکھنے کہ ہم کس طرح رہ رہے ہیں، اف کیا کروں میں؟ مجھے آفندی ولا کے لوگوں کو یہ باور کروانا ہے کہ اب میرا آفندی ولا میں واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے مجھے بس مسز غازان بن کر ہی رہنا ہے۔" حاطمہ انگلیاں مڑورتی ادھر سے ادھر چکر لگاتی

ان سوچوں میں ہی الجھ کر رہ گئی چونکی تو تب جب اس نے غازان کو اپنے سر پر کھڑا اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورتا پایا۔

"کیا ہوا ہے؟" وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی۔

"آپکو اتنی سینس نہیں ہے کہ جب کوئی مہمان گھر میں آتا ہے تو اسے ڈرائنگ روم یا لاؤنج میں بٹھاتے ہیں، آپ نے اسے میرے کمرے میں بھیج دیا کہ جاؤ وہاں جا کر بیٹھو، کیوں؟" غازان کے تیکھے انداز پر حاطمہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا پھر اس کے سوال کو سمجھنے کی کوشش کی جب سمجھ آئی تو غازان کے پیچھے کھڑی عینی کو دیکھا جو معنی خیزی سے مسکرا رہی تھی۔

"میں نے تو۔۔۔"

"بھابھی کو میں نے کہا بھی کہ یوں اچھا نہیں لگتا، کہتی نہیں جاؤ وہیں جا کر مل لو اور تو اور جوس بھی وہیں لا کر تھما دیا مجھے۔" حاطمہ کی بات کو کاٹتے ہوئے وہ معصومیت سے بولتی حاطمہ کو زہر لگی تھی۔

"آپ ڈنر لگائیں ان کے لیے، مجھے کہیں جانا ہے اس لیے میں ڈنر میں شامل نہیں ہو سکوں گا۔" غازان کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"مجھے بھی چلنا چاہئیے اب۔۔۔" وہ بھی کہتے ہوئے پلٹی مگر حاطمہ نے اسے بازو سے پکڑا۔

"یہ کیا تھا سب عینی؟ میں نے ایسا کب کہا تھا تم سے؟؟"

"سوری بھابھی، اصل میں غازان کو غصہ آیا کہ میں بنا پوچھے اس کے کمرے میں کیا کر رہی ہوں اس لیے مجھے ایسا کہنا پڑا، آپ مائینڈ مت کیجئے گا ویسے بھی آپکو غازان کے غصے سے کیا لگے، آپ کو تو اب کاشان بھائی کے خواب دیکھنے چاہیئیں۔ بہت جلد آپ دونوں پھر سے ایک ہونے والے ہیں اور پھر آپ ہی اچھی جیٹھانی کا رول ادا کرتے ہوئے مجھے اپنی دیورانی بنائیں گی، اوکے میں اب چلتی ہوں پرسوں آؤں گی یہاں رہنے۔۔" عینی تیز تیز بولتی وہاں سے چلی گئی جبکہ حاطمہ اسکی باتوں پر ہکا بکا کھڑی رہ گئی۔

پھر شام تک حاطمہ کو رہ رہ کر عینی پر غصہ آ رہا تھا اس نے سوہا کو کال کر کے سارا غصہ وہاں نکالا۔

"دیکھو تو اس چالاک لڑکی کے کام، مجھے غازان کی نظروں میں برا بنا گئی اور کیسے آئندہ کا لائحہ عمل بھی بتا گئی ہے۔"

"عینی غازان بھائی کی چارمنگ پرسنیلٹی پر لگتا ہے لٹو ہو گئی ہے اور تم ہو کے انکی بیوی ہو کر بھی کچھ نہیں کر رہیں۔"

"تو کیا کروں میں؟" اب کی بار حاطمہ کچھ روہانسے لہجے میں بولی جس پر سوہا کچھ کہتی رکی پھر نرمی سے کہنے لگی۔

"دیکھو تم بیوی ہو غازان بھائی کی، تمہیں خود میں اعتماد لا کر ان کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ تم دونوں کے درمیان یہ تکلف کی دیواریں گریں اور پھر تم انکو اپنا فیصلہ سنا سکو، مجھے پورا یقین ہے کہ وہ تمہیں چھوڑیں گے نہیں مگر اس کے لیے تمہیں ان کے دل میں جگہ بنانی پڑے گی۔" سوہا کی باتوں پر وہ فقط ہوں ہاں کرتی رہ گئی کیونکہ اسے بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر وہ اس انسان کے دل میں جگہ کیسے بنائے جو اسے دیکھنے کا روادار بھی نہ تھا سننا تو پھر دور کی بات تھی۔

رات کو جب غازان آیا تو اس وقت رات کے دس بج رہے تھے حاطمہ لاؤنج میں بیٹھی اسکا ہی انتظار کر رہی تھی مگر وہ تھا کہ اس کو مکمل اگنور کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔

"سنیں۔۔۔" حاطمہ کی آواز اس کے قدم روک گئی۔

"وہ میں نے عینی کو کمرے میں جانے کا نہیں بولا تھا وہ خود۔۔۔" حاطمہ کی وضاحت پر غازان ناگواری سے پلٹا۔

"اس بات کو کلئیر اس وقت کرنا چاہیئے تھا آپکو اب نہیں، دوسری بات آئندہ اپنے مہمان آپ اپنے تک ہی رکھیے گا۔" وہ کہہ کر جانے لگا پھر کچھ یاد آنے پر مڑا۔

"سیکیورٹی گارڈز کا بندوبست کر دیا ہے میں نے اس لیے آج سے آپ بے فکر ہو کر اپنے کمرے میں سو سکتی ہیں اگر پھر بھی آپکو اس گھر میں کوئی بھوت پریت نظر آئے تو آپ انجم بی کو اپنے پاس سلا سکتی ہیں سو پلیز میری پرائیوسی کو ڈسٹرب مت کیجیے گا۔" وہ کہہ کر رکا نہیں جبکہ حاطمہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"تم کہہ رہی تھیں کہ اس کے دل میں جگہ بناؤں جو اپنے کمرے میں تھوڑی سی جگہ بھی مجھے دینا نہیں چاہتا۔۔" حاطمہ دل ہی دل میں سوہا سے مخاطب ہوئی پھر صبر کا گہرا گھونٹ بھرتی اپنے کمرے میں چلی آئی۔

"کوئی نہیں حاطمہ، بہادر بنو۔۔" آیت الکرسی کا ورد کرتی وہ خود کو بہلانے میں کامیاب ہوتی آخر کار دو گھنٹے کی مشقت کے بعد نیند کی وادیوں میں اتر گئی اور اس کے برعکس غازان آج تین راتوں کے بعد سکون کی نیند سویا تھا ورنہ حاطمہ کی موجودگی اسے بے چینی میں مبتلا کیے ہوئے تھی۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

حاطمہ کو کچھ دنوں سے ایک نمبر سے مسلسل کالز آرہی تھیں۔ وہ ریسیو کرتی تو آگے سے کال کٹ کر دی جاتی۔ وہ شش و پنج میں تھی کہ کون ہو سکتا ہے جس کے پاس اسکا نمبر ہے کیونکہ یہ نمبر تو اس نے چینج کیا تھا جو سوہا کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا۔ ابھی تک وہ لاؤنج میں بیٹھی انہی سوچوں میں ڈوبی تھی کہ ایک دفعہ پھر سے عینی کی موجودگی اسے پریشان کر گئی جو ہاتھ میں ریڈ روزز کا بکے اٹھائے اندر آئی تھی۔

"کیسے ہیں آپ غازان؟" وہ تبھی لاؤنج میں آتے غازان سے ہیلو ہائے کرنے لگی جس کے چہرے کے تاثرات اس چیز کی گواہی دے رہے تھے کہ اسے بھی عینی کی موجودگی ناگوار گزری تھی۔

"اور حاطمہ بھابھی آپ؟ یہ کاشان بھائی نے آپ کے لیے بھیجے ہیں، آپکو دیکھ کر ہی اندازہ ہو چکا ہو گا کیونکہ کاشان بھائی جب بھی آپ سے ملتے تھے ریڈ روز کے ساتھ ہی ملتے تھے آخر کو محبت جو آپ سے

بہت کرتے ہیں۔" عینی بکے اسکی جانب بڑھاتی پچھلی بات کا حوالہ دیتی جیسے غازان کو کچھ جتا رہی تھی۔ حاطمہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ وہ آنکھوں میں شدید ناگواری لیے عینی کو گھورنے لگی۔

"تمہیں یہ کام زیب نہیں دیتے عینی، مجھے اپنی زندگی میں کسی کا اس طرح کا دخل پسند نہیں ہے۔۔"

"ارے آپ ابھی تک ناراض ہیں کاشان بھائی سے، آپکو پتہ ہے وہ کتنا پریشان رہتے ہیں آجکل، آپ تو ان سے اتنی شدید محبت کرتی تھیں۔ کیا اس محبت کی خاطر بھی معاف نہیں کریں گی؟" عینی آنکھیں گھما گھما کر بولتی اسے زہر لگی۔ وہ اسکی غلط بیانی پر غازان کی طرف دیکھنے لگی جو عینی کی باتوں پر اس طرف ہی متوجہ تھا جیسے وہ بھی متفق ہوا ہو کہ جب اتنی محبت تھی تو اب تک ناراضگی کیسی؟

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم اور پلیز یہ پھولوں کا ٹوکرا اپنی تشریف آوری کے ساتھ یہاں سے لے جاؤ، میں اس گھر سے یہاں اس لیے نہیں آئی کہ تم جیسوں کو یہاں بھی برداشت کرتی پھروں۔ ایک بات اور آئندہ سے مجھ سے اپنے کاشان بھائی کے بارے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ میرا ان سے جو رشتہ تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور دوبارہ وہ رشتہ کسی صورت نہیں بنے گا چاہے اس کے لیے مجھے مرنا بھی پڑے آئی سمجھ۔۔۔" حاطمہ دوٹوک لہجے میں بہت کچھ باور کرواتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ عینی غصے اور

شرمندگی کے ملے جلے تاثرات لیے غازان کی طرف مڑی جس کی نگاہیں اس طرف ہی تھیں جہاں سے حاطمہ گزری تھی۔

غازان عینی کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر کندھے اچکا کر ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نکل گیا مگر جانے سے پہلے اس کے منہ سے نکلے الفاظ عینی کو جلا کر راکھ کر گئے۔

"امپریسو۔۔۔۔"

****

وہ اکیلی بیٹھی بور ہونے لگی تو اٹھ کر باہر لان میں چلی آئی جہاں ایک طرف بنی کیاری میں لگے گلاب کے پھول اسکی ساری توجہ کھینچ گئے۔اسے سرخ گلاب بہت پسند تھے اور یہ بات سوہانے ہی کاشان کو بتائی تھی اس لیے نکاح کے بعد تین ملاقاتوں میں وہ اس کے لیے گلاب کے پھول ہی لے کر آتا تھا مگر کل عینی کے ہاتھ میں دیکھ کر اور اسکی بات سن کر جیسے اسے ان پھولوں سے ہی نفرت ہونا شروع ہو گئی تھی اس لیے وہ

عینی کی باتوں کو ذہن میں لاتی غصے سے ان پھولوں کو توڑنے لگی بنا احساس کیے کہ اسطرح پھولوں کو نوچنے سے اس کے ہاتھوں پر کانٹے چھبن کا باعث بن رہے تھے۔

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟" غازان جو اوپر بالکنی میں کھڑا ساری کارروائی دیکھ چکا تھا اب اس کے سر پر کھڑا تیز آواز میں بولا۔

"مجھے اچھے نہیں لگ رہے تھے۔۔" حاطمہ بے جھجک بولتی اسے زہر لگی۔

"آپکو اچھے نہیں لگ رہے تھے تو کس نے کہا کہ آپ ان کو دیکھیں، ان کے پاس آئیں؟ آپ کو اس گھر میں جو بھی اچھا نہیں لگے گا کیا اس کے ساتھ یہ سب کریں گی آپ؟" وہ کڑے تیوروں سے پوچھتا اسے لاجواب کر گیا۔

"وہ میں۔۔۔"

"دیکھیں محترمہ! آپکی سائیکی جو بھی ہے میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں۔ آپ کو کچھ اچھا لگتا ہے یا نہیں کوئی چیز پسند ہے یا ناپسند مگر اس گھر میں آپ اپنی حکومت نہیں چلائیں گی کیونکہ میں آپکو بیوی بنا کر یہاں نہیں لایا جیسے میں آپکو اور اس حلالہ کو برداشت کر رہا ہوں آپ بھی مجھے اور اس گھر کو برداشت کریں۔۔" وہ درشت لہجے میں بولتا اسکے سرخ اور لب کاٹتے چہرے پر ایک تیز نظر ڈالتا ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ حاطمہ اسکی باتوں اور لہجے کو محسوس کرتی شرمندگی اور غم و غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

وہ اپنے کھولتے دماغ اور غصے کو دباتی اپنے کمرے میں چلی آئی اور یہاں سے وہاں چکر لگاتی مسلسل اپنی انسلٹ کو سوچے جا رہی تھی تبھی اس کے موبائل پر کال آئی۔ نمبر انجان تھا جس سے کافی دنوں سے کال آ رہی تھی۔

"ہیلو کون؟" تجسس کے ہاتھوں حاطمہ نے کال یس کی اور دوسری طرف سے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔

"کیسی ہو تم؟" کاشان کی آواز اسے بھڑکا گئی۔

"شٹ اپ، آپکی ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی؟ وہ درشتگی سے کہتی نہ صرف کال بند کر گئی بلکہ اسکا نمبر ہی بلاک لسٹ میں ڈال دیا تبھی کسی اور نمبر سے کال آنی شروع ہو گئی اور حاطمہ سمجھ گئی کہ یہ بھی کاشان آفندی ہی ہے۔ اس نے لب بھینچے کچھ سوچا پھر موبائل اٹھا کر غازان کے کمرے میں چلی آئی جو بنا دستک اس کے یوں دندناتے ہوئے آنے پر خاصا بدمزہ ہوا تھا۔

"آپ اپنے بھائی کو خود سمجھائیں گے یا میں اپنا موبائل توڑ دوں، ایک دفعہ بلاک کیا اب کسی اور نمبر سے، یہ مجھے بار بار کال کیوں کرتے ہیں جب میرا ان سے کوئی رشتہ ہی نہیں ہے۔" وہ موبائل اس کے آگے پھینکتی تیز آواز میں بولی۔ غازان نے ایک نظر قالین پر پڑے موبائل پر ڈالی اور دوسری اس پر جو شدید ترین غصے میں اسے دیکھ نہیں گھور رہی تھی۔

"مجھے بھی آپکی سائیکی جاننے کا کوئی شوق نہیں ہے آپکو میں نہیں پسند یا اس رشتے سے الرجک ہیں تو اس میں بھی میرا کوئی قصور نہیں کیونکہ میں نے آپکو اس حلالے کے لیے مجبور نہیں کیا تھا مگر ایک بات جس سے مجھے فرق پڑتا ہے اور وہ یہ کہ میں آپکی بیوی ہوں اور بیوی بن کر ہی اس گھر میں آئی ہوں اس لیے جب تک بھی میں آپکے نکاح میں ہوں آپکی زمہ داری ہوں اس لیے آپ اس طرح میری انسلٹ نہیں

کر سکتے سمجھے آپ۔۔۔" وہ جس طرح آئی تھی ویسے ہی واپس چلی گئی اور غازان ابھی تک حیران تھا کہ حاطمہ اس طرح اس کے سامنے بول کر گئی ہے۔

"ال مینرڈ، بہت لمبی زبان ہوتی ہے پاکستانی لڑکیوں کی۔۔۔" وہ ناگواری سے بڑبڑایا پھر نیچے پڑا اسکا موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں کاشان کے ہی میسیجز تھے۔

"پلیز ایک دفعہ بات تو کرو، میں سب کلئیر کرنا چاہتا ہوں۔ میں آج بھی تم سے اتنی محبت کرتا ہوں حاطمہ۔۔۔" کاشان کے میسیجز اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لے آئے۔

"اتنی محبت تھی تو بنا پوچھے، بنا کوئی سوال وجواب کیے طلاق کیسے دے دی کاشان؟" وہ کال بیک کر کے کاشان سے مخاطب ہوا جس کو فورا سے پیشتر کاشان نے پک کیا تھا۔

"حاطمہ!"

"ایک سیکنڈ کاشان، اٹس می غازان۔۔۔" غازان کے تعارف پر دوسری طرف گہرا سکوت چھا گیا۔

"لسن کاشان، میں اپنی بات کو بہت کم دہراتا ہوں، تمہارے لیے پھر سے کہہ رہا ہوں یوں کر کے دوسرے فریق کو غصہ مت دلاؤ۔ اسے خود سے نفرت کرنے پر مجبور مت کرو بلکہ اعتبار اور انتظار سے اس کے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کرو کہ وہ تمہیں معاف کر سکے، اگر یوں کرتے رہو گے تو میرا نہیں خیال کہ یہ معاملہ حل ہو گا، عورت محبت قربان کر سکتی ہے مگر اس کی عزت نفس اور انا کو ٹھیس لگے تو وہ کبھی معاف نہیں کرتی اور تم نے تو پھر اسکی عزت، اسکے وقار اور بھروسے کا بھرے مجمعے میں جنازہ نکالا تھا۔ اس لیے ذرا صبر کرو اور معافی ملنے کا انتظار کرو بائے۔۔" غازان نے کہتے ہوئے کال بند کی اور موبائل کو دیکھتا سر نفی میں ہلانے لگا۔

"کہاں پھنس گیا میں آکر، ٹوٹلی رانگ غازان۔۔۔"

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کل سے حاطمہ اپنے کمرے میں بند تھی۔ کھانا وغیرہ بھی انجم اسے کمرے میں ہی دے گئی تھی۔ وہ غازان کے الفاظ پر بہت زیادہ ہرٹ ہوئی تھی۔ وہ سوہا کے کہنے کے مطابق اور کچھ اپنے دل کی مرضی پر بھی غازان کے قریب ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی مگر اسکے الفاظ نے اسکا دل ہی توڑ دیا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"اف کیا کروں میں؟ موبائل بھی اس کھڑوس کے پاس ہے۔ پتہ نہیں اپنے کمرے میں ہو گا یا باہر، ایک دفعہ بھی اس نے ادھر جھانک کر نہیں دیکھا کہ اس کے لفظوں کے تیر سے کوئی کتنا گھائل ہو کر بیٹھا ہے۔ غلطی میری ہے جو اس پتھر دل سے اتنی امید لگانے لگی تھی ورنہ دونوں بھائیوں کی رگوں میں ایک باپ کا ہی خون گردش کرتا ہے۔ ایک دوسرے سے الگ ہو سکتے ہیں کیا؟ مگر مجھے اس شادی کو برقرار رکھنا ہے ہر حال میں، پر کیسے؟ اف سوہا سے کیسے بات کروں میں۔۔۔" وہ بیڈ پر بیٹھی ان سوچوں میں ہی الجھی تھی تبھی دروازے پر دستک ہوئی اور انجم اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں اپنا موبائل دیکھ کر وہ بدمزہ ہوئی۔

"یہ صاحب نے دیا ہے آپکا موبائل۔۔۔" انجم کے ہاتھ سے موبائل اس نے چھیننے والے انداز میں لیا اور اسے بنا دیکھے تکیے پر اچھال دیا۔

"صاحب کہہ کر گئے ہیں کہ رات کو کوئی اسپیشل گیسٹ آرہا ہے جس کے لیے کھانا اس گیسٹ کی پسند کے مطابق بننا چاہیئے اور وہ جو لسٹ دے کر گئے ہیں مجھے بنانا نہیں آتا، اس لیے آپ میری مدد کر دیں گی بی بی جی؟" انجم کی بات پر وہ چونکی۔

"کون مہمان؟" اس کے ذہن میں آفندی ولا میں سے کوئی ہو سکتا ہے کا خیال کوندا۔

"یہ تو نہیں بتایا صاحب نے، بس بتایا اور ایک لسٹ دے کر چلے گئے۔"

"اچھا ٹھیک ہے، آپ جا کر کمرہ صاف کریں تب تک میں آتی ہوں۔۔" حاطمہ اسے جانے کا کہتی خود الماری سے سادہ سا گرین کلر کا ڈریس نکال کر واشروم میں گھس گئی۔

جب وہ آدھے گھنٹے بعد کچن میں آئی تو انجم اسے کچن میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی دکھائی دی۔

"دکھائیں ذرا کیا لسٹ تھما کر چلے گئے آپکو کہ آپ اس قدر سوچ بچار میں پڑ گئی ہیں۔" حاطمہ کہتی ہوئی ان کے ہاتھ سے لسٹ تھام کر دیکھنے لگی جہاں چکن پاستہ، پڈنگ، چکن شاشلک اور فروٹ ٹرائفل لکھا ہوا تھا۔

"اس طرح کا مینو کس کے لیے ہو سکتا ہے؟" وہ سوچتی ہوئی ان ڈشز کا سامان نکالنے لگی۔ یہ سب سوہا کو بھی پسند تھا اس لیے حاطمہ جسے کوکنگ کا بے حد شوق تھا وہ یہ سارا کچھ سیکھ چکی تھی۔ اب یہ سب تیار کرنا اس کے لیے کچھ مشکل نہیں رہا تھا۔ وہ غازان کے آنے سے پہلے تقریباً سب تیار کر چکی تھی۔

جب غازان آیا تب وہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگی کہ غازان کے ساتھ آتی لڑکی کو دیکھ کر وہ حیران ہوتی رکی وہ کوئی تیرہ چودہ سال کی تھی۔ پنک پینٹ پر وائٹ ٹاپ اور سکارف میں سر کو لپیٹے وہ بلاشبہ بہت پیاری تھی۔

"یہ تو حاطمہ بھابھی ہیں۔" لڑکی کے مسکرا کر بولنے پر حاطمہ نے الجھن زدہ نگاہوں سے غازان کو دیکھا جیسے جاننا چاہ رہی ہو کہ یہ کون ہے جو مجھ سے واقف ہے۔

"آپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں۔ میں ہانی ہوں، غازان بھائی کی بہن۔" وہ غازان کی خاموشی پر خود ہی مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کروانے لگی جس پر حاطمہ کے چہرے پر خوش آمدید مسکراہٹ آگئی۔

"اور آپ حاطمہ بھابھی ہیں، میں نے آپکو پکچرز میں دیکھا تھا کاشان بھائی کے ساتھ۔"

"ہانی! باقی باتیں بعد میں، پہلے فریش ہو کر آؤ۔ آج تمہاری پسند کا ڈنر ہے۔" غازان نے اسکی بات کاٹتے ہوئے اسے کمرے کی طرف بھیجا جس طرف انجم اسکا سامان لے کر گئی تھی اور خود بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھا یہ دیکھے بنا کہ حاطمہ کے چہرے کے نقش تن گئے تھے۔

انجم کے ڈنر لگانے پر دونوں بہن بھائی آکر ٹیبل پر بیٹھ گئے جبکہ حاطمہ انجم کو اسکا کھانا کمرے میں لانے کا اشارہ کرتی وہاں سے جانے لگی کہ ہانی کی آواز پر اسے رکنا پڑا۔

"بھابھی آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں۔۔"

"بہت شکریہ ہانی، ضرور بیٹھا کروں گی آپ کے ساتھ مگر تب جب کوئی میرا اصل تعارف آپ سے کروائے گا، آپ کھانا انجوائے کریں پھر بات ہوتی ہے۔۔" وہ خاموش بیٹھے غازان پر ایک کاٹ دار نظر ڈالتی چلی گئی۔ہانی نے ناسمجھی سے غازان کو دیکھا جو بات کو سمجھ کر بھی انجان بن گیا اور ہانی کی توجہ اس کی پسند کی چیزوں کی طرف کروانے لگا۔

"یہ تو ہمارا گھر ہے نا بھائی؟ کیا کاشان بھائی اور حاطمہ بھابھی اس گھر میں رہتے ہیں؟" ہانی کھانا کھاتے ہوئے غازان سے پوچھنے لگی۔

"نہیں کاشان تو نہیں پر یہ رہتی ہیں یہاں، صرف ایک ماہ کے لیے پھر واپس آفندی ولا چلی جائیں گی۔۔" اسکے سوال پر وہ ایک پل کو چپ ہو گیا، پھر بولا۔

"حاطمہ بھابھی اپنی پکس سے بھی زیادہ پیاری ہیں بہت کیوٹ ہیں۔" ہانی کے ریمارکس پر غازان فقط سر ہلا گیا اور پھر غازان نے سب ڈشز کو تھوڑا تھوڑا چکھا تو اسے کچھ احساس ہوا۔

"انجم بی!" غازان کی پکار پر انجم جلدی سے حاضر ہوئی۔

"جی صاحب!"

"یہ سب کچھ آپ نے بنایا ہے؟" اس کے سوال پر انجم پریشان ہو گئی کیونکہ حاطمہ نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ غازان کو مت بتانا کہ کھانا حاطمہ نے بنایا ہے ورنہ وہ کھائے گا نہیں۔

"جی صاحب۔" تھوک نگلتے ہوئے وہ مدھم آواز میں بولی۔

"واؤ بہت مزے کا بنا ہے سب، ذرا چکن شاشلک کی ریسیپی تو بتائیے گا کہ آپ نے کیسے اتنے مزے کا بنایا اور ساتھ فرائیڈ رائس بھی۔" وہ کھانے سے ہاتھ روکتا ہوا انجم کو گہری نگاہوں سے دیکھنے لگا جس کے ماتھے پر پیسنہ آچکا تھا۔

"وہ انجم کو ریسیپی نہیں آتی تھی تو میں نے یوٹیوب سے دیکھ کر صرف ان کی راہنمائی کی، بہت اچھا بنا ہے سب انجم، آپ تو سب سیکھ گئیں جلد ہی۔۔" اپنے کمرے سے بروقت نکلتی حاطمہ نا صرف اسکی جان بچا گئی بلکہ اپنا پردہ بھی رکھ گئی۔ اس کے پاس آتی وہ مسکراتے ہوئے بولتی جہاں انجم کو شکر کا سانس لینے پر مجبور کر گئی وہیں غازان اس کے یوں بات بنانے پر ایک تیز نگاہ اس پر ڈالتا چہرے کا رخ پھیر گیا۔ وہ جان گیا تھا کہ یہ سب حاطمہ نے بنایا ہے کیونکہ وہ اس دن حاطمہ کے ہاتھ کا فروٹ ٹرائفل کھا کر ہی آج لسٹ میں لکھوا کر گیا تھا۔

"بہت اچھا بنا ہے سب۔۔" ہانی نے بھی رائے دینا مناسب سمجھا۔

"اوکے مائے لو! اب تم اپنے روم میں جا کر آرام کرو۔ انشاء اللہ صبح ملاقات ہوتی ہے پھر تمہیں تمہاری لسٹ میں شامل سب جگہوں پر لے کر جاؤں گا اوکے اور ہاں بابا کو کال لازمی کر لینا۔" غازان شفقت سے اسکی پیشانی کو چومتا ڈائننگ ہال سے نکلتا حاطمہ کے پاس آ کر رکا۔

"آپکو ہانی سے موجودہ رشتہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو رشتہ تھا اور جو بعد میں بنے گا اسکا حوالہ ہی کافی ہے۔" وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولتا اس کے پاس سے آگے بڑھ گیا مگر حاطمہ نے جا کر اسکا راستہ روکا۔

"پھر آپ اسے منع کر دیں کہ وہ بھابھی مت کہے کیونکہ مجھے اس کے نہ اس بھائی میں دلچسپی ہے اور نہ اس بھائی سے کوئی رشتہ رکھنا ہے، سمجھے آپ۔۔۔" وہ کڑے تیوروں سے بولتی اسے ایک آنکھ نہ بھائی۔

"آپ بحث کیوں کرتی ہیں جب آپکا اور میرا رشتہ فقط ایک ماہ تک۔۔۔"

"ایک ماہ تک ہے نا؟ آپ مانتے ہیں کہ ہمارا رشتہ ایک ماہ تک ہے تو پھر اس ایک ماہ تک مجھے حق حاصل ہے کہ میں آپکے نام سے پہچانی جاؤں، مسز غازان ہوں میں اور بہتر ہے کہ آپ میرا تعارف اسی حوالے سے کروائیں۔۔" وہ مضبوط لہجے میں اسے کچھ باور کرواتی اس کے سامنے سے ہٹ گئی۔غازان نے اسکی پشت کو گھورا پھر سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

اگلی صبح وہ معمول کے مطابق اٹھ کر کچن میں آئی تو باہر لان میں دونوں بہن بھائیوں کو واک کرتے دیکھ کر حیران رہ گئی۔غازان صبح خیز تھا یہ تو وہ جانتی تھی مگر ہانی بھی ہوگی یہ دیکھ کر وہ حیران ہی ہوئی تھی۔

"بڑے پنکچوئل ہیں یہ دونوں بہن بھائی۔۔" وہ اپنے لیے چائے بنانے کچن میں چلی آئی ابھی وہ چائے کا پانی رکھ کر فریج سے دودھ نکال رہی تھی کہ دونوں بہن بھائی کچن میں داخل ہوئے۔

"گڈ مارننگ حاطمہ بھابھی۔۔۔" ہانی اسکی طرف چلی آئی جبکہ غازان کافی میکر کی طرف بڑھ گیا۔

"گڈ مارننگ، چائے لوگی یا کچھ اور۔۔۔" حاطمہ نے اپنے سامنے کھڑی ہانی سے پوچھا جو سر نفی میں ہلا گئی۔

"مجھے نہ چائے پسند ہے نہ کافی، میں تو جوس پیتی ہوں مگر وہ بھی ناشتے میں۔ ابھی تو میں فریش ہونے جا رہی ہوں۔" وہ اپنے بھائی کی طرح ہی تھی حاطمہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی کہ وہ کن بندوں میں پھنس کر رہ گئی ہے۔

"تو میری جان تم جا کر فریش ہو جاؤ، میں انجم بی سے ناشتے کا کہتا ہوں۔۔" غازان اپنی کافی لیے باہر چلا گیا ہانی بھی اس کے پیچھے جانے لگی مگر کچھ یاد آنے پر حاطمہ کی طرف مڑی جو اس طرف ہی دیکھ رہی تھی جہاں سے غازان گزرا تھا۔

"آپ کاشان بھائی کو بلا لیں، پھر ایک ساتھ گھومنے چلیں گے، اوکے بھابھی۔۔۔" وہ کہتی ہوئی یہ جا وہ جا جبکہ حاطمہ جس نے ابھی ایک گھونٹ ہی چائے کا لیا تھا یوں منہ بنا گئی جیسے چائے کی جگہ کڑوا بادام منہ میں رکھ لیا ہو۔

پھر یہ بات یہاں تک ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ جب ہانی کی کال پر کاشان نے رات کا ڈنر ان کے ساتھ کرنے کا پرامس کیا اور جب یہ بات حاطمہ کو ہانی کے ذریعے پتہ چلی تو اس کے تو جیسے سر میں لگی اور تلووں میں

بجھی۔ وہ ایک آندھی طوفان کی طرح غازان کے کمرے میں داخل ہوئی جس کے چہرے پر وہی ناگوار تاثرات تھے جو ہمیشہ حاطمہ کو اپنے کمرے پا کر ابھرتے تھے۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ؟ کیسے اس انسان کو میرے گھر آنے کی دعوت دے سکتے ہیں جس کی شکل کیا نام سے بھی نفرت ہے مجھے۔۔" وہ بھڑکی تھی۔

"ٹو دا پوائنٹ بات کریں آپ۔" غازان جھنجھلایا کیونکہ اس کے پاس کسی قسم کی کوئی خبر نہیں تھی کہ وہ کیا بات کر رہی ہے اور کس وجہ سے؟

"آپ اپنی بہن کو خود سمجھائیں گے یا پھر میں اپنے لفظوں میں اسے سمجھاؤں کہ جس بندے کو وہ کال کر کے اس گھر میں بلا رہی ہے وہ نہ میرا کچھ لگتا ہے اور نہ کبھی میں اسے اپنی موجودگی میں اس گھر میں داخل ہونے دونگی، آفندی ولا میں بہت جگہ ہے اس لیے جس کسی سے بھی ملنا ہے آپ دونوں بہن بھائی وہاں جا سکتے ہیں اور رہ بھی سکتے ہیں مگر مجھے اس طرح مجبور مت کریں کہ میں کوئی اور قدم اٹھانے پر مجبور ہو جاؤں۔ آپ نے مجھے اگر یہ چھت مہیا کی ہے تو پلیز چھت تلے مجھے بے فکر ہو کر سکون سے رہنے دیں۔۔" وہ اپنی بات مکمل کر کے ایک منٹ بھی اور نہیں رکی تھی۔ غازان بالوں میں ہاتھ پھیرتا جیسے

کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ وہ خود بھی فی الحال اس حق میں نہیں تھا کہ کاشان ابھی کسی قسم کا رابطہ اس سے رکھے جب تک اس کے دل و دماغ پر چھایا غصہ کم نہ ہو جائے۔

وہ ہانی کو منع کرنے کے خیال سے کمرے سے باہر جانے لگا مگر بیا کی کال اسے روک گئی۔

"غازان کب واپس آؤ گے؟ میں مس کر رہی ہوں تمہیں۔" بیا کی بے تابی پر وہ مسکرا دیا۔

"ہر دو دن بعد تم یہی سوال پوچھتی ہو اور میں ہر دفعہ یہی کہتا ہوں کہ دو ماہ کے لیے آیا تھا میں اور ابھی پورا ایک ماہ رہتا ہے لڑکی۔۔"

"جانتی ہوں مگر کیا کروں؟ ہانی بھی چلی گئی ہے۔ میرا تو دل کرتا ہے میں بھی آ جاؤں مگر تم ساری زمہ داری مجھ پر ڈال کر گئے ہو تا کہ مجھے یہاں سے ہی فرصت نہ ملے۔۔۔"

"اب تمہارے علاوہ کسی اور پر ٹرسٹ تو کرنے سے رہا، بابا نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ کیفے کی زمہ داری نہیں لے سکتے، ویسے بھی مینیجر ہو تم، اب اتنا تو حق بنتا ہے مس بیا۔" غازان اس سے باتیں کرتا حاطمہ کو

بالکل ذہن سے نکال چکا تھا اور یہ بھی کہ اسے ہانی سے بات کر کے کاشان کو یہاں آنے سے روکنا تھا مگر جب تک وہ بیا سے بات کر کے فارغ ہوا اور باہر لاؤنج میں آیا تب تک سرخ پھولوں کا بکے لیے کاشان بھی لاؤنج کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوتا جہاں حاطمہ کو ششدر کر گیا وہیں غازان بھی اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتا خود کو کوس کر رہ گیا جبکہ ہانی مسکراتی ہوئی اسکی طرف بڑھی۔

"یہ پھول تو بھابھی کے لیے ہوں گے ہیں نا بھائی؟" ہانی کے مسکراتے سوال پر غازان نے حاطمہ کی طرف دیکھا جو نفرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے ایک جھٹکے سے اٹھی اور جا کر اپنے کمرے کا اتنی زور سے دروازہ بند کر گئی کہ پورے گھر میں آواز جیسے گونج کر رہ گئی۔

اس کے اتنے شدید ردعمل پر جہاں ہانی حیران و پریشان تھی وہیں کاشان بھی افسردگی سے صوفے پر ٹک گیا جبکہ ان کے برعکس غازان نارمل تھا کیونکہ اس کے خیال میں اتنا تو حاطمہ کا حق بنتا تھا۔

"بھابھی آپ سے ناراض ہیں بھائی؟" ہانی اس کے پاس ٹک کر پوچھنے لگی جس پر کاشان نے گہرا سانس لے کر اپنے ہاتھ میں پکڑے سرخ گلابوں کو دیکھا۔

"ناراض نہیں بلکہ بہت سخت خفا ہے مجھ سے وہ، اسکا دل دکھایا ہے اب اتنی سزا تو بنتی ہے نا۔" کاشان کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ تھی۔ ہانی نے نا سمجھی سے غازان کی طرف دیکھا جو بنا کچھ بھی کہے کچن میں چلا گیا۔

"بھائی آپ بھابھی کو منا لیں۔ اس میں، میں بھی آپکی مدد کروں گی بس آپ وہ سب کریں جو بھابھی کو اچھا لگتا ہے جیسے پھول یا چاکلیٹس۔۔۔" ہانی اپنے بھولپن میں بولتی کاشان کو ہنسا گئی۔

"ارے میری کیوٹ پرنسسز، تمہاری بھابھی بہت سخت دل بن چکی ہیں۔ وہ اب پھولوں اور چاکلیٹس سے بھی راضی نہیں ہوتی ہیں۔۔"

"تو آپ جا کر سوری بولیں۔۔" ہانی کے مشورے پر کاشان فقط دیکھ کر رہ گیا اور یہ نہ کہہ سکا کہ وہ سوری بولنے کا موقع بھی دے تب نا؟

"چلو اٹھو تم، آج کا ڈنر آفندی ہاؤس میں کرتے ہیں، مما بھی انتظار کر رہی ہیں تمہارا۔" کاشان ہانی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا ہانی بھی اٹھتی غازان کی طرف پلٹی جو کافی لیے انکی طرف ہی آگیا۔

"بھائی آپ بھی چلیں گے ہمارے ساتھ۔۔۔"

"نہیں مجھے ویڈیو لنک میٹنگ کرنی ہے دس بجے، اس لیے تم جاؤ۔۔" غازان نرمی سے کہتا ہوا صوفے پر ٹک گیا

"اوکے میں اپنا موبائل لے آؤں۔" ہانی کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کاشان نے غور سے غازان کی طرف دیکھا جو کافی کے سپ لیتا موبائل کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ بلیک پینٹ پر آف وائٹ شرٹ پہنے وہ اپنے لاپرواہ حلیے میں بھی چارمنگ لگ رہا تھا۔ کاشان کے دل میں عجیب سا خیال آیا جسے بری طرح جھٹکتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"غازان تم اکیلے کیا کرو گے یہاں، تم بھی چلو ہمارے ساتھ۔۔" ہانی کو آتا دیکھ کر کاشان بولے بنا نہ رہ سکا غازان نے سر نفی میں ہلایا۔

"ابھی بتایا تو ہے کہ میٹنگ ہے، ویسے بھی جب سے میں اس گھر میں شفٹ ہوا ہوں، اکیلا ہی رہ رہا ہوں۔" غازان نے کچھ جتایا۔

السلام علیکم!

ہمارے پلیٹ فارم سے شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنفہ/مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی دوسرا ادارہ یا فرد ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ مصنفہ/مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد/بلاگ/ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہم اپنی ویب سائٹ اردو ناولز حب کے لیے لکھاریوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول/ناولٹ/افسانہ/کالم/آرٹیکل/شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

urdunovelhubofficial@gmail.com

Whatsapp No. 0309-9329768

Facebook Group: Urdu Novels Hub

Facebook Page:

https://www.facebook.com/Urdu-Novels-Hub-109291934764260/

ان شاء اللہ آپکی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

شکریہ

انتظامیہ اردو ناولز حب

#We-4

"بھابھی بھی تو آپکے ساتھ رہتی ہیں بھائی، ویسے غازان بھائی منا سکتے ہیں بھابھی کو۔۔۔" ہانی پرجوش لہجے میں بولتی کاشان کو چونکا گئی۔

"ارے میرا ذہن ہی اس طرف نہیں گیا، غازان تم میری طرف سے اسکا دل صاف کرنے کی کوشش تو کرو، مجھے امید ہے وہ تمہاری بات سنے گی اور شاید مجھے معاف بھی کر دے۔" کاشان کے کہنے پر غازان نے ایک نظر کاشان کو دیکھا اور پھر اسکی بات کو سمجھا تو جیسے مسکرا دیا۔

"تمہیں لگتا ہے کاشان کہ میں کچھ بھی ایسا کروں گا؟ میرا ان باتوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ تم جانو اور تمہاری معافیاں، ویسے بھی مجھے دو لوگوں میں صلح کروانے کا شوق کبھی نہیں رہا ہے۔" غازان ہانی کو خدا حافظ کہتا چلا گیا۔ کاشان نے ہانی کو دیکھا جو کندھے اچکا کر رہ گئی۔

"یہ اتنا بے مروت کیوں ہیں؟" کاشان اس سے پوچھنے لگا جو مسکراتی ہوئی یاسر نواز کے بارے بتانے لگی جن کا غازان کو لے کر کچھ ایسا ہی ردعمل ہوتا تھا۔

****

"ارے تم کب آئیں؟"

اگلے دن غازان کچن میں آیا تو ہانی کو وہاں بیٹھے دیکھ کر حیران ہوا۔

"میں بس ابھی ابھی، بھوک لگی تھی اس لیے آپ سے ملنے کے بجائے کچن میں آگئی، بھابھی میرے لیے پاستہ بنا رہی ہیں۔" وہ حاطمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی جو انجم بی کے ساتھ کوئی بات کر رہی تھی۔

"میں تمہیں پک کرنے کے لیے جانے لگا تھا۔"

"مجھے پتہ تھا اس لیے کاشان بھائی کے ساتھ چلی آئی، وہ آئے تھے مگر آپ بھی سوئے ہوئے تھے اور بھابھی بھی انکو دیکھ کر کچن میں گھس گئیں۔۔" ہانی سرگوشی کرتے ہوئے غازان کو بتانے لگی۔

"کاشان بھائی کو دیکھ کر بھابھی اتنا ری ایکٹ کیوں کرتی ہیں، میں چاہتی ہوں کہ دونوں کی صلح ہو جائے اتنا پیارا کپل ہے انکا۔"

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے، تم اپنا دماغ اس پر مت ضائع کرو، مجھے یہ بتاؤ کہ بیا کو کال کر کے کیا بولا تھا تم نے؟" غازان کے سوال پر ہانی لب دبا گئی جو کڑے تیوروں سے دیکھ رہا تھا۔

"بھائی، وہ انہوں نے کہا تھا پہلے پھر میں نے بولا۔۔" ہانی نے جلدی سے اپنی صفائی دینے کی کوشش کی۔

"اب غلط بیانی نہ کرو مجھ سے، تم نے اسے پاکستان آنے کی دعوت دی ہے بلکہ اصرار بھی کیا کہ وہ آئے گی تو پھر تم واپس جاؤ گی۔۔۔"

"اچھا، میں نے کہا یہ سب؟" ہانی پھیکی مسکراہٹ لیے آہستہ سے اپنی چیئر سے اٹھی اور پھر بھاگنے والے انداز میں کچن سے بھاگ گئی۔ غازان اسکی پھرتی پر ہنستا ہوا اس کے پیچھے گیا۔ حاطمہ نے حیرانگی سے یہ ساری کارروائی دیکھی پھر اپنے کام میں لگ گئی۔

شام کو وہ دونوں بہن بھائی شاپنگ پر جانے کو تیار تھے۔ ہانی حاطمہ کو ساتھ چلنے کا کہنے کے لیے اس کے کمرے میں جانے لگی تو غازان نے روکا۔

"انکا ساتھ جانا ضروری نہیں ہے۔" غازان اس کے ساتھ جانے کے حق میں نہیں تھا۔

"بھائی پلیز، بھابھی ہیں وہ ہماری، دوسرا میں نے وہاں کاشان بھائی کو بھی بلایا ہے دونوں کی صلح کروانے کی زمہ داری ہماری ہے۔" وہ سمجھداری سے بولتی اس کے کمرے میں چلی آئی جو صوفے پر بیٹھی کوئی ناول پڑھ رہی تھی۔

"بھابھی ہم شاپنگ پر جارہے ہیں، آپ بھی چلیں نا۔" ہانی کے "ہم" کا مطلب تھا کہ وہ غازان کے ساتھ جارہی ہے حاطمہ انکار کرتے کرتے رک گئی۔

"چلو چلتے ہیں، میں بھی بور ہورہی تھی۔" حاطمہ اسے دس منٹ کا کہتی وارڈروب سے ڈریس نکال کر تیار ہونے لگی جب وہ نیوی بلیو ڈریس میں باہر آئی دونوں بہن بھائی لاؤنج میں بیٹھے اسکا انتظار کررہے تھے۔ حاطمہ نے غازان کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات بتارہے تھے کہ وہ صرف ہانی کی وجہ سے چپ تھا ورنہ اسکا ارادہ بالکل بھی نہیں ساتھ جانے کا لگ رہا تھا۔

"چلیں۔۔۔" اپنا پرس سنبھالتی وہ ان کے پاس آرکی۔

"واؤ آپ بہت بہت پیاری لگ رہی ہیں، ہیں نا بھائی۔۔۔" ہانی نے اسے آج پہلی دفعہ گھریلو حلیے سے ہٹ کر دیکھا تھا اس لیے بے اختیار بولتی غازان کا بازو ہلا کر اسکی توجہ اس طرف مبذول کروانی چاہی جو بنا دیکھے ہی اپنا بازو اسکی گرفت سے نکالتا آگے بڑھ گیا۔

"جلدی آؤ باہر۔۔۔" اسکی پکار پر ہانی دل مسوس کر رہ گئی۔

"بھائی ایسے ہی ہیں، یہ تو بیا آپی کی تعریف بھی نہیں کرتے ہیں۔" ہانی ساتھ چلتی جیسے غازان کے رویے کی صفائی دینے لگی جبکہ حاطمہ کا ذہن "بیا آپی" میں ہی اٹک کر رہ گیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اور پھر حاطمہ پر یہاں آکر حقیقت کھلی کہ یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ سارا ایک سوچا سمجھا پلان تھا جب اس نے مسکراتے ہوئے کاشان کو شاپنگ سنٹر میں دیکھا اور اسے اپنی طرف بلاتی ہانی کو، وہ غم و غصے کے ملے
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

جلے تاثرات لیے غازان کی طرف پلٹی جو خود بھی ہانی کے اس پلان کے حق میں نہیں تھا۔ وہ اس طرح کے پلان کر کے روز روز کا سر درد نہیں لینا چاہتا تھا۔

"آپ نے مجھے پھر چیٹ کیا؟" حاطمہ بے یقینی سے غازان کو دیکھنے لگی۔

"بھابھی یہ سب میں نے۔۔۔" ہانی جلدی سے بولنے لگی۔

"کیوں کیا آپ نے اور کیوں یہ سب کر رہے ہیں جب میں نے کہا تھا کہ مجھے آفندی ہاؤس میں نہیں رہنا آپ سمجھ گئے تھے مجھے اچھا لگا، آپ مجھے اپنے گھر لے آئے مجھے سکون ملا مگر اب آپ مجھے ذہنی ٹارچر کرنے کے یہ طریقے اختیار کر رہے ہیں۔۔ کیوں؟ میں پسند نہیں بیوی کے طور پر قبول نہیں تو کیا اس طرح گھٹیا چالوں سے بدلہ لیں گے؟ جب ایک دفعہ کہہ دیا کہ مجھے دوبارہ پہلے والی غلطی نہیں کرنی ہے تو پھر کیوں آپ اپنے بھائی کو اس گھر میں بلا رہے ہیں اور یہاں بھی۔۔۔" وہ چیخ کر بولی۔

"آپ بات کو پہلے جان تو لیں۔۔" غازان کو بھی غصہ آگیا۔

"یہی تو بھول ہوئی مجھ سے کہ میں نے آپکو جاننے میں غلطی کر دی۔ سوہا کی باتوں میں آ کر آپ کو آپ کے بھائی سے بہتر سمجھا کہ آپ میرے احساسات کو سمجھتے ہوئے مجھے اذیتوں سے بچائیں گے، مجھے لگا کہ شاید آپ مجھے آزادانہ فیصلہ کرنے کی ہمت دیں گے کہ مجھے اب کبھی بھی پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھنا ہے مگر میری غلطی ہے کہ میں دوسری دفعہ بھی دھوکہ کھا گئی۔۔" حاطمہ غصے سے بولی۔

"بھابھی آپ۔۔۔" ہانی اس ساری سیچوایشن سے کنفیوز ہوتی کچھ کہتی کہ حاطمہ اسکی بات بری طرح کاٹ گئی۔

"نہیں ہوں میں تمہاری بھابھی اور اگر ہوں بھی تو تمہارے اس بھائی کی نسبت سے ہوں، میں تمہارے اس بھائی کی بیوی ہوں جو اپنی بیوی کو اپنے بھائی کے لیے پھر سے پیش کرنے کی کوششیں کر رہا ہے جو۔۔۔"

"شٹ اپ! آپ لمٹ کراس کر رہی ہیں۔۔" غازان کی برداشت کی حد بس یہیں تک تھی۔ حاطمہ قریب آتے کاشان پر ایک نگاہ غلط ڈالے بنا ہی باہر کی طرف دوڑ گئی۔

"بھائی یہ۔۔۔" ہانی بات کو سمجھ نہ پا رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟ حاطمہ بہت غصے میں بول رہی تھی، میں نے کہا بھی تھا ہانی کہ وہ اس سپرائز کو کبھی قبول نہیں کرے گی۔" کاشان کی باتیں غازان کو طیش دلا گئیں۔

"جب پتہ تھا تو پھر یہ سب کر کیوں رہے ہو کاشان؟ ہانی تو بچی ہے اسے پتہ ہی نہیں کہ اصل سیچوایشن کیا ہے۔ تم اسے اس طرح یوز مت کرو پلیز فار گاڑ سیک، مجھے تم نے صرف نکاح کرنے کا کہا تھا جو میں نے کیا مگر ان سب ڈراموں کی ہامی میں نے نہیں بھری تھی۔ اس لیے آج کے بعد مجھے اس سب میں شامل مت کرنا، چلو ہانی۔۔" غازان سرد لہجے میں بولتا ہانی کا بازو پکڑے باہر گاڑی کے پاس آیا جہاں حاطمہ موجود نہیں تھی۔

"یہ کہاں گئی اب؟" وہ کوفت سے بولا۔

"بھائی کیا بھابھی کی شادی آپ سے ہوئی ہے؟" وہ جو پہلے ہی اس صورتحال پر بیزار تھا ہانی کے سوال پر گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"ہانی یہ بات گھر جا کر ہو گی اور پلیز تم بی جمالو کا رول ادا کرتے ہوئے بیا کو کال مت کر دینا، میں مزید ٹینشن پالنا نہیں چاہتا۔ پہلے ہی ان سب میں پھنسا ہوا ہوں۔۔" غازان کے دوٹوک انداز پر ہانی کچھ کہتی رک گئی اور حاطمہ کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر وہ یہاں ہوتی تو نظر آتی۔

"اب یہ کیا نیا ڈرامہ شروع کر دیا ان محترمہ نے۔۔" غازان بڑبڑاتا ہوا ہانی کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہتا خود شاپنگ سنٹر کی پارکنگ سے باہر نکلتا ادھر ادھر دیکھتا اسے ڈھونڈنے لگا۔

"کہاں چلی گئی یہ لڑکی؟ کیا خود ہی گھر چلی گئی ہے؟ اسکا فون نمبر؟؟" آج پہلی دفعہ غازان کو پچھتاوا ہوا کہ اس نے اسکا نمبر کیوں نہیں لیا۔

تبھی چلتے ہوئے غازان کی نظر ایک وجود پر پڑی جو سیمنٹ کے بنے بینچ پر بیٹھا شاید نہیں یقیناً رو رہا تھا۔ غازان اس کے قریب آتا بے اختیار گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"آپ اتنی جذباتی کیوں ہیں؟" غازان کی افسوس بھری آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس نے جلدی سے ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کیا۔

"چلیں یا یہیں رات گزارنے کا ارادہ ہے؟" اسے وہیں جمے دیکھ کر غازان جھنجھلایا۔

"مجھے نہیں جانا اس گھر میں۔ مجھے کیا فائدہ آفندی ہاؤس سے نکلنے کا اگر یہاں بھی ان سب لوگوں نے ہی منہ اٹھا کر آنا ہے۔ آپ جائیں یہاں سے، میں آپکی زمہ داری نہیں ہوں۔۔" حاطمہ بھیگی آواز میں بولی۔

"بس ایک دفعہ اور آپ سے کہوں گا کہ چلیں ورنہ پھر یہیں بیٹھ کر رونے کا شوق پورا کریجیے گا۔ مجھے عورتوں کے نخرے اٹھانے کا اتنا شوق نہیں ہے محترمہ۔۔" وہ اپنے ازلی انداز میں واپس آیا۔ حاطمہ نے نم آنکھوں سے اس پتھر دل کو دیکھا جو پوری طرح اسکی طرف متوجہ تھا اور جب سے انکا نکاح ہوا تھا یہ پہلی بار ہوا تھا کہ غازان اس قدر توجہ سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تو نہ اٹھایئے، میں کب کہہ رہی ہوں کہ آپ۔۔۔۔"

"لگتا ہے پیار کی زبان آپکی سمجھ سے بالاتر ہے۔" غازان کہتا ہوا اسے کلائی سے پکڑ تا اپنے ساتھ لے آیا۔ وہ غازان کے اس عمل پر حیران ہوتی گاڑی تک چلی آئی۔

"چلیں بیٹھیں، باقی کی کانفرنس گھر جا کر کریں گے۔" غازان نے اس کے لیے پچھلا دروازہ کھولا اور پھر اس کے بیٹھنے پر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ ساتھ والی سیٹ پر ہانی براجمان تھی۔

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

وہ تینوں سارا راستہ خاموش رہے تھے۔ گھر آ کر حاطمہ اپنے کمرے میں چلی گئی تو وہ دونوں غازان کے کمرے میں چلے آئے۔

"تمہیں بتانے کا یہ مقصد ہے کہ تم اپنے بھائی کی دوست بھی ہو۔ اس لیے بیا کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے صفائیاں دینے سے بہت الرجی ہے۔" غازان نے ہانی کو ساری بات کلئیر کر دی تھی۔

"جی بھائی، کیا آپ بھابھی کو چھوڑ دیں گے؟" ہانی کے سوال پر غازان کے لب ایک پل کو آپس میں پیوست ہو گئے۔

"ظاہر ہے جب ان دونوں میں سب ٹھیک ہو جائے گا تو چھوڑنا تو پڑے گا۔ اینی ویز تم اب ان باتوں کو اپنے ذہن پر سوار مت کرنا اور جاؤ انجم بی سے بولو آج کچھ بھی بنا ہے تو دے دیں تمہارے چکر میں ڈنر بھی گول ہو گیا تھا۔" غازان ہلکے پھلکے انداز میں کہتا ہوا اشروم کی طرف بڑھنے لگا کہ ہانی کی آواز پر رکا۔

"ویسے بھائی! بھابھی آپ کے ساتھ زیادہ سوٹ کرتی ہیں۔۔" ہانی کہتی ہوئی یہ جاوہ جا۔

"پاگل!!" غازان اس کے الفاظ پر مسکرایا۔

دوسری طرف حاطمہ جو خاموشی کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی تھی دروازے پر ناک ہونے کے باعث دروازے کی طرف دیکھنے لگی جہاں ہانی کو دیکھ کر وہ مسکرائی۔

"آجاؤ ہانی۔" حاطمہ نے اسے جیسے اندر آنے کا حوصلہ دیا۔

"آئم سوری بھابھی!" ہانی شرمندگی سے بولی۔

"ارے سوری کیوں؟" ہانی کے الفاظ اسے حیران کر گئے۔

"مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ کاشان بھائی سے کیوں ناراض ہیں اور یہ بھی کہ آپ کی شادی غازان بھائی کے ساتھ ہوئی ہے۔" ہانی کی وضاحت پر حاطمہ کے چہرے پر خوشگوار حیرت ابھری۔ وہ اس بات پر پرسکون ہوگئی تھی کہ غازان نے کم از کم اسکی اصل شناخت تو کروائی ورنہ جب بھی ہانی اسے بھابھی کہتی یا کاشان کا حوالہ دیتی تو وہ صبر کے گھونٹ بھر کر رہ جاتی تھی۔

"کوئی بات نہیں، ویسے بھی اس بات کو لے کر میں تم سے نہیں بلکہ تمہارے غازان بھائی سے ناراض تھی۔" حاطمہ نے اسے اپنے پاس بٹھایا۔

"غازان بھائی بہت اچھے ہیں، آپ ان سے بھی ناراض مت ہوں۔" ہانی نے جیسے غازان کی سفارش کرنا چاہی حاطمہ مسکرا دی۔

"اوکے تم نے کہہ دیا ہے تو اب ان سے بھی صلح کرنی پڑے گی۔ تم نے کچھ کھایا تو نہیں ہو گا، چلو تمہیں تمہاری پسند کا کچھ بنا کر دوں۔" حاطمہ اسے لیے کچن میں آگئی۔

پھر اگلے کچھ دنوں میں غازان نے یہ بات نوٹ کی کہ حاطمہ اور ہانی ایک دوسرے کے کافی قریب آچکی تھیں جب دیکھو دونوں ایک ساتھ پائی جاتی تھیں بلکہ اگر غازان نے ہانی کو کہیں باہر جانے کی آفر کی تو ہانی کے منہ سے "بھابھی بھی ساتھ چلیں گی" کے الفاظ ہی سننے کو ملے تھے جو غازان کو کوفت میں مبتلا کر رہے تھے۔ وہ انکا یوں قریب آنا، اس رشتے کے حوالے سے دونوں میں بڑھتی نزدیکیاں غازان کو پریشان کرنے کے لیے کافی تھیں۔ وہ اس حقیقت سے منہ نہیں موڑ سکتا تھا کہ انکا ساتھ صرف کچھ دنوں کا ہے۔

"ہانی! یہ کیا تم ہر وقت بھابھی بھابھی کرتی رہتی ہو؟" ابھی بھی وہ ہانی کو یاسر نواز سے بات کرتے دیکھ کر وہیں ٹک گیا تھا مگر اسکی ہر بات میں بھابھی اور بھابھی کی تعریف سن کر غازان جھنجھلا کر بولا۔

"ہاں تو بھابھی میری بیسٹ فرینڈ ہیں۔ اتنے مزے مزے کے کھانے بنا کر دیتی ہیں۔ کیا انکی بات نہ کروں بابا سے؟" ہانی فون رکھتے ہوئے منہ پھلا کر بولی۔

"تم جانتی ہو نا کہ وہ تمہاری اصل بھابھی نہیں ہیں، اس لیے انکو آپی بولا کرو جیسے تم بیا کو بولتی ہو۔" غازان نے ایک تیز نگاہ اس پر ڈالی۔

"پر بیا آپی سے تو آپکی شادی نہیں ہوئی ہے۔ اب بھابھی سے ہوئی ہے تو میں انکو بھابھی ہی کہوں گی نا اور دوسرا بابا بھی کہتے ہیں کہ وہ میری بھابھی ہیں۔۔" ہانی کی ہٹ دھرمی غازان کو ایک آنکھ نہ بھائی۔

"تمہیں دس دن ہو گئے ہیں یہاں آئے بس اتنی چھٹیاں کافی ہیں اور اتنا ہی گھومنا مناسب ہے۔ اس لیے میں ایک دو دن تک تمہاری ٹکٹ کروانے لگا ہوں واپسی کی۔" وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولا۔

السلام علیکم !

ہمارے پلیٹ فارم سے شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنفہ / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی دوسرا ادارہ یا فردان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ مصنفہ / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کرسکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد/بلاگ/ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہم اپنی ویب سائٹ اردو ناولز حب کے لیے لکھاریوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول/ناولٹ/افسانہ/کالم/آرٹیکل/شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

urdunovelhubofficial@gmail.com

Whatsapp No. 0309-9329768

Facebook Group: Urdu Novels Hub

Facebook Page:

https://www.facebook.com/Urdu-Novels-Hub-109291934764260/

ان شاء اللہ آپکی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کردی جائے گی۔

مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

شکریہ

#We-4

انتظامیہ اردو ناولز حب

"بھائی! آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" ہانی کے روہانسے لہجے پر بھی غازان کو کوئی فرق نہ پڑا۔

"تم بہت اوٹ پٹانگ کام کرنے لگی ہو۔ ایک تو بیا کو بھی پاکستان آنے کے مشورے دے رہی ہو اور دوسرا اس "بھابھی" کو بھی چھوڑ نہیں رہیں۔ اس لیے پہلے تم تو یہاں سے نکلو، پھر اس بیا کو بھی ہینڈل کر لوں گا۔ فسادی لڑکی کا رول کب سے ادا کرنا شروع کر دیا تم نے؟" غازان کا انداز بے لچک تھا۔ ہانی منہ بناتے ہوئے اٹھ گئی۔

یہ انداز پکا ناراضگی والا تھا اور غازان کو پتہ تھا کہ یہ صرف اس لیے تھا کہ غازان اس کا جانا کینسل کر دے مگر غازان اس بار بلیک میل نہیں ہونا چاہتا تھا۔ وہ حاطمہ کو اب تک ایک گھر کے فرد سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ یہ رشتہ جلد یا بدیر ٹوٹنے والا ہی ہے۔

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

"کیا بات ہے ہانی؟ اتنا منہ کیوں سوجھا ہوا ہے؟" حاطمہ اسکی پسند کی میکرونی بنا کر لائی تو اسکے چہرے پر بجے بارہ دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔

"بھائی مجھے واپس لندن بھیج رہے ہیں۔" وہ اداسی سے بولی۔

"کیوں ؟اتنی جلدی ؟؟ابھی تو تمہاری چھٹیوں میں دس دن پڑے ہیں۔۔"حاطمہ حیرانگی سے بولی۔

"بھائی کہتے میں انکے لیے پریشانی کا باعث بن رہی ہوں۔"ہانی میکرونی کا پیالہ اپنے سامنے رکھتی اپنا دکھڑا سنانے لگی جبکہ حاطمہ اس بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش میں ہلکان ہونے لگی کہ ایسی بھی کیا پریشانی جسکی وجہ ہانی کی ذات تھی تبھی اس کے دماغ میں جیسے کچھ کلک ہوا۔

"کہیں میری وجہ سے تو؟"حاطمہ نے اپنی بات ادھوری چھوڑتے ہوئے اس کے تاثرات دیکھے جو اسکی بات کی تصدیق کر رہے تھے۔حاطمہ ایک فیصلہ کرتی جھٹکے سے اٹھی اور غازان کو تلاش کرنے لگی۔

"آپ کو مجھ سے کیا مسئلہ ہے؟"وہ اسے لاؤنج میں ہی آتا دیکھ کر رک کر بولی تھی۔

"سیدھی بات کریں آپ، کیا کہنا چاہتی ہیں؟"حاطمہ کے یوں اچانک مخاطب کرنے پر غازان کچھ حیران ہوا۔

"آپکو میں نہیں پسند مان لیا، مجھ سے بات چیت نہیں کرنی ٹھیک ہے مگر آپ کسی اور کو اس چیز کی سزا کیسے دے سکتے ہیں؟ اگر کسی کے ساتھ میں ہنس بول لیتی ہوں تو آپکو کیا مسئلہ ہے؟" حاطمہ کا اس طرح باز پرس کرنا اسے اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ ہانی کے جھکے سر کو دیکھتا جیسے ساری بات سمجھ گیا۔ اس لیے اپنے لہجے میں شامل تلخی کو چھپا نہ پایا۔

"آپکا اس سب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے مہربانی فرما کر آپ بھی میرے اور میری بہن کے معاملے سے دور ہی رہیں تو بہتر ہے۔ آپکو ہانی کی فکر کرنے کی ضرورت نہ آج ہے اور نہ کل ہو گی کیونکہ آپکا اس کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے۔ ایک کاغذ کے بنے رشتے کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھنے کی ضرورت نہ مجھے ہے اور نہ آپکو ہونی چاہیئے۔" وہ چبا چبا کر بولتا اس کی دلی کیفیت سے بالکل بے نیاز اس کے چہرے پر چھائے تکلیف دہ تاثرات سے انجان اپنے لہجے کی کڑواہٹ اس کے اندر تک اتارتا وہاں رکا نہیں تھا۔ حاطمہ دو منٹ کے لیے وہاں سے ہل نہیں سکی تھی۔ شرمندگی اور بے عزتی کے احساسات ایک ساتھ دل میں جاگے تھے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

پھر دو دن کے بعد ہانی چلی گئی تھی۔ حاطمہ جو ہانی کے آنے سے ہر فکر سے آزاد ہو گئی تھی اب پھر سے اپنے خول میں سمٹ گئی تھی جو پہلے کبھی تھوڑی بہت منہ ماری یا کوئی بات غازان سے ہوتی بھی تھی اب وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہو گئی تھی۔ حاطمہ ہر اس منظر سے غائب ہو جاتی جہاں غازان ہوتا اور یہ لا تعلقی صرف غازان کو یہ باور کروانے کے لیے تھی کہ وہ اس سے ناراض ہے مگر حاطمہ شاید کسی بھول میں تھی کہ غازان کو اس طرح اس کے یوں منظر سے ہٹنے سے فرق پڑے گا اور پھر انکی جمود کا شکار زندگی میں ہلچل عینی نے مچائی جسے دیکھ کر غازان گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"کیسے ہو غازان؟" وہ بے تکلفی سے کہتی اس کے پاس ٹک گئی۔

"گڈ۔۔۔" غازان کے منہ سے فقط ایک لفظ ہی نکلا۔

"اف بہت بے مروت ہو غازان، میرا ابھی حال پوچھ لیا کرو کبھی تم، میں آج اسپیشل تم سے ملنے آئی ہوں، کال کیوں اٹینڈ نہیں کرتے تم میری؟" اس کے پاس جیسے شکایتوں کا ایک ٹوکرا تھا۔

"تمہاری میری اتنی فرینکس کب سے ہوگئی کہ میں اب کال کر کے تمہارا حال پوچھتا پھروں؟" غازان اسے ناگواری سے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"فرینک ہونے کی کوشش تو کر رہی ہوں مگر تم ہو کہ ہاتھ ہی نہیں آتے، میں چاہتی ہوں کہ میں تمہارے ساتھ ٹائم سپینڈ کروں اور پلیز اب تم انکار نہیں کرو گے، چلو۔۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی۔ اس سے پہلے کہ غازان انکار کرتا حاطمہ سپاٹ چہرہ لیے چلی آئی۔

"عینی! تم آج پھر آ گئیں؟" حاطمہ کا لہجہ اگرچہ سادہ تھا مگر انداز مالکانہ تھا، عینی کو سخت برا لگا۔

"آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے یہ گھر آپکا ہو حاطمہ بھابھی، آپ بھی تو اسی گھر کی فرد تھیں اور بہت جلد دوبارہ بن جائیں گی۔" عینی نے بھی جی بھر کر چوٹ کی۔ حاطمہ نے غصے سے غازان کو دیکھا جو اس کی طرف ہی متوجہ تھا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں، مجھے کہیں جانا ہے اور ہاں مہمان کو یہاں سے ہی خدا حافظ بول دیں۔۔" حاطمہ ہمت کرتی نا صرف کہہ گئی بلکہ غازان کا ہاتھ پکڑتی اس کھینچ کر اس کے کمرے میں لے آئی جہاں عینی

حاطمہ کا یہ استحقاق دیکھ کر جل بھن کر رہ گئی وہیں حاطمہ بھی غازان کے یوں آسانی سے ساتھ چلے آنے پر خوشگوار تاثرات کے ساتھ اسکی طرف مڑی جو سپاٹ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ہو گیا آپکا؟ میرے خیال میں اتنا کافی ہے آج کے لیے۔ اس لیے آپ اب اپنے کمرے میں جا سکتی ہیں۔" سپاٹ لہجہ اور آنکھوں میں ناگواری جیسے اسے اس کی یہ جسارت ایک آنکھ نہ بھائی ہو۔ حاطمہ خفت کا شکار ہوتی اس کے کمرے سے نکلی مگر لاؤنج میں عینی کو نہ پا کر بے اختیار شکر کر گئی۔

"کھڑوس انسان، میں نے تو تمہیں اس آفت لڑکی سے بچایا اور تم الٹا مجھے سنانے لگے۔ حاطمہ تم بھی بہت بھولی ہو تمہیں لگتا ہے کہ یہ اتنا معصوم ہے جو عینی کو انکار کرنے کے بہانے ڈھونڈتا۔ ارے اتنا روکھا اور بے مروت انسان وہ بھی اوپر سے منہ پھٹ، اف کہاں پھنس گئی میں۔" حاطمہ وہیں لاؤنج میں بیٹھی کڑھتی رہی۔

****

"تم۔۔۔۔۔۔۔" عینی کے جانے کے دو گھنٹے بعد ہی کاشان کو اپنے گھر میں دیکھ کر غازان حیران ہوا۔ وہ اس کے یوں آنے کا گمان نہیں کر رہا تھا۔

"مجھے حاطمہ سے آج دوٹوک بات کرنی ہے، وہ تمہیں اپنا شوہر کیوں مان رہی ہے جب تم اس کے کچھ لگتے ہی نہیں ہو؟" کاشان جھنجھلا کر کہتا صوفے پر ٹک گیا۔

غازان اس کے آنے کا مقصد اور اسکی بات کے چھپے مطلب کو سمجھ چکا تھا۔ وہ عینی کی فطرت سے بخوبی آگاہ تھا کہ وہ یہاں سے جا کر سارا غصہ کاشان پر ہی نکالے گی۔

"میری طرف سے کرو۔" غازان اس معاملے سے لاپرواہ ہوتا انجم بی کو حاطمہ کو بلانے کا کہتا کچن میں چلا آیا۔ آج وہ کاشان کو بھرپور موقع دینا چاہتا تھا کیونکہ وہ بھی آئے روز کے سوالوں اور جوابوں سے تنگ آچکا تھا۔ اسے یہ پتہ تھا کہ حاطمہ کبھی بھی کاشان کے سامنے نہیں آئے گی۔ اس سے ملنے سے انکار کر دے گی مگر یہ دیکھ کر چونک گیا کہ وہ نا صرف لاؤنج میں آچکی تھی بلکہ پورے اعتماد سے کاشان کے سامنے کھڑی بھی ہو چکی تھی جو خود اسے دیکھ کر حیران ہوتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"حاطمہ تم۔۔۔۔۔"کاشان خواشگواریت سے کہتا اس کی طرف آنے لگا مگر حاطمہ نے ہاتھ اٹھا کر جیسے اسے وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔

"حاطمہ نہیں، حاطمہ بھابھی کہہ سکتے ہیں آپ یا مسز غازان کہہ لیں۔" حاطمہ کے سپاٹ لہجے پر جہاں کاشان کی بولتی بند ہوئی تھی وہیں کچن کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے غازان نے دلچسپی سے حاطمہ کو دیکھا۔ آج پہلی دفعہ وہ حاطمہ کو سر سے پاؤں تک اتنے غور سے دیکھ رہا تھا۔ لائٹ پنک سوٹ میں ملبوس وہ بہت پر اعتماد لگ رہی تھی، پہلے کی حاطمہ سے بلکل الگ!

"تم مجھے معاف نہیں کرو گی کیا؟ مانتا ہوں غلطی نہیں گناہ ہوا ہے مجھ سے مگر ایک موقع تو ملنا چاہئیے نا ازالہ کرنے کا۔ اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرنے کا، تمہیں یوں کھونے کے بعد مجھے سمجھ آئی ہے کہ تم میرے لیے کیا تھیں۔ میں کس قدر تم سے محبت کرتا ہوں حاطمہ، پلیز معاف کر دو۔۔"کاشان شرمندگی اور دکھ بھرے لہجے میں کہتا ایک قدم اس کے قریب آیا مگر حاطمہ دو قدم اس سے دور ہٹی۔

"آپکو کیا لگتا ہے کہ میں یوں آپ کے سامنے آپکی معافیاں وصول کرنے آئی ہوں تو نہیں مسٹر کاشان، میں یہاں اس روز روز کی تکرار سے جان چھڑوانے آئی ہوں۔ صرف آپکو یہ باور کروانے کہ میرا رشتہ

آپ کے ساتھ جو تھا اب وہ ماضی بن چکا ہے اور مجھے ماضی میں جینے کی اب خواہش نہیں رہی ہے۔ میں نے جس دن اپنے اوپر تھوپے گئے فیصلے کی وجہ سے آپکے بھائی کے ساتھ نکاح کیا تھا، اس دن ہی فیصلہ کیا تھا کہ اب میں کبھی بھی پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھوں گی۔ آپ نے میری انا، میری عزت نفس کو اپنے شک کے کیڑے کی وجہ سے کچلا تھا۔ بنا کوئی سوال کیے، بنا مجھ سے کوئی جواب لیے تو میں کیسے ایک ہی جگہ سے دوبارہ ڈسنے کے لیے تیار ہو جاؤں؟ تب تو میں نے چند منٹ کسی نامحرم کے ساتھ گزارے تھے تو آپ نے طلاق کا داغ میرے ماتھے پر سجا دیا، اب تو پچھلے ایک ماہ سے اپنے محرم کے ساتھ رہ رہی ہوں۔ اب آپ کو کیسے اعتبار آئے گا کہ میرا کوئی تعلق آپ کے بھائی کے ساتھ نہیں ہے؟" وہ طنز کرتی سراپا سوال بنی کھڑی تھی جہاں کاشان اس کی باتوں سے شرمندگی کی گہرائیوں میں اترتا جا رہا تھا خود کو کوس رہا تھا، لعنت ملامت کر رہا تھا۔ وہیں غازان حاطمہ کے انداز پر مسکرایا تھا۔ آج اسے پہلی دفعہ یہ لڑکی میچور لگی تھی جو اعتماد سے اپنے حق کے لیے کھڑی تھی۔ اسے دکھ میں روتی دھوتی اور خواہ مخواہ شور مچاتی لڑکیوں سے بہت الرجی تھی۔

"میں مانتا ہوں کہ میرا گناہ۔۔۔۔"

"مجھے اب اس موضوع پر مزید بحث نہیں کرنی، آپ کو بس اتنا بتانا چاہتی ہوں کہ میں اس رشتے سے خوش ہوں۔ مجھے غازان شوہر کے روپ میں قبول ہے اور میں اسکی بیوی بن کر ہی رہنا چاہتی ہوں۔ مجھے یہ حلالہ نہیں قبول۔ کسی بھی صورت، اگر پھر بھی آپکے بھائی نے آپکی باتوں میں آکر مجھے چھوڑنے کی کوشش کی تو اسی دن میں آپ سب کی زندگیوں سے بہت دور چلی جاؤں گی کیونکہ مجھے اپنا وقار، اپنی عزت نفس ہر شے سے بڑھ کر عزیز ہے۔ اس لیے مہربانی فرما کر آئندہ مجھ سے ملنے کی کوشش بھی مت کیجیے گا اور نہ اس گھر میں آنے کی۔" حاطمہ نا صرف اپنا فیصلہ سنا گئی بلکہ اپنے دل میں غازان کا مقام بھی واضح کر گئی تھی۔ وہ بڑی صاف گوئی سے کاشان پر حقیقت آشکار کرتی تیز قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ غازان جو اس کی باتوں سے دھچکے میں تھا ایک دم سے جیسے ہوش میں آیا۔ وہ اسکی جی داری پر بے یقین تھا جو اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر رہی تھی، بنا اسکی مرضی جانے جو اس تعلق سے جلد از جلد جان چھڑوانا چاہتا تھا۔

****

رات کو حاطمہ ڈنر کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر آئی تو غازان کو پہلے سے موجود پا کر ایک پل کو جھجکی پھر اس کے سامنے کرسی گھسیٹ کر ٹک گئی اور جائزہ لیتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی جو بڑی رغبت سے کھانے

میں مصروف تھا۔ اصل میں حاطمہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ آج کاشان کے ساتھ اسکی باتوں کو سن کر غازان اتنا بے تاثر کیوں تھا۔ حاطمہ جانتی تھی کہ غازان کچن کے پاس کھڑا سب سن چکا تھا مگر اسے حیرت اور فکر اس چیز کی تھی کہ غازان نے اسکی کسی بات پر کوئی رد عمل کیوں نہیں دیا۔

"اگر مجھ پر غور فکر آپ نے کر لیا ہے تو اب کھانے کی طرف دھیان دیں جو آپکی توجہ کا محتاج ہے۔۔" غازان نے بن دیکھے اس پر چوٹ کی تو وہ گڑبڑاتی ہوئی اپنی پلیٹ پر جھک گئی۔

"آپ یقیناً یہ سوچ رہی ہوں گی کہ میں نے کاشان کے ساتھ آپکی بحث پر ری ایکٹ کیوں نہیں کیا؟" غازان اسکی طرف دیکھتا ہوا کہنے لگا۔ قہ اس کے اتنے درست اندازے پر عش عش کر اٹھی۔

"آپ ناراض ہیں؟" حاطمہ نے دھیمی آواز میں کہتے ہوئے اپنی گھنی پلکیں اٹھائیں جن کو دیکھتا غازان اس ایک لمحے کی گرفت میں آیا تھا۔

"کیوں؟؟" غازان نے اس دفعہ دیکھنے سے پرہیز کیا۔

"میں اس رشتے میں رہنا چاہتی ہوں۔" حاطمہ نے اس کے سامنے کہنے کی جرات کر ہی لی۔ وہ اس کی بات پر نہ چونکا تھا، نہ ہی حیران ہوا۔

"مگر میں آپکو اس رشتے میں رکھنا نہیں چاہتا کیونکہ میں نے یہ نکاح کیا ہی اسی شرط پر تھا۔" غازان کا دو ٹوک لہجہ حاطمہ کا دل چیر گیا۔

"مگر میں نے اسی شرط پر نکاح کیا تھا کہ مجھے آپ سے طلاق نہیں لینی۔" وہ بھی بغیر ہچکچائے بولی جس پر غازان نے ایک تیز نگاہ اس پر ڈالی۔

"آپ نے میرے ساتھ تو یہ کمٹمنٹ نہیں کی تھی کہ آپ مجھ سے نکاح ساری عمر کے لیے کر رہی ہیں۔ یہ آپکی اپنی سوچ تھی، اس لیے آپکی سوچ کے مطابق چلنے کی مجھے کوئی مجبوری نہیں ہے۔" غازان تسلی سے بولا۔

"ہاں ٹھیک ہے مگر۔۔۔"

"بس! میں نے یہ نکاح حلالہ کے طور پر قبول کیا تھا۔" غازان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

"اگر حلالہ کے لیے بھی کیا تھا تو آپکو حلالہ کی شرائط بھی پتہ ہوں گی؟" حاطمہ کے چیخ کر کہنے پر غازان نے گہری نگاہوں سے دیکھا جو بات کر کے اب خفیف سی ہو کر نظریں جھکا گئی۔

"مجھے پتہ ہے مگر آپ بتائیں کہ آپ کیا جانتی ہیں؟" وہ اسے مزید بولنے پر اکسانے لگا۔

"جانتی جو بھی ہوں اسکو رہنے دیں مگر میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ مجھے طلاق مت دیں، بے شک اپنے ساتھ مت رکھیں میری زمہ داری مت لیں مگر۔۔۔" وہ پریشانی سے بولی۔

"آپ نے کاشان سے بھی کہا یہ سب اور اب مجھے بھی کہہ رہی ہیں تو اسکا جواب سن لیں کہ میں آل ریڈی انگیجڈ ہوں اور جس کے ساتھ ہوں اس میں انٹرسٹڈ بھی ہوں۔ میں اپنی لائف کو پہلے ہی بہت ڈسٹرب کر چکا ہوں، اب مزید نہیں کرنا چاہتا۔۔" وہ اسکی سماعتوں پر بم پھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔

حاطمہ کا دل کھانے سے ایک دم اچاٹ ہوا۔ وہ بھی اٹھتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی آئی۔ بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

"بیا۔۔۔" وہ یہ نام بہت دفعہ سن چکی تھی۔ غازان سے بھی اور ہانی سے بھی اور وہ جانتی تھی کہ اب اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔

"میں یہاں سے کہیں دور چلی جاؤں گی مگر دوبارہ کاشان سے شادی نہیں کرونگی کیونکہ اب عزت نفس کے ساتھ ساتھ دل کا بھی معاملہ ہے۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنی نم آنکھیں بند کر گئی۔

****

ادھر سے ادھر چکر لگاتی وہ مسلسل کسی سوچ میں گم تھی آخر کار تھک ہار کر صوفے پر ٹک گئی۔

"کیا سوہا کے کہے پر عمل کروں؟" حاطمہ سوہا کی باتوں کو ذہن میں لاتی نئے سرے سے کسی کشمکش میں مبتلا ہو چکی تھی۔

"آج رات کیا بنانا ہے چھوٹی بی بی؟" انجم بی نے اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی۔

"آپ سبزی والے چاول بنالیں، ساتھ کچھ بھی میٹھے میں، غازان کو میٹھا پسند ہے۔" حاطمہ کے کہنے پر انجم بی سر ہلا کر چلی گئیں جبکہ وہ ایک دفعہ پھر اپنی سوچوں میں الجھنے لگی۔

"اف سوہا کس مشکل میں ڈال دیا ہے؟ میں اپنے منہ سے کیسے کہہ سکتی ہوں کہ مجھے آپکے ساتھ کمرہ شئیر کرنا ہے اور پھر غازان کے ساتھ تصویریں بنانا، دوسرا کاشان کو سینڈ کرنا۔ اف بہت مشکل کام ہے سوہا۔۔" وہ سوہا کو دل ہی دل میں مخاطب کرنے لگی۔

اسے کل رات سوہا نے مشورہ دیا تھا کہ وہ کسی طرح غازان کے ساتھ کمرہ شئیر کرلے پھر جب غازان سویا ہو گا اس کے ساتھ لیٹ کر کچھ تصویریں بنالینا جو سوہا کاشان کے نمبر پر کسی بہانے سے سینڈ کر دے گی کیونکہ کاشان جب خود سب کے سامنے اس بات سے انکار کر دے گا کہ اب وہ حاطمہ کے ساتھ شادی نہیں کرے گا جو اس کے بھائی کے ساتھ ریلیشن بنا چکی ہے تو غازان بھی اس رشتے کو برقرار رکھنے پر مجبور

ہو جائے گا۔ ابھی تو اسے یہ تھا کہ اس نے کاشان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ حاطمہ کو بغیر چھوئے اسے واپس کرے گا۔ یہ پلان اسے اچھا تو لگا تھا مگر حاطمہ کو یہ سب کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔

غازان ہاتھ میں شاپنگ بیگز لیے گھر میں داخل ہوا تو اسے سوچوں میں اس قدر ڈوبا دیکھ کر حیران ہوا۔ وہ اس کی آمد سے بھی بے خبر تھی۔

"کہاں گم ہیں آپ؟" وہ بے اختیار پوچھ بیٹھا۔
"آپ کب آئے؟" وہ اسے اپنے سامنے پا کر گڑبڑاتی ہوئی اٹھی۔

"ابھی ابھی جب آپ کسی مراقبے میں گم تھیں۔۔" وہ شاپنگ بیگز صوفے پر رکھتا اسکی طرف گھوما۔ وہ اس کے قریب سے گزر کر جانے لگی تھی مگر یکدم غازان کا اس کی طرف پلٹنا اور پیچھے پڑے ٹیبل سے بچنے کی کوشش اسے ڈگمگانے پر مجبور گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ گرتی غازان اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

"دھیان کدھر ہے آپکا؟" اسے اپنے دونوں بازوؤں کا سہارا دیتا وہ بولا مگر جب نظر اس کے اتنے قریب موجود چہرے پر پڑی تو جیسے وقت تھم گیا۔ اس کے دل کی دھڑکنیں ایک نیا ساز بجانے لگیں۔ غازان کی

نگاہیں اس کی آنکھوں سے اس کے ہونٹوں تک پھسلنے لگیں جبکہ دوسری طرف حاطمہ بھی اسکی اس قدر نزدیکی پر دم سادھے کھڑی تھی۔ اسکی دھڑکنوں کی آواز غازان بخوبی سن سکتا تھا۔

"بی بی جی۔۔۔" تبھی انجم بی کی آمد غازان کو ہوش میں لے آئی۔ وہ آرام سے اسے چھوڑتا پیچھے ہٹا۔ بالوں میں ہاتھ چلاتا جیسے وہ تھوڑی دیر پہلے جاگے احساس کو سلانے کی کوشش کرنے لگا۔

"انجم بی! یہ سامان میرے کمرے میں رکھ دیں۔" غازان انجم بی سے کہتا بنا حاطمہ کی طرف دیکھے باہر نکل گیا جبکہ حاطمہ اس کیے نظر انداز کرنے پر کڑھ کر رہ گئی۔

"اف! پیار کا پہلا احساس۔۔۔" تھوڑی دیر پہلے کی سیچوایشن یاد کر کے وہ ہنس دی۔ ایک خوش کن احساس اس کے پورے تن من کو مہکا گیا تھا۔

****

اس دن کے بعد حاطمہ نے محسوس کیا جیسے غازان کے رویے میں تھوڑی سی نرمی آگئی تھی۔اب ناشتے اور ڈنر کے ٹیبل پر وہ کوئی نہ کوئی بات کر لیتا تھا چاہے اس میں طنز ہی کیوں نہ ہو۔

"آپ انجم بی کے نام پر کب تک بریانی بناتی رہیں گی؟"بریانی کا پہلا چمچ منہ میں ڈالتا وہ اس کی طرف دیکھتا بولا۔

"کیا؟ کیا مطلب؟؟"وہ اسکی بات پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی۔

"آپکو لگتا ہے کہ میں اتنا معصوم ہوں جسے اتنی آسانی سے بیوقوف بنالیں گی آپ؟"وہ دھیما سا مسکرایا۔

"آپ نے خود ہی کہا تھا کہ میں آپ کے لیے کھانا مت بنایا کروں۔اب میرا دل کرتا ہے کھانا بنانے کو تو میں کیا کروں؟"حاطمہ بغیر جھجھکتے حقیقت بتا گئی۔

"آپ کوئی ڈھابہ کیوں نہیں کھول لیتیں؟"غازان نے مفید مشورہ دیا جو حاطمہ کو طنز ہی لگا۔

"مجھے سب کے لیے کھانا بنانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔" حاطمہ کو اسکا مشورہ ایک آنکھ نہ بھایا۔

"کیا میرے لیے کھانا بنانے کا شوق ہے؟" غازان کی آنکھوں میں انوکھی چمک تھی جس سے حاطمہ نظریں چرا گئی۔

"آپ میرے شوہر ہیں اس لیے۔۔" حاطمہ بھی اپنے رشتے کا حوالہ دے گئی جس پر غازان نے لب بھینچ لیے۔ اس کے تاثرات میں ایک دم سختی در آئی تھی، وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر شوہر مان کر یہ سب کر رہی ہیں تو کل سے مت کیجئے گا کیونکہ میں آپکو کبھی بھی بیوی کا درجہ نہیں دے سکوں گا۔" سرد لہجے میں بولتا وہ وہاں سے نکل گیا۔ حاطمہ بے بسی سے لب کاٹنے لگی۔ وہ جتنا اس رشتے کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی غازان اتنا ہی اس رشتے کو ختم کرنے پر تلا ہوا تھا۔

****

"مجھے کچھ چیزیں لینی ہیں، آپ مجھے شاپنگ پر لے جائیں گے ؟" حاطمہ ہلکا پھلکا تیار ہوتی غازان کے پاس آئی۔ وہ جو موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا، اس کے یوں اچانک بولنے پر جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں بیا میں تھوڑی دیر بعد کال کرتا ہوں یا شی ازمائے کزن۔ نہیں بابا اتنا فری میں کسی سے نہیں ہوتا تم جانتی ہو مجھے۔ اوکے اوکے، باقی تفصیل بعد میں۔" غازان جلدی سے بات ختم کرتا غصے سے اسکی طرف مڑا جو بلکل ریلکیس کھڑی تھی۔

"آپکو اتنی سینس نہیں ہے کہ اگلا بندہ جب کال پر بات کر رہا ہو تو کیسے مخاطب ہوتے ہیں؟" غازان شدید غصے کے عالم میں بولا۔

"مجھے پتہ ہے مگر مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ آپکی بیا کی کال ہے۔" حاطمہ دوبدو بولتی اسے حیران کر گئی۔ وہ آجکل اس کے تیوروں پر یوں ہی حیران ہوتا تھا۔ حاطمہ کے انداز اور لب ولہجہ بہت بدلا بدلہ تھا۔

"کیا کام ہے آپکو؟" غازان نے اس بحث سے جان چھڑوائی۔

"شاپنگ پر جانا ہے کیا لے چلیں گے؟" حاطمہ کے استفسار پر غازان ایک پل کو تذبذب کا شکار ہوا پھر کچھ سوچ کر ہامی بھر گیا۔

"چلیں۔۔" اسکے یوں آسانی سے مان جانے پر حاطمہ خوشی سے نہال ہو گئی اور پھر اس کے ساتھ قدم بڑھاتے اس نے سوہا کو بھی میسج کر دیا جس نے اپنا پلان کامیاب ہوتا دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجا دیں۔

غازان اسے ایک قریبی شاپنگ مال میں لے آیا۔

"آپ باہر نہیں آئیں گے؟؟" گاڑی سے نکل کر وہ غازان کی طرف پلٹی جو گاڑی میں ہی بیٹھا تھا۔

"نہیں کیونکہ مجھے کوئی کام نہیں یہاں۔۔۔" وہ روکھے لہجے میں بولا۔

"میں اکیلی کیسے جا سکتی ہوں اندر؟ پہلے اس دن ہانی کے ساتھ آئی تھی اور اس سے پہلے سوہا کے ساتھ، مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے۔۔۔" حاطمہ نے اسے ساتھ لے جانے کی پوری کوشش کی تھی اور وہ کامیاب بھی ہو گئی تھی۔

وہ گاڑی کو لاک کرتا اس کے ساتھ مال میں چلا آیا۔ نجانے کیوں آج غازان بھی اپنی طبعیت کے برعکس کام کر رہا تھا۔

"کونسا کلر بیسٹ ہے ؟" ایک نفیس سا سوٹ اپنے ساتھ لگاتی وہ غازان سے پوچھنے لگی جو اس کے ساتھ لگے سوٹ کو دیکھتا اس کے چہرے پر کھلتے رنگوں کو دیکھنے لگا جو اسکی توجہ پر جیسے کھل سے گئے تھے۔

"مجھے کیا پتہ جو آپکو اچھا لگے۔۔" غازان جا کر ایک طرف پڑے کاؤچ پر ٹک کر موبائل پر مصروف ہو گیا۔ حاطمہ اسکی اجنبیت پر بھنا گئی پھر خود ہی دو سوٹ لیے اور کاؤنٹر پر چلی آئی جہاں غازان پہلے ہی موجود تھا۔

"یہ بل کر دیں۔۔۔" حاطمہ کہتی ہوئی پرس سے پیسے نکالنے لگی مگر غازان کو پیمنٹ کرتے دیکھ کر حیرانگی سے اسکی طرف مڑی۔

"اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اب ساتھ لائی ہو تو اتنا تو فرض بنتا ہے، آخر کو ہمارے گھر کا فرد ہو۔۔"غازان کے روکھے لہجے پر حاطمہ دل مسوس کر رہ گئی جو ذراسی خوشی بھی اسکی جھولی میں ڈالنے سے گریز کرتا تھا۔

پھر حاطمہ نے جتنی بھی شاپنگ کی، ادائیگی ساری غازان نے کی، آخر میں جب وہ تھک گئی تو کچھ کھانے کے خیال سے ایک طرف بنے ریسٹورنٹ میں غازان کو کھینچ لائی جو نا چاہتے ہوئے بھی آگیا۔

"کیا کھانا ہے آپ نے؟" حاطمہ نے مینیو دیکھتے ہوئے غازان سے پوچھا۔

"آپ اپنا آڈر کریں مجھے بھی بولنا آتا ہے۔۔"غازان نے اسکی توجہ ویٹر کی طرف کروائی۔اپنی اپنی پسند کا آڈر دے کر غازان تو اپنے موبائل کے ساتھ مصروف ہو گیا مگر حاطمہ پورے ہال میں نظریں دوڑانے لگی جیسے کسی کو ڈھونڈ رہی ہو۔غازان نے موبائل سے نظریں اٹھا کر اس کی طرف نگاہ کی جو ادھر ادھر دیکھتی غازان کو شک میں مبتلا کر گئی۔

"کسے ڈھونڈ رہی ہیں؟" غازان کے پوچھنے پر وہ گڑبڑاتی سر نفی میں ہلانے لگی پھر کھانا کھاتے ہوئے بھی غازان نے نوٹ کیا وہ ادھر ادھر دیکھتی جیسے کسی کی تلاش میں تھی۔ اس سے پہلے کہ غازان کچھ کہتا حاطمہ کرسی اس کے قریب کرتی اسکا جھوٹا پانی پینے لگی۔

"آپکو اچھا لگا یہاں کا کھانا کہ نہیں؟" وہ مسکرا کر پوچھتی غازان کو عجیب کیفیت سے دوچار کر گئی۔

"کیوں آپ نے کیا انکو کوکنگ ٹپس دینی ہیں؟" اس کی چھٹی حس نے جیسے کوئی اشارہ دیا تھا۔

"آپ بھی نا، مذاق بہت کرتے ہیں۔" وہ ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ گئی جہاں غازان حیران ہوا وہیں کاشان بھی دور سے یہ سب دیکھتا جل کر خاک ہوا۔

"آپ نے آج میرا دن بہت اچھا بنا دیا ہے۔۔" وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر ہی رکھے ہوئے تھی، اس سے پہلے کہ غازان اپنا ہاتھ کھینچ لیتا کاشان کو اپنی ٹیبل پر آتا دیکھ کر وہ جیسے بہت کچھ سمجھ گیا۔ اس کو جیسے پورا پلان سمجھ میں آ گیا تھا۔

"غازان! میرے خیال میں تم حاطمہ کے ساتھ فری نہیں تھے کیونکہ یہ تمہاری ہونے والی بھابھی تھی۔" کاشان ایک تلخ نگاہ غازان پر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔ غازان

"آپ نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے؟" بگڑے تیور لیے معصوم سی شکل بنائے حاطمہ کی طرف مڑا۔

"جی اپنی پوری رضامندی سے کیونکہ آپ میرے شوہر ہیں۔ میں اس سے زیادہ بھی کرنے کا حق رکھتی ہوں۔" وہ بنا ڈرے بولی۔

"کونسا حق؟ کیسا حق؟ میں نے آپکو ایسا کوئی حق نہیں دیا کہ آپ اس طرح کریں۔ آپ میری بیوی نہ ہیں اور نہ کبھی میں اس رشتے کو آگے لے کر چلوں گا کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لینا چاہیئے تاکہ میں ان ڈراموں سے نکل کر پر سکون زندگی گزار سکوں۔" غازان غصے سے کہتا بل کے پیسے ٹیبل پر رکھتا وہاں سے چلا گیا جبکہ حاطمہ اسکی بات پر پریشان ہوتی جھنجھلا کر رہ گئی۔ وہ جہاں اپنے پلان کی کامیابی پر خوش تھی وہیں غازان کے رویے نے اس کی ساری خوشی ملیامیٹ کر دی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

غازان حاطمہ کے بارے سوچتا لاؤنج کی طرف بڑھا۔ وہ اس چیز پر پریشان ہو رہا تھا کہ حاطمہ کیوں ایسی سیچو ایشنز کری ایٹ کر رہی ہے جس سے کاشان غازان کے بارے ان سکیور ہو تا جا رہا تھا حالانکہ غازان تو حاطمہ کی طرف آنکھ بھر کر دیکھنے سے بھی گریز کرتا تھا۔ وہ حاطمہ کے احساسات کو سمجھتا، اس گھر میں دو ماہ رہنے کے لیے مان تو گیا تھا مگر وہ آج تک حاطمہ کے ایک کمرے میں رہنے کی بات پر متفق نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ اس رشتے کی کسی الجھن میں پڑ کر مزید اپنی ذات کو الجھنوں کا نشانہ نہیں بنانا چاہتا تھا۔

"آپ یہاں کیا لینے آئے ہیں کاشان صاحب؟" لاؤنج کا دروازہ کھول کر ابھی وہ ایک پاؤں ہی اندر رکھ پایا تھا کہ اسے حاطمہ کی غصیلی آواز سنائی دی۔ غازان نے کچن کے پاس کھڑی حاطمہ اور اس کے سامنے کھڑے کاشان کو دیکھا تو نجانے کیوں پہلی دفعہ اسکی طبیعت کو یہ ناگوار گزرا تھا۔

"پلیز حاطمہ ایسے مت کرو، مجھے اتنی بڑی سزا مت دو۔" کاشان کی منت بھری آواز ابھری تھی۔

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ مجھ سے بات تو کیا اپنی شکل بھی مت دکھایئے گا مگر آپ ہیں کہ پھر بھی کبھی کال تو کبھی اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں میرے گھر آجاتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے آپکے گھر میں رہنے کے بجائے یہاں اپنے شوہر کے گھر میں رہنے کو ترجیح دی تھی۔" حاطمہ کا سخت لہجہ گونجا۔

"نہیں ہے وہ تمہارا شوہر اور نہ تم اسکی بیوی۔ یہ شادی صرف ہمارے رشتے کی۔۔۔" کاشان چیخ کر بولا مگر حاطمہ نے اسکی بات پوری ہونے نہیں دی تھی۔

"اس بھول میں آپ کب تک رہیں گے کاشان صاحب، میں غازان کی بیوی ہوں اسکا ثبوت یہی ہے کہ میں اس وقت اس کے گھر میں، اسکے ساتھ اس کے کمرے میں رہ رہی ہوں۔ وہ میرا شوہر ہونے کے سارے حق بھی جتا چکا ہے۔ اب میں پہلے والی حاطمہ نہیں رہی بلکہ ایک سہاگن ہوں۔ اس سے زیادہ آپ کو اور کیا سمجھاؤں میں؟" وہ آخر میں کٹیلی نظروں سے اسے دیکھتی اپنے کمرے کی بجائے غازان کے کمرے میں داخل ہو گئی تھی تاکہ کاشان واقعی میں جان لے کہ دونوں ایک دوسرے کے قریب آچکے تھے۔

"اوہ محترمہ کیا چال چل گئی ہیں۔" کاشان کے فق چہرے کو دیکھتا غازان بڑبڑایا۔ وہ خود اسکی مبالغہ آرائی پر ششدر تھا کہ اس نے کب کیسے اس پر کوئی حق جتایا تھا۔

"اف غازان! بھگتو اب اسکے جھوٹ کو، اتنی چالاک لڑکی اور میں اسے معصوم سمجھتا رہا۔" غازان کاشان کی توجہ اپنی طرف مبذول ہوتے دیکھ کر سر کجھا کر رہ گیا پھر اپنے ازلی اعتماد سے چلتا کاشان کی طرف آیا جو شاکی اور پتھرائی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کاشان، تم کب آئے؟" غازان نے یوں مخاطب کیا جیسے اس نے اسکا پھیکا رنگ دیکھا ہی نہ ہو جبکہ غازان کی آواز سنتی حاطمہ اسکے کمرے کے دروازے سے لگی سر پیٹ کر رہ گئی۔

"اب کیا ہو گا اگر میری فضول گوئی کاشان نے غازان کو بتادی تو وہ کیا سوچے گا کہ میں اس کے ساتھ رہنے کے لیے کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہوں، پر میں کیا کروں میں اس حلالہ کو نہیں مانتی، مجھے کاشان جیسے شکی مرد کے پاس مر کے بھی نہیں جانا، چاہے مجھے اپنی پریگنینسی کی جھوٹی خبر ہی کیوں نہ پھیلانی پڑے۔۔۔" وہ سوچ چکی تھی اور اب اسے سوہا کے مشوروں پر عمل کرنا تھا ورنہ غازان سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ کل ہی رشتہ ختم کر دے۔

>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>

کاشان کو پھر کس طرح غازان نے ہینڈل کیا یہ صرف غازان جانتا تھا۔ اپنی عادت کے برعکس تسلیاں اور صفائیاں دے کر وہ اسے نارمل کرتا گھر بھیج کر جونہی اپنے کمرے میں آیا حاطمہ کو بیڈ پر براجمان دیکھ کر صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

"یہ کیا بکواس کر کے آئی ہیں آپ کاشان سے؟ ان باتوں کے مطلب سمجھتی ہیں آپ جب میں نے کہہ دیا تھا کہ مجھے اس رشتے کو برقرار نہیں رکھنا تو آپ کیوں اس طرح کی گھٹیا چالیں چل رہی ہیں؟ ایک تو کل رات آپ نے پراپر پلان کر کے وہاں کاشان کو بلوایا اور اب یہ ساری باتیں، مانا کہ آپ کو کاشان پر غصہ ہے، اس سے دوبارہ شادی نہیں کرنا چاہتی ہیں مگر کم از کم اس سب کے لیے میری ذات کو نشانہ مت بنائیں۔۔" غازان غصے کے عالم میں بولا۔

"میں آپکی ذات کو نشانہ نہیں بنا رہی ہوں، بس اتنا کہہ رہی ہوں کہ مجھے آپ سے طلاق نہیں چاہیئے۔۔" حاطمہ فیصلہ کر چکی تھی اس لیے بنا ڈرے یا جھجکے اپنا مدعا بیان کر گئی مگر حسب معمول غازان کی تیوری چڑھ گئی۔

"میں کس زبان میں بات کروں تو آپ کو سمجھ آئے کہ محترمہ مجھے آپ کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا۔ میں صرف اپنی ماں کی وجہ سے مجبور ہوا تھا ورنہ میں کبھی بھی آپ سے نکاح نہ کرتا اور ویسے بھی نکاح جن شرائط پر ہوا تھا اس سب سے آپ اچھی طرح واقف تھیں۔ میں بہت جلد لندن واپس جانے لگا ہوں سو آپ اپنا ذہن بنالیں۔۔" غازان سخت انداز میں کہتا جانے لگا مگر حاطمہ نے آگے بڑھ کر اسکا بازو پکڑ لیا۔

"آپ بے شک چلے جائیں اور جا کر اپنی اس بیا سے شادی بھی کرلیں۔ کبھی واپس بھی مت آیئے گا مگر پھر بھی مجھے آپکے نکاح میں ہی رہنا ہے۔ مجھے بار بار اپنی زندگی میں ایک نئے مرد کو جگہ نہیں دینی ہے اور ویسے بھی آپکو نا صرف زندگی میں بلکہ دل میں بھی جگہ دی چکی ہوں۔ اب اس کے علاوہ میرے دل میں کسی رشتے کے لیے جگہ نہیں ہے۔" وہ اپنے ہاتھ کی گرفت اسکے بازو پر مظبوط کرتی اپنے دل میں چھپے جذبات واضح کر گئی۔

وہ ششدر سا اسے دیکھ رہا تھا شاید وہ اس اظہار کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ اتنے دنوں سے حاطمہ کہہ رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے، اس نکاح میں رہنا چاہتی ہے۔ غازان کو لگا وہ یہ سب کاشان سے بدلہ لینے کے لیے کر رہی ہے مگر اب اس کے منہ سے نکلتے الفاظ اسے حیران کر گئے تھے۔

"آپ یہ سب کیوں کر رہی ہیں؟" غازان اپنے بازو پر دھرا اسکا ہاتھ ہٹا کر بولا۔

"بتایا تو ہے کہ مجھے باقی کی زندگی آپ کے نام پر گزارنی ہے، چاہے آپ میرے پاس رہیں یا کسی اور کے۔" حاطمہ پختہ لہجے میں کہتی کمرے سے نکل گئی جبکہ غازان وہیں کھڑا اس کے الفاظ پر غور کرنے لگا۔

****

غازان اب بہت سنجیدگی سے اس معاملے پر غور کرنے لگا تھا۔ وہ اس چیز پر متفق ہو چکا تھا کہ جتنا جلدی ہو سکے اس معاملے کو نبٹا دیا جائے ورنہ حاطمہ کے انداز و اطوار چیخ چیخ کر اعلان کر رہے تھے کہ وہ کبھی بھی غازان سے رشتہ ختم نہیں کرے گی اور نہ ہی کاشان کو دوبارہ اپنی زندگی میں کوئی جگہ دے گی غازان اس سارے مسئلے کو اور پیچیدہ نہیں بنانا چاہتا تھا اگر حاطمہ نے سب کے سامنے غازان کے ساتھ رہنے کا اعلان کر دیا تو وہ خواہ مخواہ ہی سب کی نظروں میں برا ٹھہرایا جائے گا کہ غازان نے اپنے بھائی سے وعدہ کر کے حلالہ کیا مگر اب اسکی خود کی نیت خراب ہو گئی ہے اور یہ سچ تھا کہ غازان غیر محسوس طریقے سے حاطمہ کی طرف متوجہ ہو رہا تھا مگر وہ اس بات کو مسلسل ماننے سے انکاری تھا۔

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

"غازان!" وہ لاؤنج میں صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے حاطمہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ ایک مانوس آواز پر جھٹکے سے اٹھا اور اپنے سامنے بیا کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

"بیا، تم!!" وہ مسکراتی ہوئی بیا کو حیران اور بے یقین نگاہوں سے دیکھنے لگا جو اس کے گھر تک چلی آئی تھی بغیر اطلاع اور رابطے کے!

"ہاں میں، کیسا لگا سرپرائز؟" وہ اپنا ہینڈ کیری صوفے کے ساتھ رکھتی مسکراتی ہوئی اس کے قریب آرہی تھی جسکے چہرے کے رنگ اسے دیکھ کر اڑ چکے تھے۔

****

"تم یہاں کیسے، کس نے بتایا ایڈریس، کیا بابا نے ؟؟؟" غازان حیرت زدہ ایک ہی سانس میں کئی سوال کر گیا جواباً وہ کھکھلا کر ہنس دی۔

"بڑے پر اعتماد بنتے ہو تم، دیکھو تو میرے سرپرائز نے کیسے تمہیں سرپرائزڈ کر دیا، مل تو لو پہلے غازان۔" وہ چہکتی ہوئی اس کے بازو کے ساتھ لگ گئی تبھی لاؤنج میں داخل ہوتی حاطمہ ساکت ہو گئی تھی۔

"مگر تم یہاں تک آئیں کیسے، یہ بتاؤ؟" پیچھے ہوتا وہ جاننا چاہ رہا تھا کہ اس سب کے پیچھے بابا تھے یا ہانی۔

"توبہ ہے تم سے، دو پل آرام سے بیٹھنے تو دو۔ ارے نہ انکل کو پتہ ہے اور نہ ہانی کو۔ اصل میں مجھے اپنے ننھیال والوں سے ملنے پاکستان آنا تھا۔ اس لیے میں نے تمہیں سرپرائز دینے کا پلان بنا لیا اور ایڈریس تو میں نے کچھ دن پہلے باتوں باتوں میں بابا سے لیا تھا کیونکہ وہ تمہارے اس گھر بہت دفعہ آ چکے ہیں پھر ائیر پورٹ سے کیب لی اور سیدھا یہاں آ گئی۔" وہ تفصیل سے بتاتی آخر میں وہ مسکراتی ہوئی صوفے پر ٹک گئی جبکہ غازان فقط خاموشی سے سر ہلا گیا۔

"یہ۔۔۔ارے یہ تو تمہاری حاطمہ بھابھی ہیں نا، کاشان بھائی کی بیوی؟" بیا کی نظریں حاطمہ کی طرف اٹھیں جہاں حاطمہ اسے اپنی طرف متوجہ پا کر کنفیوزن کا شکار ہوئی وہیں غازان اس صورتحال سے کوفت میں مبتلا ہوا۔

"کیسی ہیں آپ؟ آپ مجھے نہیں جانتیں مگر میں آپکو جانتی ہوں، میں بیا ہوں غازان کی فیانسی۔۔" بیا نے بڑے پیار سے حاطمہ سے گلے ملتے ہوئے اس کے سر پر بم پھوڑا۔ اس نے پتھرائی نظروں سے غازان کو دیکھا جو بیزار شکل بنائے کھڑا تھا۔ وہ اسکی کچھ بولتی نگاہوں سے نظریں چرا گیا۔

"آپ بہت کیوٹ ہیں حاطمہ بھابھی۔۔" بیا اس سے الگ ہوتی مسکرا کر بولی جس کے جواب میں حاطمہ فقط پھیکے سے انداز میں ہونٹ پھیلا گئی۔

"کاشان بھائی کہاں ہیں بھابھی؟" بیا کا سوال جہاں حاطمہ کو ناگوار گزرا وہاں غازان کا صبر بھی جواب دے گیا۔

"اب باتیں بگھارنے سے اگر فرصت مل جائے تو انجم بی سے سامان اوپر کمرے میں شفٹ کروالینا اور ڈنر پر کیا کھانا پسند کروگی، یہ بھی انجم بی کو بتادینا۔ رات کو ملاقات ہوتی ہے۔۔" غازان جیب سے موبائل نکال کر یاسر نواز کا نمبر ڈائل کرتا باہر کی جانب چل دیا اور حاطمہ فقط گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔۔

****

"کول ڈاؤن غازان! اس میں اتنا ہائپر ہونے کی کیا ضرورت ہے؟" یاسر نواز اس کے تیز تیز بولنے پر ٹوکے بنا نہ رہ سکے جو اپنی فرسٹریشن ان پر نکال رہا تھا۔

"بابا! آپ میری سیچوایشن کو سمجھ نہیں رہے ہیں، مجھے بیا کا یہاں ایک دن رہنا بھی گوارا نہیں ہے، جس رشتے کی میرے نزدیک حیثیت ہی کوئی نہیں ہے اس کے بارے میں، میں بیا کو کیسے وضاحتیں دے سکتا ہوں۔ مجھے اس رشتہ کی کسی کو بھی صفائی نہیں دینی ہے کہ میرا حاطمہ کے ساتھ کوئی لگاؤ، کوئی تعلق نہیں ہے۔۔" غازان بیا کو یہاں دیکھ کر جھنجھلاہٹ میں مبتلا ہو گیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بیا کو کسی طرح بھی اس کے اور حاطمہ کے نکاح کی خبر ہو۔

"آج ہی تو وہ آئی ہے، اب اتنی جلدی میں قیوم (بیا کے والد) کو کیسے کہوں کہ بیا کو واپس بلا لو یا اس کے ننھیال بھیج دو۔ کچھ دن صبر سے برداشت کر لو غازان ویسے بھی بیا تمہاری زیادہ سنتی ہے۔ تم اسے کسی بھی بہانے سے بھیج دینا مگر تین چار دن اس کی مہمان نوازی کرو۔ پہلی دفعہ وہ گھر آئی ہے اس کے ساتھ اچھا وقت گزارو۔ آخر کو ہونے والی بیوی ہے تمہاری۔۔" یاسر نواز کے سمجھانے پر وہ فقط لب بھینچ کر رہ گیا۔

"دوسری بات اسے کون بتائے گا کہ حاطمہ کاشان کی نہیں اب تمہاری بیوی ہے؟" یاسر نواز کا "تمہاری بیوی" کہنا غازان کے دل کو لگا تھا جس پر وہ سر جھٹکتا ان سے دو چار باتیں ادھر ادھر کی کرتا کال بند کر گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کاشان یا آفندی ولا میں سے کوئی بھی بیا کو نہیں بتائے گا مگر اسے خطرہ حاطمہ سے تھا کیونکہ آجکل حاطمہ کے انداز اسے کھٹک رہے تھے۔ وہ کسی بڑے پلان کو سوچ کر بیٹھی تھی۔

وہ ڈنر کے ٹائم گھر آیا جہاں انجم ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی جبکہ بیا شاید اسے ہی کال کرنے میں مصروف تھی جس نے موبائل سائٹ پر لگایا ہوا تھا۔

"کہاں تھے تم غازان؟ میں تم سے تقریباً دو ماہ بعد ملاقات کر رہی ہوں اور تم ہو کہ مجھے ٹائم دینے کے بجائے باہر گھوم پھر رہے ہو۔۔" بیا شکوہ کرتی نگاہوں سے اسے لتاڑنے لگی جسکی نظریں کسی اور کی تلاش میں بھٹک رہی تھیں۔

"مجھے کچھ کام تھا، تم مجھے بغیر بتائے کیفے سے آف لے کر آئی ہو، جینیفر اور پیٹی بھی لا علم ہیں، ابھی انکی کال آئی تھی کہ بیا میم کل بھی اور آج بھی کیفے سے مِسنگ ہیں۔" کرسی سنبھالتا وہ اس سے پوچھ گچھ کرنے لگا۔ اصل میں وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ کتنے دن کے لیے اور کب تک یہاں رہنا چاہتی تھی تا کہ غازان کو اسے جلد یہاں سے بھجوانے کے متعلق کچھ پلان بنانا پڑے۔

"انکو اس لیے نہیں بتایا کہ وہ تمہیں فوراً کال کر کے بتا دیتے تو میرا سپرائز تو خراب ہو جاتا نا۔" بیا مسکراتے ہوئے اپنی پلیٹ میں سالن نکالنے لگی۔

"کب تک رکنے کا پلان ہے کیونکہ میں کیفے تمہاری زمہ داری پر چھوڑ کر آیا تھا۔ اب اگر تم بھی اتنے دن وہاں سے آف لو گی تو پھر سارے معاملات خراب ہو جائیں گے۔۔"

"آئی نو، اس لیے میں بس ایک ویک کے لیے آئی ہوں۔ آئی ہوپ کہ جناب کو اتنی چھٹیاں ناگوار تو نہیں گزریں گی؟" بیا کے شرارتی لہجے پر وہ فقط دیکھ کر رہ گیا جو شاید نہیں یقیناً یہاں آکر بہت خوش تھی۔

"ویل اتنا مارجن تو میں تمہیں دے سکتا ہوں، آفٹر آل قیوم انکل کی بیٹی ہو۔" وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"کیا اس ریفرنیس سے مارجن دو گے مگر مجھے دوسرا حوالہ زیادہ عزیز ہے مسٹر غازان۔۔" بیا جس طرف اشارہ کر رہی تھی غازان سمجھ کر مسکرا دیا۔

"اس حوالے سے تم مجھے دو دن بھی یہاں قبول نہیں ہو کیونکہ ہمارا اکیلا رہنا مناسب نہیں ہے، یو نو مجھے اپنی روایات اور فیملی اقدار بہت عزیز ہیں۔" غازان تفصیل سے بولا۔

"جانتی ہوں جناب مگر ہم اکیلے کہاں ہیں؟ تمہاری بھابھی بھی تو یہاں ہیں۔۔۔" بیا کے اس طرف توجہ دلانے پر اسے حاطمہ کا خیال آیا جسے وہ پوری طرح بھول چکا تھا۔

"وہ بس کچھ دنوں کے لیے یہاں ہیں۔" غازان نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔

"اور کاشان بھائی؟ وہ کب تک آتے ہیں یہاں؟ کیا یہ کاشان بھائی کے ساتھ ان کے گھر میں نہیں رہتی ہیں؟" بیا کے سوالات اسے بیزار کرنے لگے مگر وہ شاید حاطمہ کی یہاں موجودگی سے کچھ الجھن میں تھی۔

"وہ آؤٹ آف سٹی ہے، آجائے گا کل تک۔" غازان نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا شاید وہ انہیں مس کر رہی ہیں، اس لیے تو کھانے پر بھی نہیں آئی ہیں اور پچھلے دو گھنٹوں سے اپنے روم میں بند ہیں۔" بیا بھی اسکی تقلید میں اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ تو وہی بتا سکتی ہیں۔ اپنی ویز میں کافی بنانے لگا ہوں، پیئو گی؟" غازان نے جیسے حاطمہ کے ذکر سے جان چھڑوانی چاہی۔ بیا کے ہاں کرنے پر وہ کچن میں چلا آیا جہاں انجم بی کچن صاف کر رہی تھیں۔

"آپکی بی بی نے کھانا کھالیا؟" غازان نے اپنا لہجہ سرسری سا بنایا۔

"نہیں چھوٹے صاحب! بی بی نے کہا کہ مجھے بھوک نہیں ہے جب ہو گی خود کھالوں گی۔۔" انجم بی کے جواب پر وہ فقط سر ہلا گیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ کل شام سے کڑھ رہی تھی، اس کے لیے بیا کو اس گھر میں اور غازان کے آس پاس دیکھنا انتہائی مشکل ہو رہا تھا۔ اس لیے تو وہ کل سے کمرے میں بند تھی۔ اس نے رات کا کھانا بھی گول کر دیا تھا اور اب ناشتہ کرنے باہر جانا بھی اسے ناگوار گزر رہا تھا۔ وہ مسلسل جل رہی تھی اور جلنے کی وجہ بیا ہی تھی جو غازان کی فیانسی کے روپ میں اسے ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔

"ایک تو وہ پہلے ہی مجھ سے نالاں رہتے ہیں، دوسرا یہ بیا نامی چڑیل، اف میں کیا کروں مجھے محبت بھی ہوئی تو کس سے؟ کسی کے منگیتر سے، نہیں حاطمہ وہ تمہارے شوہر ہیں اور تمہارا رشتہ اس کے رشتے سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس لیے مجھے میدان چھوڑ کر اسکو اور ڈھیل نہیں دینی چاہئیے بلکہ اس لڑکی کو یہ احساس دلانا چاہئیے کہ وہ جس کے پیچھے یہاں تک آئی ہے وہ اب کسی اور کا شوہر ہے۔" حاطمہ جو رات سے مسلسل سوچوں کے گرداب میں پھنسی ہوئی تھی، اب ایک فیصلہ کرتی اٹھی اور قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے مگر
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

لاؤنج میں ہی ان دونوں کو مسکراتے دیکھ کر جیسے وہ نئے سرے سے جل کر خاک ہونے لگی۔اس کے سارے مصمم ارادے زمین بوس ہونے لگے۔اس کے لیے غازان کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا بہت تکلیف دہ ہو رہا تھا۔آج حقیقی معنوں میں اسے احساس ہوا تھا کہ اپنا شوہر، اپنی محبت کسی اور کے ساتھ باٹنا کتنا جان لیوا عمل تھا۔

"ارے حاطمہ بھابھی! آیئے نا۔۔۔" بیا اسے دیکھ کر مسکراتی ہوئی اٹھتی حاطمہ کو زہر لگی۔

"آپ تو کل سے کمرے سے نکلیں ہی نہیں، طبعیت ٹھیک ہے آپکی؟" وہ خوشدلی سے اسکا حال دریافت کرنے لگی۔حاطمہ نے ایک چبھتی ہوئی نگاہ بیا پر اور دوسری غازان پر ڈالی جو یوں اپنے موبائل پر منہمک ہو گیا تھا جیسے اس کے علاوہ اور کچھ ضروری نہ ہو۔

"ٹھیک ہوں میں۔۔" حاطمہ لٹھ مار لہجے میں جواب دیتی کچن کی طرف چل دی۔بیا اس کے عجیب وغریب رویے پر حیران ہوتی غازان کی طرف دیکھنے لگی جو انجان بنا موبائل میں گم تھا۔

"اتنی روکھی لگتی تو نہیں تھیں، کاشان بھائی کی وجہ سے اپ سیٹ ہیں میرے خیال میں۔۔" بیا اپنے اندازے لگانے لگی جس پر غازان نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا ثبوت دیا۔

"کاشان بھائی کب تک آئیں گے؟" حاطمہ اپنا ناشتہ پلس لنچ لے کر لاؤنج میں بیٹھی تھی کہ بیا کے سوال پر اس نے ناگواری اسے دیکھا۔

"مجھے کیا پتہ۔۔" حاطمہ کے سپاٹ انداز پر جہاں بیا نے حیرانگی سے غازان کی طرف دیکھا وہیں وہ بھی جیسے ان ایزی ہوا تھا۔ اسے حاطمہ کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"آپکو نہیں پتہ تو کسے پتہ ہے؟ آپ بیوی۔۔۔۔۔"

"بیا یہ تم کس بحث میں پڑ گئی ہو، چلو اٹھو تمہیں شاپنگ کروا کر لاتا ہوں۔۔" غازان اس کی بات کاٹتا عجلت میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ بیا بھی جیسے غازان کی بات پر خوش ہوتی اپنی بات بھول کر کچھ دیر میں آنے کا کہتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

"آپ بیا سے اتنا روڈلی بی ہیو کیوں کر رہی ہیں؟"

غازان پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

"میں اجنبیوں سے زیادہ فری نہیں ہوتی ہوں۔۔" وہ لٹھ مار انداز میں بولی۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ تکلف کی دیواریں گرا دیں مگر خوش اخلاقی سے پیش آنا بھی اچھا عمل ہے۔۔" غازان حیران سا بولا۔

"مگر مجھے ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے کی کوئی خاص وجہ نظر نہیں آ رہی ہے۔" وہ ڈھیٹ پن سے بولتی غازا نشکو گہرا سانس بھرنے پر مجبور کر گئی۔ اس سے پہلے کہ غازان کوئی تلخ جملہ اپنے منہ سے نکالتا، بیا اپنا بیگ کندھے پر لٹکائے انکی طرف چلی آئی۔ حاطمہ بنا اس کی طرف دیکھے اپنا ناشتہ مکمل کرنے لگی۔

"چلیں بھابھی آپ بھی، ذرا انجوائے ہو جائے گا۔۔" بیا نے پھر سے اسے مخاطب کیا جس پر بیا کا خون کھول گیا۔ وہ اسے دیکھنے کی حد تک بھی برداشت نہ تھی، کجا اس کے ساتھ انجوائے کرنا!

"انجوائے کرنا ہو گا تو میں خود بھی کر لوں گی اگر کوئی میرے شوہر کی جان چھوڑ دے تو۔" حاطمہ ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ بیا نے نا سمجھی سے غازان کی طرف دیکھا جو حاطمہ کی پشت کو گھور رہا تھا۔

"تم آؤ، انکا آجکل دماغ خراب ہے۔۔" غازان اسے لے کر باہر کی طرف چل دیا جبکہ حاطمہ کھڑکی سے دونوں کو ساتھ جاتا دیکھ کر جلنے کڑھنے لگی۔

****

"کیا بات ہے کس سوچ میں گم ہو؟" وہ دونوں شاپنگ کر کے اس وقت ایک کیفے میں بیٹھے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ بیا کو مسلسل کسی گہری سوچ میں مبتلا پا کر وہ کہے بنا نہ رہ سکا۔

"حاطمہ بھابھی کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔۔" بیا کے منہ سے نکلتے الفاظ غازان کو بدمزہ کر گئے۔

"تم آخر انکی جان چھوڑ کیوں نہیں دیتی ہو، اگر وہ ابھی تم سے فرینک نہیں ہونا چاہ رہیں تو تم کیوں ان کی ذات میں دلچسپی لے رہی ہو؟" غازان بیزاری سے بولا۔

"یہی تو بات ہے غازان، تم ان کو مسلسل اگنور کر رہے ہو۔ انکی پریشانی سمجھنے کے بجائے ہم انہیں ڈپریس ماحول میں جینے دے رہے ہیں۔۔" بیا کی سوئی غلط جگہ پر اٹک گئی تھی۔ غازان نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"تم شاید میری بات سمجھ نہیں پا رہے ہو جو ایسے دیکھ رہے ہو، دیکھو مجھے لگتا ہے کہ وہ کاشان بھائی سے ناراض ہیں یا کسی بات کو لے کر اپ سیٹ ہیں۔ کاشان بھائی ان سے ناراض ہو کر تو نہیں گئے کہیں؟" بیا فکر مندی سے بولی۔

"اوہ پلیز بیا، تم اب اس گھریلو سیاست میں مجھے مت گھسیٹو۔۔" وہ بیزار ہوتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"تمہیں گھسیٹ نہیں رہی ہوں بلکہ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تمہیں ان کی آپس میں صلح کروانے کے لیے کچھ کرنا چاہیئے۔" بیا غازان کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

"جو میں کر چکا ہوں اسکا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں مگر اس سے زیادہ مجھے کسی اور کے معاملات میں مداخلت کرنے کی عادت نہیں ہے۔" غازان سپاٹ لب و لہجہ اختیار کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔ بیا بھی اسکی تقلید میں اٹھی۔

"تم ناراض کیوں ہو رہے ہو؟ مجھے کاشان بھائی کا نمبر دے دو، میں خود بات کرتی ہوں ان سے۔۔" گاڑی میں بیٹھتی وہ اس کے تنے ہوئے تاثرات سے اندازہ لگا چکی تھی وہ اس وقت بہت غصّے میں ہے۔

"تمہارے پانچ دن رہ گئے ہیں یہاں، وہ سکون سے گزارنا چاہتی ہو تو اس معاملے سے دور رہو ورنہ مجھے تم جانتی ہو کہ میں اپنی بات کو بار بار دہراتا نہیں ہوں۔۔۔" غازان کا انداز بے لچک تھا۔ بیا کچھ کہتے کہتے لب دبا گئی۔ وہ اس معاملے کو اب غازان کے علاوہ حل کرنا چاہتی تھی۔ اسے اتنا تو یقین ہو چلا تھا کہ کاشان اور حاطمہ کے درمیان کوئی لڑائی ہوئی تھی جس وجہ سے حاطمہ یہاں اور کاشان کہیں اور رہ رہا تھا۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

بیانے اگلے دن حاطمہ سے نمبر لینے کا سوچا اور ناشتے کے فوراً بعد اس کے کمرے میں چلی آئی جہاں وہ اپنے کمرے کی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر بمشکل خود کو وہ کچھ غلط کہنے سے روک پائی۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟" بیا مسکراتے لہجے میں اسکی طرف دیکھنے لگی جس کے چہرے کے تاثرات خوش آمدید والے ہرگز نہ تھے۔

"جی بیٹھیں۔۔" حاطمہ اسے صوفے پر بیٹھنے کا کہتی خود کرسی پر ٹک گئی۔

"آپ کافی گم صم رہتی ہیں، ہم مستقبل کی دیورانی جیٹھانی ہیں۔ ہمیں آپس میں ہر پر تکلف دیوار کو گرا دینا چاہیئے۔۔۔" بیا خوش دلی سے بولی۔

"سوتن کہو آئی بڑی دیورانی جیٹھانی والی۔۔۔" حاطمہ دل ہی دل میں بولتی فقط مسکرا دی جس سے بیا کو جیسے حوصلہ ہوا۔

"کاشان بھائی کہاں ہوتے ہیں آجکل؟" وہ وہی سوال کر گئی جن سوالوں کے جواب دینا وہ نہیں چاہتی تھی۔

"اس بات کا علم مجھے نہیں ہے جسے ہے وہ آپکے آس پاس ہی رہتے ہیں۔" حاطمہ بہت تحمل سے بولتی اسے کچھ جتا گئی۔

"غازان؟ ارے وہ تو کچھ بتا ہی نہیں رہا لیکن مجھے لگ رہا ہے جیسے آپ میں اور کاشان بھائی میں کوئی بات ہوئی ہے کیونکہ ان دودنوں میں، میں نے کاشان بھائی کو یہاں آتے نہیں دیکھا ہے۔ اس لیے میں چاہ رہی تھی کہ کیا آپ مجھے کاشان بھائی کا نمبر۔۔۔" بیا بولتے بولتے چپ ہوئی۔

"میرے پاس نہیں ہے اور کیوں نہیں ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ میرا اس انسان سے اب کوئی رشتہ نہیں ہے، باقی مجھے کام ہے، آپ جاسکتی ہیں۔۔" وہ روکھے لہجے میں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ بیا بجائے شرمندہ ہونے کے جیسے اس کی تکلیف اور ذہنی ابتر حالت کا اندازہ لگاتی اٹھ کر باہر آگئی۔

"کوئی بہت بڑا اسیریس ایشو ہے ورنہ کوئی بیوی اپنے شوہر کے بارے ایسے کیسے کہہ سکتی ہے۔ مجھے جلد سے جلد کاشان بھائی سے رابطہ کرنا چاہئیے۔" بیا نے ناصرف سوچا بلکہ اس پر عمل کرتے ہوئے اس نے ہانی سے نمبر لیتے ساتھ ہی کاشان کو کال کر دی۔

"ارے بیا تم؟ کیا سچ میں پاکستان آئی ہو؟" اپنا تعارف کرواتے ہی اس کے کانوں میں کاشان کی خوشگوار آواز ٹکرائی۔

"جی ناصرف پاکستان میں بلکہ اپنے ہونے والے شوہر کے گھر میں موجود ہوں۔" بیا چہکتی ہوئی بولی۔

"رئیلی! یہ تو اچھی بات ہے، مجھ ناچیز کو یاد کرنے کا بہت شکریہ۔۔۔" بیا کے بتانے پر کاشان حیران ہوا۔

"آپکو اس لیے یاد کیا ہے کہ آپکی روٹھی ہوئی بیگم اس گھر میں رہ رہی ہیں اور مجھ سے انکا گم صم انداز دیکھا نہیں جارہا، اس لیے آپ آج ہی مجھ سے ملیں تاکہ مجھے پتہ چلے کہ آپ دونوں کی صلح کرواکر میں ثواب کیسے کما سکتی ہوں۔۔" بیا کی باتیں کاشان کے من میں پھول کھلا گئیں۔ وہ جیسے ہلکا پھلکا ہو گیا، اسے پتہ تھا کہ غازان کبھی بھی بیا کو نکاح کے بارے میں نہیں بتائے گا۔ اس لیے اسکی نظر میں حاطمہ کاشان کی بیوی

ہی ہے اور یہ چیز کاشان کو اپنے حق میں لگ رہی تھی۔ اسکے دل و دماغ میں ایک امید بندھ گئی کہ بیا انکی صلح کروانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

* *

پھر شام کو ہی کاشان اس کے سامنے تھا۔ بیا کو وہ حاطمہ کے برعکس کچھ ہشاش بشاش لگا اور ہوتا بھی کیسے نا اسکی تو جیسے دلی مراد بر آئی تھی کہ کوئی ان دونوں کے درمیان بڑھتے فاصلوں کو کم کرنے کی بات کر رہا تھا اور سب سے اہم بات کہ کوئی تھا جو غازان اور حاطمہ کے درمیان بھی حد قائم رکھنے آ گیا تھا۔ کاشان کو جتنا بھی غازان پر اعتبار سہی مگر پھر بھی کبھی کبھی اس کی راتوں کی نیند اڑ جاتی تھی کہ کہیں دونوں کسی کمزور لمحے کی گرفت میں آ کر ایک دوسرے کے قریب نہ آ جائیں۔ اسی وجہ سے تو جب سے یہ لوگ آفندی ولا سے یہاں شفٹ ہوئے تھے، کاشان بہانے بہانے سے یہاں آ رہا تھا۔

"آپ نے کیا کہا ہے حاطمہ بھابھی کو جو وہ اس قدر ناراض ہیں آپ سے؟" بیا پوری کہانی کا پس منظر جاننا چاہ رہی تھی۔ کاشان اس بات پر لب بھینچ گیا کیونکہ حقیقت وہ اسے بتا نہیں سکتا تھا۔ یہ نہیں کہ غازان کی وجہ سے، ویسے بھی وہ اتنا شرمندہ ہو چکا تھا کہ کسی کو بتاتے ہوئے بھی شرم آتی تھی کہ وہ اپنی بیوی پر اتنا اعتبار نہیں کر سکا کہ اسکی سنے بغیر ہی اسے طلاق دے دی۔ اتنا جذباتی انسان!

"یونو ہمارا صرف نکاح ہوا تھا۔ رخصتی کچھ ماہ بعد ہونا تھی، وہ بھی حاطمہ کی ضد کہ اسے اپنی پڑھائی مکمل کرنی تھی، ہمارا رابطہ فون پر ہونے لگا جس میں میرا ہی زیادہ ہاتھ تھا۔ اس کے بعد میرا دل ملاقات کرنے کے لیے مجھے اکسانے لگا اور جب یہی بات میں نے حاطمہ سے کی تو اس نے گھر میں سب کے سامنے ملنے کو ترجیح دی۔ ایک دفعہ میں اس کی یونیورسٹی چلا گیا جہاں اس نے سوہا کے ساتھ ہی کافی پینے کی ہامی بھری اور کہا کہ ابھی اسے اچھا نہیں لگتا کہ وہ بنا کسی کے علم میں لائے باہر ملتی رہے اور مجھے غصہ آتا تھا کہ تم میری بیوی ہو مجھے کیا ضرورت سب سے اجازت لینے کی، یوں میری ناراضگی چل رہی تھی کہ میں نے ایک دن اسے کیفے کے باہر ایک لڑکے کے ساتھ جاتے اور پھر گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تو میرا غصہ میری عقل پر حاوی ہو گیا اور میرے منہ سے وہ سب نکل گیا جو میں کہنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے وہ مجھ سے بہت سخت ناراض ہو چکی ہے۔ ہزار بار معافی مانگنے پر بھی وہ مجھے معاف نہیں کر رہی ہے۔۔۔" وہ سچ بتاتا جیسے پھر سے اسی تکلیف اور پشیمانی میں مبتلا ہوا۔

"اوہ یہ تو بہت سنجیدہ بات ہے۔ اس لیے انکی ناراضگی اس قدر شدید ہے۔ ظاہر ہے ایک عورت خود پر اتنا گندہ الزام اور اپنے شوہر کی شک بھری نگاہ کیسے برداشت کر سکتی ہے۔ آپکو پہلے ان کے پاس جانا چاہئیے تھا اور ساری حقیقت معلوم کرنی چاہئیے تھی۔" بیا نے اسکی شرمندگی کو تاسف کی نگاہ سے دیکھا۔

"بس یہی تو غلطی ہوئی مجھ سے، میرا جذباتی پن مجھ سے وہ سب کرواگیا جو میں نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بس مجھے اس لڑکے کو دیکھ کر غصہ آیا کہ میں شوہر ہوں اور میرے ساتھ کسی کی اجازت کے بغیر جانا پسند نہیں تو اس کے ساتھ کیوں؟ یہ تو بعد میں پتہ چلا کہ وہ لڑکا سوہا کا کلاس فیلو تھا اور اس کے گھر رشتہ بھیجنا چاہ رہا تھا۔ اس لیے وہ حاطمہ سے ملا اور اس کے کچھ دن بعد اس نے رشتہ بھیج بھی دیا۔۔۔" کاشان کے ہر انداز سے پچھتاوا چھلک رہا تھا۔ بیا کو بیک وقت ہمدردی اور غصہ محسوس ہوا۔

"اب ان باتوں پر پچھتانے سے زیادہ اہم یہ ہے کہ آپ کیسے دوبارہ ان کے دل میں پہلے والا مقام حاصل کرتے ہیں اور پھر سے کیسے اپنے ساتھ کا، اپنے اعتماد کا احساس کرواتے ہیں۔ اس کے لیے میں آپکی پوری مدد کرونگی۔" وہ جیسے کسی نتیجے پر پہنچتی بولی۔

"بہت شکریہ، مجھے پتہ تھا کہ تم مجھے سمجھ کر میرا ساتھ دوگی۔ اس کے لیے میں تمام عمر تمہارا احسان مند رہوں گا۔" کاشان کے دل سے جیسے ایک بوجھ سرکا۔

"احسان والی بات نہیں ہے۔ مجھے خود اتنے پیارے کپل کو یوں الگ الگ دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی جب آپکے نکاح کی تصویریں ہانی نے دکھائی تھیں، میں نے دعا کی تھی آپکو کسی کی نظر نہ لگے مگر بدقسمتی سے میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ خیر اب پھر سے میں آپ کے لیے دعا کے ساتھ ساتھ مدد بھی کروں گی۔ آفٹر آل آپ میرے جیٹھ ہیں۔" بیا آخر میں شرارت سے بولی۔

"یہ تو ہے۔۔" کاشان کھل کر مسکرایا۔

"اوکے ٹھیک ہے، اب آپ جایئے کیونکہ آپکی اور میری ملاقات، میں کسی کے علم میں لانا نہیں چاہتی۔ اس سے پہلے کہ حاطمہ بھابھی اپنے کمرے سے نکلیں یا غازان گھر واپس آئے، آپ جائیں۔۔" بیا کے جلدی جلدی بولنے پر کاشان مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

****

"غازان تم جانتے ہو نا کہ میں بس چار دن اور ہوں پاکستان میں، اس لیے میں چاہتی ہوں کہ یہ چار دن میں تمہارے ساتھ مری میں گزاروں۔ مجھے ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی مری جانے کی، اسے دیکھنے کی خواہش تھی۔"

بیارات کا ایک پلان اپنے ذہن میں ترتیب دے چکی تھی جس پر عمل کرتے اس نے ناشتے پر ہی غازان سے اپنے دل کر دی۔

"یہ اچانک تمہارے ذہن میں مری جانے کی خواہش کہاں سے آگئی؟" غازان جوس کا گلاس لبوں سے لگاتا اسے دیکھنے لگا جو مسکرائی تھی۔

"بس آگیا ہے نا، میرا بہت دل چاہ رہا ہے۔ میں اس ٹور کو بہت یادگار بنانا چاہتی ہوں۔ اب وہاں لندن میں تو تم ہاتھ نہیں آتے، کیا یہاں بھی میرے ساتھ گھومنے پھرنے نہیں جاسکتے ہو؟" وہ نروٹھے انداز میں بولی۔

"جا سکتا ہوں، وہ بھی اس لیے کہ تم یہاں میری مہمان ہو۔ اب تم نے یہ خواہش کر دی ہے تو چلو میں پوری کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لاہور گھمانے سے بہتر ہے کہ تمہیں اسلام آباد گھما دوں تاکہ وہیں سے تم واپس چلی جاؤ کیونکہ کیفے تمہاری نظرِ کرم کا منتظر ہے۔" غازان ناشتے سے ہاتھ کھینچ چکا تھا۔

"اف ایک تو تم نے مجھے بس اپنی ورکر ہی سمجھ لیا ہے۔" اس کے جھنجھلانے پر وہ اپنی خوبصورت مسکراہٹ کو اپنے ہونٹوں میں ہی قید کر گیا۔

"کیا کروں مجھے اپنا کیفے بہت عزیز ہے۔۔۔" وہ ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"اور میں نہیں ہوں کیا؟" بیا کے براہِ راست سوال پر غازان نے ایک نظر اپنے کمرے سے نکل کر کچن کی طرف جاتی حاطمہ کو دیکھا۔

"تم بھی بہت عزیز ہو لڑکی۔۔" وہ بیا کو بے انتہا خوش کر گیا۔ وہ بہت کم تعریفی کلمات اپنے منہ سے نکالتا تھا اور بہت کم ہی اپنے جذبات کا اظہار کرتا تھا ورنہ بس کھری کھری بات کرتا اور یہ جا وہ جا!

"آداب جناب، اب اسی اچھی بات پر آپ مجھے کل مری لے کر جا رہے ہیں۔ وہ بھی بائے روڈ، اس لیے میں اور بھابھی رات کو شاپنگ کرنے جائیں گے۔۔" بیا نے اٹھتے ہوئے اپنا پلان بتایا جس پر غازان نے کچھ الجھ اسے دیکھا جس کا رخ کچن کی جانب ہی تھا۔ غازان کے ذہن میں کچھ کلک ہوا اور اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتا وہ کچن میں جا چکی تھی۔

"اف ایک یہ لڑکی، میں جتنا بچنا چاہ رہا ہوں یہ اتنا مجھے ان معاملات میں الجھانا چاہ رہی ہے۔" غازان بڑبڑا کر رہ گیا جبکہ دوسری طرف بیا حاطمہ کو ساتھ جانے پر رضامند کرنے لگی۔

"میں آپکے ساتھ شاپنگ پر چلی جاؤں گی مگر مری۔۔۔" حاطمہ تذبذب کا شکار ہوئی۔ ایک تو غازان اور اسکے ساتھ جانے کا سن کر اسکا دل جلا تھا اور اب جب بیا نے اسے بھی ساتھ چلنے کی آفر کی تو وہ کشمکش میں مبتلا ہو گئی، اسے ساتھ جانا چاہیئے یا نہیں؟

"پلیز آپ میری ریکوئیسٹ مان کر ہی قبول کر لیں، صرف چار دن کی تو بات ہے۔ رئیلی اگر آپ ہامی بھریں گی تو مجھے بہت خوشی ہو گی پلیز۔۔۔" بیا کے منت بھرے لہجے پر وہ حیران ہوئی کہ آخر وہ اسے

ساتھ لے کر جانے کے لیے کیوں اتنے جتن کر رہی ہے حالانکہ اسے غازان کے ساتھ اکیلے جانے کا، وقت گزارنے کا موقع مل رہا تھا وہ کباب میں ہڈی کیوں لے کر جانا چاہتی تھی۔

"شاید اس لیے کہ یہ بے خبر ہے، میر اغازان کے ساتھ رشتہ کیا ہے۔۔" حاطمہ نے سوچا اور پھر سر ہاں میں ہلا دیا۔

"اوہ تھینکس بھابھی! اب آپ نے شام کو تیار رہنا ہے۔ ہم غازان کے ساتھ شاپنگ پر جائیں گے۔۔۔" بیا خوشی کا اظہار کرتی کچن سے نکلی اور موبائل نکال کر کاشان کو "پلان ڈن" کا میسج کرتی مسکرا دی۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ یہ سب کرنے سے وہ کاشان اور حاطمہ کی دوریاں سمیٹ دے گی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ایسا سب کرنے سے وہ خود قسمت کے ہاتھوں کوئی چوٹ کھانے والی ہے۔

****

غازان ان دونوں کو لے کر قریبی شاپنگ مال آیا تھا۔ ان دونوں کو شاپنگ کا کہتا وہ خود ایک طرف بنے فوڈ کورٹ میں بیٹھ گیا۔ اسے یوں ساتھ ساتھ پھرنے سے بہت الرجی تھی بس ہانی کے اندر یہ دم خم تھا کہ وہ

اسے ساتھ لے کر ہی ہر دکان پر جاتی تھی اور جتنا مرضی ٹائم لگا لیتی تھی ورنہ غازان کو وہ لڑکیاں زہر لگتی تھیں جو ایک چیز کے لیے پورا مال پھرنا پسند کرتی تھیں مگر بد قسمتی سے بیا کا شمار بھی ان لڑکیوں میں ہی ہوتا تھا جن کو ونڈو شاپنگ کا کریز ہوتا تھا۔

"اسلام آباد اور مری کے موسم کے لحاظ سے گرم ڈریسز ہی چلیں گے۔۔۔" بیا اسے ایک برانڈڈ شاپ پر لے لائی۔ اپنے لیے کچھ ڈریسز پسند کیے مگر حاطمہ کی عدم دلچسپی دیکھ کر وہ خود ہی اس کے لیے بھی ڈریسز پسند کرنے لگی۔

"آپ اپنے لیے شوز پسند کریں۔ میں ذرا شال دیکھ لوں۔۔" بیا اسے جوتوں کی شاپ کی طرف دھکیلتی خود دوسری طرف چلی گئی حاطمہ غائب دماغی سے وہیں کھڑی رہی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا لے کیونکہ اس کے خیال سے سب کچھ اس کے پاس تھا ویسے بھی وہ شاپنگ کے معاملے میں کچھ سست واقع ہوئی تھی۔ یہ سوہا ہی تھی جو اسے شاپنگ کروادیا کرتی تھی۔

"اگر آپ مراقبے کی حالت سے نکل آئیں تو جو لینا ہے لے لیں۔ کب سے بے چارے آپکی طرف دیکھ رہے ہیں۔" اپنے پیچھے غازان کی آواز سن کر وہ اچھلی پڑی وہ خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ حاطمہ ایک طرف کھڑے شاپ کیپرز کو دیکھ کر شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

"کیا رات یہیں گزارنے کا ارادہ ہے آپکا؟ کچھ لینا ہے تو لیں ورنہ چلیں۔۔۔" غازان اسے وہیں جماد دیکھ کر جھنجھلا اٹھا۔

"کیا لوں؟" وہ سادگی سے بولی جس پر غازان حیران رہ گیا۔

"آپکو نہیں پتہ کہ آپ کیا لینے اس شاپ میں آئی ہیں جو پسند ہے لیں اور بیا کو لے کر باہر آجائیں۔ میں ویٹ کر رہا ہوں۔ دو گھنٹے ہو گئے ہیں مگر آپکو ابھی تک یہ نہیں سمجھ آرہی کہ آپ نے لینا کیا ہے؟" وہ خشک لہجے میں بولتا جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا بھی گیا۔ حاطمہ اسکی پشت کو دیکھتی بیا کی تلاش میں ادھر ادھر گھومتی دوسری شاپ میں گھس گئی۔

"تمہارے ساتھ والی محترمہ کدھر ہیں اب؟" غازان جو گاڑی کے پاس کھڑا دونوں کا انتظار کر رہا تھا بیا کو اکیلے آتے دیکھ کر گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"وہ مجھے تو ملی نہیں، میں تو خود ہی باہر آئی ہوں کیونکہ میرے پاس بیگز زیادہ ہو گئے تھے۔۔" وہ بیگز گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھتی ہوئی بولی۔

"وہ تو تمہیں بلانے گئی تھیں۔" غازان کی تیوری چڑھی۔

"اچھا مجھے تو نہیں ملیں، آجاتی ہیں کہیں کچھ خریدنے لگ گئی ہوں گیں اور تم بھی جلدی سے باہر آ گئے ہو ڈنر کہاں کرواؤ گے ہمیں؟" بیا اسکی طرف پلٹی۔

"کروادوں گا، پہلے ان محترمہ کو تو آنے دو۔۔" غازان کا موڈ آف ہو چکا تھا۔

"آجاتی ہیں، وہ کونسا یہاں پہلی مرتبہ آئی ہیں۔۔" بیا کی بات پر وہ فقط سر ہلا کر رہ گیا۔

"اف یہ لڑکی۔۔۔" آدھا گھنٹہ گزر جانے کے بعد بھی حاطمہ کا کوئی نام و نشان نظر نہ آیا تو غازان جھنجھلا کر رہ گیا۔

"غازان کال کرو تم۔" بیا کچھ پریشان نظر آنے لگی جبکہ غازان لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی طرف چلا گیا جہاں دس منٹ بعد ہی اسکی نظر حاطمہ پر پڑی جو بدحواس سی ادھر ادھر دیکھتی چلی آرہی تھی۔ غازان پر نظر پڑتے ہی وہ بھاگتی ہوئی اس کے قریب چلی آئی۔ وہ خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"شکر ہے آپ نظر آئے، مجھے نہ بیا ملی ہیں اور۔۔۔۔" وہ گھبراتی ہوئی بولی۔

"اور نہ ہی آپ کو باہر جانے کا راستہ ملا ہوگا، ہے نا؟ بیا اپنی پوری زندگی میں پہلی مرتبہ اس مال میں آئی تھی اور وہ بنا اس طرح کی بیوقوفی کیے آدھے گھنٹے سے باہر موجود ہے اور آپ جو میرے ساتھ تین دفعہ اس مال میں آچکی ہیں، تب سے اب تک باہر نکلنے کا راستہ ہی تلاش نہیں کر پائیں۔۔" غازان نے تیکھے چتون لیے اسے بری طرح لتاڑا۔

"آپ نے کہا تھا کہ بیا کو لے کر آنا۔۔" حاطمہ اسکی جلی کٹی پر روہانسی ہوئی۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپکی عقل صرف میرے کہے کے مطابق ہی چلتی ہے اگر آپ کو پانچ منٹ تک بیا نہیں ملی تھی تو آپ باہر آجاتیں، میں اسے کال کر لیتا۔" غازان اس کے آگے چلتا سنانے سے باز نہیں آیا تھا۔ حاطمہ خود کو کوس کر رہ گئی۔

"شکر ہے آپ آگئیں، کہاں رہ گئی تھیں آپ؟ کچھ خریدا بھی نہیں ہے آپ نے۔۔" بیا اسے دیکھتی شروع ہو چکی تھی۔ حاطمہ اسے مختصر تفصیل بتاتی، گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔ بیا کے بیٹھنے پر غازان نے گاڑی پارکنگ سے باہر نکالی۔

"یہ رہا تمہارا کریڈٹ کارڈ، اب یہ مت دیکھنا کہ میں کتنا خرچہ کروا آئی ہوں تمہارا کیونکہ میں نے حاطمہ بھابھی کی شاپنگ بھی کی ہے اور اپنی بھی۔ ایک تمہاری ہونے والی بیوی ہے اور دوسری بھابھی۔۔" بیا کے مسکراتے لہجے پر دونوں نے ہی نگاہ چرائی تھی۔ حاطمہ نے اپنی ساری توجہ گاڑی سے باہر کے مناظر پر ٹکا دی تھی۔

****

اگلے دن وہ دونوں غازان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھیں، بائے روڈ مری جا رہی تھیں۔ بیا بہت ایکسائٹڈ لگ رہی تھی۔ البتہ حاطمہ چپ تھی اور غازان ناخوش!

"مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اچانک بائے روڈ سفر کرنے کا شوق کیوں چڑھ گیا تمہیں؟ خود تو انجوائے کرتی جاؤ گی اور میں ڈرائیو کر کے تھک جاؤں گا۔" غازان چڑچڑے لہجے میں بولا۔

"اف غازان! تم کیوں اتنے کھڑوس ہوتے جا رہے ہو؟ یہی تو انجوائے کرنے کے دن ہیں جو ہمیشہ یاد گار رہیں گے اور ڈرائیونگ کی فکر مت کرو ہم اسٹے کرتے ہوئے جائیں گے۔" بیا خفگی بھرے انداز میں بولی۔

"بھابھی! آپکو تھوڑا بورنگ لگ رہا ہو گا کیونکہ کوئی بھی سفر، ہم سفر کے بغیر ایسے ہی لگتا ہے مگر مجھے پورا یقین ہے کہ جب آپ اپنے شوہر کے ساتھ اس طرح کا سفر کریں گی تو بہت زیادہ خوشی ملے گی آپ کو، جیسے اس وقت میں اپنے ہمسفر کے ساتھ ہوں۔۔" بیا کی بات پر جہاں حاطمہ کے دل میں کچھ چبھا تھا وہیں غازان نے بھی بے اختیار اسے بیک مرر سے دیکھا جو فقط پھیکا سا مسکرائی تھی۔

"ویسے اگر کاشان بھائی بھی ساتھ ہوتے تو کتنا مزہ آتا۔" بیا حاطمہ کو کن انکھیوں سے دیکھتی بولی۔ حاطمہ کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے۔ وہ بمشکل خود کو کچھ کہنے سے روک پائی تھی پھر باقی کا راستہ بھی زیادہ تر بیا کی سنتے سنتے ہی کٹ گیا۔

"واپسی پر ہم اسلام آباد رکیں گے کیونکہ میرے ننھیال والے یہیں رہتے ہیں۔ ان سے بھی ملوانا ہے مجھے غازان کو۔۔" بیا نے حاطمہ کے ساتھ چلتے ہوئے اسے بتایا جس نے فقط خاموشی سے سر ہلا دیا۔

"واؤ کتنا امیزنگ ویو ہے۔م۔۔" وہ دونوں پہاڑی کے اوپر بنے ہوٹل پر جب آئیں تو وہاں سے نیچے کا منظر دیکھتیں مسمرائز ہو گئیں۔ حاطمہ بھی پہلی مرتبہ ہی یہاں آئی تھی، اتنی خوبصورت جگہ اس کے موڈ کو ترو تازہ کر گئی تھی۔

"بہت پیاری جگہ ہے۔" حاطمہ نے یہ پہلی بات پورے دل سے کہی تھی اور پہلی مرتبہ ہی اس نے خود کو بیا کی بات مان کر یہاں آجانے پر شاباش دی۔

"یہ آپ دونوں کے رومز کی کیز ہیں۔ میں نے آپ دونوں کا سامان آپکے روم میں بھجوا دیا ہے۔ آپ فریش ہو جائیں پھر ڈنر کرتے ہیں۔۔" غازان نے بیا کو چابیاں دیں اور خود بھی فریش ہونے کے خیال سے خود کے لیے بک کروائے گئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جب وہ دونوں فریش ہو کر غازان کی بتائی جگہ پر پہنچیں تو اسے پہلے سے موجود دیکھ کر اس کی ٹیبل کی طرف چلی آئیں۔

"پہلے اپنا اپنا آڈر لکھوالیں باقی باتیں بعد میں۔۔" غازان نے دونوں کی توجہ مینیو بک کی طرف دلائی۔ اپنا اپنا آڈر لکھوانے کے بعد دونوں ادھر ادھر کے مناظر دیکھنے لگیں تبھی بیا کی نظریں پاس والے ٹیبل پر بیٹھیں تین لڑکیوں پر پڑی جو مسلسل غازان کو فوکس کیے ہوئے تھیں۔ بیا نے ایک نظر ان پر ڈال کر غازان کو دیکھا جو اپنے موبائل میں گم تھا جیسے اس کے علاوہ اور کوئی موجود ہی نہ ہو۔

"اف بیچاری لڑکیاں، انکو کیا پتہ کہ یہ اتنا پتھر دل انسان ہے کہ اپنی ہونے والی بیوی پر فالتو نگاہ بھی نہیں ڈالتا تو ان پر کیسے نظر کرم کرے گا۔" بیا کی بات پر حاطمہ نے نا سمجھی سے بیا کو اور پھر اسکی نظروں کی تعاقب میں ان ماڈرن لڑکیوں کو دیکھا جو ابھی بھی غازان کو دیکھتیں اسے متوجہ کرنے کی کوشش میں

تھیں۔ حاطمہ کے چہرے پر ناگواری در آئی جو غازان کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہی تھی۔ وہ ان لڑکیوں کو کب سے نوٹ کر رہا تھا مگر نظر انداز کیے ہوئے تھا۔ وہ بیا کی بات کو بھی نظر انداز کر گیا مگر حاطمہ کے انداز نظر انداز نہیں کر سکا۔ وہ اپنی کرسی کو گھسیٹ کر یوں آگے لائی تھی کہ اب ان لڑکیوں اور غازان کے درمیان حاطمہ تھی۔

"مجھے تو فخر محسوس ہوتا ہے کہ جس پر پوری دنیا مرتی ہے وہ میرا ہے، صرف میرا۔۔" بیا کی بات پر حاطمہ نے لب بھینچ کر اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا جبکہ غازان اسکی بات ان سنی کر تا کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا جہاں ویٹر ز میز پر کھانا لگا رہے تھے۔

"محبوبہ اور بیوی کے ری ایکشن میں فرق ہوتا ہے جو بات محبوبہ کے لیے باعث فخر ہے، وہی بات بیوی کے لیے جیلیسی کا باعث بنتی ہے۔" غازان دماغ کی ان سوچوں کو بری طرح جھٹکتا کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

****

اگلی صبح وہ بھرپور نیند لے کر اٹھی تو صبح کے نو بج رہے تھے۔حاطمہ نے سردی کی شدت محسوس کرتے ہوئے نہانے کا پروگرام کینسل کر دیا اور صرف منہ ہاتھ دھونے پر ہی اکتفا کیا۔

"اف اتنی سرد ہوا۔۔۔"حاطمہ کمرے کی بالکنی میں چلی آئی مگر سرد ہوا کے جھونکے نے جیسے ہی اس کے چہرے کو چھوا،وہ ٹھٹھر کر رہ گئی۔نومبر کا مہینہ تھا۔شدید سردی کا جھکڑ چل رہا تھا۔وہ کھڑکی بند کرتی کمرے میں چلی آئی۔اس وقت چائے کی شدید طلب محسوس کرتی وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔ان کو تیسری منزل پر تین رومز ملے تھے۔حاطمہ کے کمرے کے ساتھ بیا کا جبکہ غازان کا روم دونوں کے کمروں کے سامنے تھا۔حاطمہ دونوں کے کمروں کے بند دروازوں کو دیکھتی لفٹ سے نیچے چلی آئی۔

"واؤ کتنا حسین نظارہ ہے۔۔"صبح کا ملگجا سا سویرا اچھیل رہا تھا۔طلوع آفتاب کی نرم نرم سنہری کرنیں پہاڑوں کے ارد گرد گھاس کے سبز مخملیں قالین پر جیسے گرنے کو بے تاب تھیں۔کچھ برفیلے اور کچھ سرسبز پہاڑ اس کی ساری توجہ اپنی طرف کروانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔حاطمہ مبہوت سی یہ سب دیکھتی بے اختیار ہوٹل کی حدود سے باہر آ گئی

"کہاں جارہی ہیں آپ؟" اپنے پیچھے غازان کی آواز سن کر وہ بری طرح چونک کر پلٹی۔ وہ سنجیدہ تاثرات لیے اسے دیکھ رہ تھا۔ حاطمہ اسے اپنے سامنے پاکر حیران ہوئی تھی کہ وہ نا صرف جاگا ہوا تھا بلکہ ٹریکنگ سوٹ پر ہوڈی پہنے شاید واک کر کے آیا تھا۔

"ادھر ہی۔۔۔" وہ پہاڑ سے نکلتی جھیل کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اکیلے جانے کی۔ آپ تو مال میں گم ہو جاتیں ہیں، یہ پھر برفیلا علاقہ ہے اگر کہیں پھسل کر کسی جھیل یا کھائی میں گر گئیں تو میں کہاں سے ڈھونڈتا پھروں گا، پھر بھی جانے کا شوق ہے تو ایک پیپر پر لکھ کر جائیں کہ آپ اپنی مرضی سے اس علاقے کو اپنی آخری آرام گاہ سمجھتے ہوئے اس میں ہی کہیں روپوش ہونا چاہتی ہیں۔۔" وہ اپنے سپاٹ لہجے میں اچھے سے اسکا دل جلاتا اس کے قریب سے گزرتا ہوٹل کی طرف چلا گیا جبکہ حاطمہ اس کی باتوں کا مطلب سمجھتی اور اس کے انداز پر واقعتاً جل کر رہ گئی۔

"اسے تو کسی کا دل رکھنا بھی نہیں آتا۔ نہیں حاطمہ صرف تمہارا کیونکہ اپنی اس بیا کے ساتھ تو بہت ہنس ہنس کے باتیں کرتا ہے۔۔" حاطمہ اسکی پشت کو دیکھتی خود سے مخاطب ہوئی پھر جانے کا پروگرام کینسل کرتی اس کے پیچھے ہی چلی آئی۔

حاطمہ ناشتہ کر کے چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی جب اس نے غازان اور بیا کو ایک ساتھ آتے دیکھا۔ غازان فریش ہو چکا تھا۔ اس وقت وہ بلیک جینز پر بلیک لیدر کی جیکٹ میں ملبوس تھا جبکہ بیا بلیو جینز پر لانگ شرٹ اور اوپر گرے کوٹ میں سر پر اونی ٹوپی لیے اس کی طرف چلی آئی۔

"گڈ مارننگ بھابھی، آپ نے اکیلے اکیلے ہی ناشتہ کر لیا؟؟" بیا اس کے ساتھ کرسی گھسیٹ کر ٹک گئی۔

"مجھے لگا ابھی تم سوئی ہوئی ہوں گی۔" حاطمہ نے دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے غازان کو آتے دیکھ کر چہرے کا رخ موڑ لیا۔ ایسا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ غازان کو اس چیز کا احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ اس کے تھوڑی دیر پہلے والے رویے سے ہرٹ ہوئی ہے مگر وہ بھی غازان تھا جو ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالتا پر سکون انداز میں بیٹھ گیا۔

"کہاں بھابھی، یہ غازان جیسے پنکچوئل بندے کے ساتھ رہ کر آپ کیسے زیادہ دیر سوئے رہ سکتے ہیں۔ کب سے مجھے کال کر کر کے اس نے آخر اٹھا ہی دیا کہ میں یہاں سونے آئی ہوں یا گھومنے۔" وہ مسکراتی ہوئی بتا رہی تھی۔

"آپ لوگ ناشتہ کریں، میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔" حاطمہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیوں، گھومنے نہیں جانا؟ آج تو اصل مزہ آئے گا۔" غازان تو نہیں مگر بیا حیرانگی سے بولی۔

"نہیں، ابھی میرا دل نہیں کر رہا۔ آپ لوگ چلے جانا۔ میں بعد میں چلی جاؤں گی ویسے بھی اس برفیلے علاقے میں جہاں جگہ جگہ پھسلن اور کھائیاں ہیں تمہیں اپنے ہمسفر کے ساتھ ہی گھومنے جانا چاہیئے جو تمہارا خیال تو رکھ سکے گا اور مجھے تو ابھی ایک پیپر بھی لکھنا ہے اس لیے ذرا ٹائم لگے گا۔۔" ایک جتاتی نظر غازان پر ڈالی۔

وہ اس کے طنز میں ڈوبے لہجے کو سرے سے نظر انداز کر گیا۔

"کیا مطلب تھا بھابھی کا؟" بیا نا سمجھی سے حاطمہ کی پشت کو دیکھتی رہ گئی۔

"تمہیں سمجھ نہیں آیا تو اتنا دماغ لڑانے کی ضرورت نہیں ہے، جلدی سے ناشتہ ختم کر کے باہر آؤ۔ میں ویٹ کر رہا ہوں۔" غازان اٹھ کھڑا ہوا، بیا نے اس کے جانے کے بعد کاشان کا نمبر ملا کر کان سے لگالیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"اونہہ! کتنے چالاک بنتے ہیں، خود تو اپنی بیا کے ساتھ گھومنے کا پروگرام بنالیا اور میرا اکیلا جانا بھی ہضم نہیں ہو رہا۔ اف!! حاطمہ تم کیوں آئیں ان کے ساتھ یہاں؟ پل پل کی اذیت سے بہتر تھا میں وہیں گھر رہ کر ہی کڑھ لیتی۔ کم از کم انکو دیکھنا تو نہ پڑتا۔۔" حاطمہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی اور اسکی یہ بڑبڑاہٹ تب رکی جب اس نے غازان اور بیا کو دیکھا جو کسی بات پر بحث کرتے آرہے تھے۔

"ان کو کیا ہوا ہے؟" وہ غازان کے تپے تپے چہرے کی طرف دیکھتی خود سے سوال کرنے لگی مگر جونہی نظر غازان کے پیچھے آتے شخص پر پڑی تو وہ ششدر رہ گئی۔ وہ چہرہ کاشان آفندی کا تھا۔

@@@@@@@@@@@@@@
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ ہانی سے بات کرتا ہوا بیا کی تلاش میں ہال کے انٹرنس کی طرف آیا کہ بیا کو وہاں کسی سے مسکراتے ہوئے بات کرتا دیکھ کر اچنبھے کا شکار ہوتا اسکی طرف چلا آیا مگر بیا سے بات کرتے مرد نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ کاشان کو دیکھ کر ایک پل کے لیے ٹھٹھکا ضرور تھا۔ وہ کاشان کی یہاں موجودگی تو قع نہیں کر رہا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" غازان ان کے قریب آتا براہ راست کاشان سے مخاطب ہوا۔ اس کے انداز میں کچھ سرد پن تھا جسے بیا تو نہیں مگر کاشان نے محسوس کیا تھا۔

"میں نے بلایا ہے کاشان بھائی کو، اصل میں یہ سارا پلان میرا تھا۔ بھابھی اور بھائی کی صلح کروانے کی کوشش میں مجھے یہی سمجھ آیا کہ انکو اکیلے میں تھوڑا ٹائم دینا چاہیئے۔۔" بیا فخریہ نگاہوں سے غازان کو دیکھتی بتانے لگی۔ اسے مکمل یقین تھا کہ غازان اس کے اس اقدام کی تعریف کرے گا مگر اس کے برعکس غازان کے اندر ناگواری کی شدید لہر اٹھی جسے اس نے بمشکل برداشت کیا۔

"جب میں نے تم سے کہا تھا کہ تم اس معاملے سے دور رہو تو تم پھر بھی یہ سب پلان کرتی رہیں؟ تمہیں اس معاملے میں کودنے کا کس نے کہا تھا؟" غازان کا لہجہ تلخی لیے ہوئے تھا۔ بیا کاشان کے سامنے اس عزت افزائی پر سبکی محسوس کرنے لگی۔

"میں نے بیا کی مدد مانگی تھی غازان۔۔۔" کاشان نے بیا کی سائیڈ لی۔

"تم کب تک دوسروں کی مدد مانگتے رہو گے کاشان؟ پلیز اپنے اس پھیلائے ہوئے مسئلے میں دوسروں کو مت گھسیٹو۔" اس کا نا صرف لہجہ سپاٹ تھا بلکہ آنکھوں میں بھی ناگواری صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

کاشان لب بھینچ گیا غازان نے ایک تلخ نگاہ بیا پر ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔

"غازان پلیز، تم کیوں نہیں چاہتے کہ تمہارے بھائی کی لائف ٹھیک ہو جائے؟" بیا اس کے پیچھے لپکی۔

"کیونکہ میرا بھائی اس قابل نہیں ہے کہ وہ اپنی لائف کو سنوار سکے اگر اسے اتنا ہی اپنی لائف کے خراب ہونے کا احساس ہوتا تو اس طرح کی حرکتیں نہ کرتا پھرتا۔" غازان کہتا ہوا آگے بڑھا مگر سامنے سے آتی حاطمہ کو دیکھ کر رک گیا جس کے چہرے کے تاثرات اس کی اندرونی کیفیت کو بخوبی ظاہر کر رہے تھے جو شاید نہیں یقیناً کاشان کو پا کر ایسے تھے۔

"اوہ تو یہ پلان تھا آپ کا، بہت خوب میں پاگل آپ کو سمجھ ہی نہیں پائی کہ آپ کس طرح مجھے اپنے ساتھ یہاں لا سکتے ہیں مگر آپ تو اپنا بھائی چارہ نبھا رہے تھے۔ آپ اپنے بھائی کے لیے راستہ ہموار کرنے کے لیے ہی تو میری زندگی سے کھیل رہے ہیں میری انا، میری عزت و نفس کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں ہر روز نئے طریقے سے آپ مجھے بار بار اسی اذیت سے دوچار کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں جس اذیت

سے میں بہت مشکل سے نکلنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہی ہوں، مگر آپ پھر وہیں سے تکلیف دینے کا راستہ نکال لیتے ہیں۔۔" وہ سلگتے لہجے میں غازان سے ہی مخاطب تھی جو اسکے الزام پر سختی سے لب بھینچ گیا تھا۔

"آپ کے بھائی نے تو صرف ایک دفعہ میری عزت نفس کو کچلا تھا مگر آپ تو ہر روز مجھے مار رہے ہیں۔ میری عزت نفس کو ہر دن اپنے پیروں تلے روندر رہے ہیں۔ صرف اپنے بھائی کی انا کی تسکین کے لیے، انکی بے جا ضد کے لیے آپ لوگ مجھے اندر سے گھائل کر رہے ہیں۔ پلیز مجھے انسان سمجھیں، میری زندگی ہے مجھے اتنا تو اختیار دیں کہ میں اپنی مرضی سے جی سکوں یا پھر مجھے اپنی زندگی سے نکال باہر کریں تاکہ میں اس تکلیف اور خود ترسی والی کیفیت سے آزاد تو ہو جاؤں۔۔" حاطمہ پھٹ پڑی تھی۔

"بھابھی آپ غلط سمجھ رہی ہیں یہ سب میرا۔۔۔" بیا نے وضاحت دینا مناسب سمجھا۔

"تم جب حقیقت سے واقف ہی نہیں تو کیسے تم میرے معاملات میں دخل اندازی کر سکتی ہو؟ آپ سب لوگ اپنی اپنی زندگی جیسے مرضی گزاریں مگر خدارا میری زندگی کو مذاق مت بنائیں اور نہ ہی اسے اپنے ایڈونچرز کے لیے استعمال کریں۔ آفندی ہاؤس سے لا کر اس دہرے عذاب میں مبتلا کرنے کا بہت شکریہ آپکا۔۔" حاطمہ درشتگی سے اس کی بات کاٹ کر بولی اور پھر ایک کاٹ دار نگاہ غازان پر ڈالتی اپنے کمرے

کی طرف چل دی جسکے ماتھے کی تیوریاں چڑھ چکی تھیں۔کاشان اس ساری بات کے دوران سر جھکائے شرمندہ کھڑا تھا۔وہ اپنے جذباتی پن پر پھر سے خود کو ملامت کر رہا تھا۔آج صرف اپنی جلد بازی کی وجہ سے نا صرف خود اذیت میں تھا بلکہ حاطمہ کو بھی مسلسل پریشان کر رہا تھا۔وہ سب جانتا تھا مگر پھر بھی حاطمہ کو راضی کرنے کی چاہت میں وہ ہر بار نئے طریقے سے اس کے زخموں کو ہرا کر بیٹھتا تھا۔

"اوپس!!بھابھی تو میری سوچ سے بھی زیادہ ناراض بلکہ بہت ہرٹ ہیں۔آئم سوری غازان!بھابھی تمہیں ہی قصوروار ٹھہرا کر چلی گئیں۔اصل قصوروار تو میں ہوں جس نے یہ سب سوچا لیکن ایک نظر سے دیکھا جائے تو اچھا ہی ہوا کہ وہ اپنی بھڑاس نکال کر چلی گئی ہیں۔اب مجھے یقین ہے کہ وہ جلد کاشان بھائی کی طرف متوجہ ہوں گی۔۔"بیا ابھی بھی پر امید تھی۔غازان کچھ سخت کہتے کہتے رک گیا۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا جبکہ بیا حسب معمول کاشان کو تسلیاں دلاسے دینے میں مصروف ہو چکی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہ گہرے گہرے سانس لیتی بیڈ پر بیٹھی تھی۔ اسے رہ رہ کر رونا بھی آ رہا تھا اور غازان پر غصہ بھی کہ وہ سب جان کر بھی اس کے احساسات کی پرواکیے بغیر کاشان کے لیے یہ سب کر رہا تھا۔ کیا اس کے نزدیک اسکی اتنی بھی اہمیت نہیں تھی کہ وہ اسکا خیال ہی کر لیتا کہ وہ اس سب میں کتنا ہرٹ ہو رہی ہے۔

"مجھے اب یہاں ایک پل بھی نہیں رہنا ہے۔ مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیئے۔" وہ فیصلہ کرتی اٹھی، اپنے آنسو صاف کیے اور اپنا بیگ نکال کر اس میں اپنے کپڑے رکھنے لگی۔

"اگر جانے کا پروگرام بن گیا ہے تو بتا دیں، میں آپ کے لیے ٹکٹ کا بندوبست کروا دیتا ہوں۔" وہ غازان کی آواز پر حیرانگی سے پلٹی جو بلکل پر سکون نظر آ رہا تھا۔ حاطمہ اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی۔

"آپ آخر چاہتے کیا ہیں؟ اب اس سب کا کیا مطلب ہے؟ پہلے اپنے بھائی کو بلاتے ہیں پھر مجھے یہاں سے جانے کی آفر دیتے ہیں، آخر مطلب کیا ہے آپکا؟ اوہ کہیں یہاں سے بھیجنے کے لیے ہی تو اپنے بھائی کو نہیں بلایا تھا آپ نے؟؟" وہ مشکوک نظروں سے دیکھتی بولی جبکہ ماتھے پر شکنوں کا جال بچھ چکا تھا۔

"جتنی آپ نے فضول جرح کرنی تھی کرلی، اب میرے خیال میں آپکو ٹھنڈے دماغ کے ساتھ گھر جانے کی تیاری کرنی چاہئیے۔۔" وہ کہتا ہوا واپس مڑا۔ حاطمہ کے دماغ نے صرف ایک پل لیا تھا سوچنے میں اور پھر اس سوچ کے برعکس اسکے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ چمکی تھی۔

"بات سنیں۔" اس نے ایک نظر اپنے کمرے سے نکلتے غازان کو دیکھا اور بے اختیار اسے آواز دی۔

"بولیں سن رہا ہوں۔۔۔" وہ وہیں کھڑا رہ کر مڑا۔ حاطمہ کے چہرے پر سکون ہی سکون نظر آتا تھا اور یہ سکون غازان کو اگلے پل ہی بے سکون کر گیا۔

"میں نہیں جا رہی کہیں بھی، آپ کے ساتھ آئی ہوں تو آپکے ساتھ ہی جاؤں گی۔۔۔" وہ اطمینان سے بولی۔

"تو باہر ملکہ جذبات بننے کا شوق کیا کچھ پل کے لیے تھا؟ اس قدر شدت پسند ہونے کا مظاہرہ اور اب یہ سکون؟ کیا کاشان کو بھجوانے کا ارادہ ہے یہاں سے؟" غازان نے طنز سے کہا۔ وہ دلکشی سے مسکراتی سر نفی میں ہلا گئی۔ غازان اس کے پل میں تولہ پل میں ماشہ والے رویے سے کچھ الجھن کا شکار ہوا۔ وہ کچھ دیر پہلے کی حاطمہ سے بالکل برعکس تھی۔

"بالکل بھی نہیں، مجھے کیا ضرورت انکو یہاں سے بھجوانے کی یا میرا کیا تعلق ان سے؟ میرا تعلق آپ سے جڑ چکا ہے تو میں کیوں انکو دیکھ کر یا ان کے آنے پر اعتراض کروں جبکہ وہ میرے لیے بالکل انجان

ہیں۔" وہ اپنے بیگ سے کپڑے نکالتی بولی غازان کے لیے اسے سمجھنا مشکل ہو رہا تھا کہ آخر اتنی جلدی اس کایا پلٹ کی وجہ کیا تھی۔

"اب کیا نیا ڈرامہ شروع کرنے لگی ہیں آپ ؟" اس کے استفسار پر حاطمہ کے لب مسکرانے کے انداز میں پھیلے۔

"ڈرامہ نہیں اصل حقیقت سے آپکو اور آپکے بھائی کو روشناس کروانے لگی ہوں تاکہ آپ کے بھائی جتنی بھی امیدیں مجھ سے لگا کر بیٹھے ہیں وہ فقط انکی خود کی پالی ہوئی خوش فہمیاں ہیں۔ میں حاطمہ غازان ہوں اور یہی حوالہ اب میری پہچان بنے گا۔" وہ اپنے دوٹوک انداز میں بولتی اسے بہت کچھ باور کروا چکی تھی۔ غازان کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس لگی تھی۔ وہ کمرے سے باہر نکلتی حاطمہ کے پیچھے گیا، مقصد اسے روکنا اور اس سب سے باز رکھنا تھا۔ وہ اس رشتے کے لیے لڑنے کی کوشش کر رہی تھی جس رشتے کی غازان کی نظر میں کوئی اہمیت ہی نہیں تھی۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں کاشان صاحب ؟" حاطمہ کی آواز نا صرف اس کے پیچھے آتے غازان کو چونکا گئی بلکہ بیا کے ساتھ اپنا بیگ لے کر جاتے کاشان کو بھی ساکت کر گئی۔ وہ ایک جھٹکے سے اسکی طرف پلٹا۔ وہ سینے پر دونوں ہاتھ باندھے پر سکون انداز میں اسکی طرف متوجہ تھی۔

"اب اگر آ گئے ہیں تو انجوائے کر کے جائیے گا، میری وجہ سے آپ اپنا ٹرپ خراب مت کریں کیونکہ مجھے بھی یہ محسوس ہوا ہے کہ میں کیوں کسی انجان کے لیے اپنا ٹرپ خراب کروں اور اپنے شوہر کو ناراض کروں۔ اب آپکو تو پتہ ہو گا کہ ہمسفر کے بغیر مری گھومنے کا مزہ کہاں آتا ہے، کیوں بیا؟؟" وہ مسکراتی نظروں سے سب کے حیران چہرے دیکھتی ہوئی آخر میں بیا سے مخاطب تھی۔ بیا اس کی باتوں کے پیچھے چھپے مطلب سے قطعاً انجان مسکرا دی تھی۔

"بالکل، شکر ہے آپ کا غصہ اترا ورنہ ہم سب تو پریشان ہی ہو گئے تھے۔ چلیں کاشان بھائی آپ کی سن لی گئی ہے۔۔" بیا جوشیلے لہجے میں بولتی کاشان کی طرف مڑی جو اضطرابی انداز میں اپنے لب دبا رہا تھا۔ اسے اپنے سامنے الگ ہی حاطمہ نظر آئی تھی۔ وہ اس بات سے حقیقتاً پریشان ہو چلا تھا۔ کاشان نے ایک خاموش نظر غازان پر ڈالی جو خود اس صورتحال سے پریشان نظر آ رہا تھا۔

"رات کو ڈنر پر ملتے ہیں۔۔۔" وہ بیا سے کہتی ہوئی غازان کے قریب سے گزری مگر گزرتے ہوئے اس نے غازان کی طرف ایک فاتحانہ مسکراہٹ اچھالی۔ اسے غازان نے خشمگیں نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"دیکھا غازان، تم مجھ سے ناراض ہو رہے تھے مگر میری چھوٹی سی کاوش نے کیسے سب ٹھیک کر دیا ہے۔۔۔" وہ حاطمہ کی پشت کو گھور رہا تھا جب بیا کی آواز پر اسکی طرف برہمی سے پلٹا۔

"یہ جو تمہیں ٹھیک نظر آرہا ہے یہی سب سے غلط ہے اور ایک دن تم مانو گی کہ تم سے بہت بڑی غلطی ہو چکی ہے۔۔" وہ نپے تلے الفاظ میں کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ بیانا سمجھی سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

حاطمہ نے اپنے کمرے میں ہی ڈنر کیا تھا۔ اب وہ تھوڑی سی چہل قدمی کے خیال سے ہوٹل کے ایک طرف بنے لان میں چلی آئی جہاں لگی سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں وہ ایک طرف بنے بینچ پر بیا اور غازان کو بیٹھے دیکھ کر وہیں سے واپس ہو گئی مگر آگے سے آتے کاشان کو دیکھ کر وہ پلٹ گئی تھی، اب اسکا رخ غازان اور بیا کی طرف تھا۔

"آیئے بھابھی، آپ نے ڈنر پر ہمیں جوائن ہی نہیں کیا۔ چلیں اب واک کریں ہمارے ساتھ۔۔" بیا کی بات پر حاطمہ نے زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے غازان کی طرف دیکھا جو اپنے موبائل میں اس طرح مصروف تھا جیسے اس کے سوا وہاں کوئی اور موجود ہی نہیں ہے۔ حاطمہ جانتی تھی یہ انداز صرف اس کے لیے ہے، اس لیے خاموشی سے بیا کی طرف متوجہ ہوئی۔

"میں آپ کو کال کرنے ہی والی تھی کاشان بھائی، میرا اور غازان کا موڈ مال روڈ جانے کا تھا، اب آپ اور بھابھی بھی ہمارے ساتھ چلیں۔۔" بیا کاشان کو آتا دیکھ کر بولی۔

"ویل چلتے ہیں۔۔" کاشان نے خوشدلی سے ہامی بھری۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"چلو غازان۔۔" بیا غازان سے بولی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ حاطمہ نے پہلے تو انکار کا سوچا مگر پھر غازان کا خیال کرتی ساتھ چل دی۔

"کل ناشتہ کرنے کے فوراً بعد ہم سب نے نتھیا گلی جانا ہے پھر اس کے بعد ہلز دیکھنے چلیں گے۔ وہاں میرے ماموں کا گھر ہے۔ ہم ادھر ہی رکیں گے، اس کے بعد باقی کی سب جگہیں بھی دیکھیں گے کیونکہ بس دو دن ہیں میرے پاس پھر میں نے اسلام آباد چلے جانا ہے۔۔" بیا ان کے ساتھ چلتے اپنا پلان بتانے لگی کاشان اسکی ننھیال کی فیملی کے بارے دریافت کرنے لگا جو کہ اسلام آباد میں ہی رہائش پذیر تھی۔ اس لیے بیا نے اب واپسی میں ان کے ساتھ لاہور جانے کے بجائے اسلام آباد میں ہی رک جانا تھا اور یہ بات حاطمہ کو اچھی لگی تھی۔ وہ خاموشی کے ساتھ سڑک کے ایک طرف بنے فٹ پاتھ پر چل رہی تھی۔ اس وقت رات کے دس بج رہے تھے مگر یہ روڈ ایسے جگمگا رہا تھا جیسے صبح کا ٹائم ہو۔ ہلکی ہلکی برف باری سے لطف اندوز ہوتے لوگ قدرت کے حسین منظر اپنے موبائل میں قید کیے جا رہے تھے۔ کچھ لوگ روڈ کے دوسری طرف بنے ریسٹورنٹ میں چائے اور کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ لوگوں کو آتے جاتے دیکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے وہ انجوائے کر رہے تھے۔ حاطمہ بھی اپنی گرم وول شال کو اچھے سے اپنے ارد گرد لپیٹتی اپنے ارد گرد سے بے نیاز خود میں گم ہو چکی تھی۔ وہ اپنی موجودہ اور آئندہ زندگی کے بارے میں سوچنے لگی کہ وہ کب ان سب فکروں سے آزاد ہو کر پر سکون زندگی جیے گی؟

"دھیان کدھر ہے آپکا؟" اس سے پہلے کہ وہ اپنی بے نیازی میں سامنے آتی گاڑی سے ٹکراتی غازان نے پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔ حاطمہ نے چونک کر ارد گرد دیکھا۔ وہ بے خیالی میں چلتی ہوئی سڑک کے درمیان میں آگئی تھی۔ کاشان اور بیا جو کسی بحث میں الجھے آگے نکل گئے تھے، وہ بھی حیرانگی سے پلٹ کر غازان اور اس کے بازو کے ساتھ لگی حاطمہ کو دیکھتے قریب آگئے۔ حاطمہ سب کے متوجہ ہونے پر خفت کا شکار ہوتی اس سے الگ ہوئی۔

"اوہ شکر ہے، آپ ٹھیک ہیں حاطمہ بھابھی۔۔" بیا کے پوچھنے پر وہ فقط سر ہلا گئی حاطمہ کا ہاتھ ابھی تک غازان کے ہاتھ میں تھا جسے بیا نے غور سے دیکھا تھا اور اسی کے دیکھنے پر غازان نے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا۔

"کاشان بھائی آپکو بھابھی کے ساتھ چلنا چاہیئے۔ انکا ہاتھ تھام کر پیار بھری باتیں کریں تاکہ وہ بھی انجوائے کر سکیں، غازان تم میرے ساتھ چلو اب۔۔۔" بیا نے غازان کا ہاتھ پکڑا اور آگے چل دی۔

حاطمہ نے جلتی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ وہ آگے چلتے غازان اور ساتھ ہاتھ پکڑے بیا سے خائف ہوتی چل پڑی۔ سڑک ٹوٹی ہونے کی وجہ سے درمیان میں تین فٹ کی گہرائی میں گڑھا تھا۔ ایک چیخ کے ساتھ اسکا پاؤں اس تین فٹ کی گہرائی والے گڑھے میں پڑا اور پاؤں مڑنے کی وجہ سے وہ سنبھل نہ سکی جسکا نتیجہ یہ تھا کہ وہ منہ کے بل گری تھی۔ کاشان جو اس سے چند قدم پیچھے تھا لپک کر آگے آیا مگر تب تک وہ زمین پر پڑی تھی۔ غازان اور بیا نے حاطمہ کی چیخ ایک ساتھ سنی تھی۔ غازان اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے بیا سے

چھڑواتا بھاگ کر اس کے پاس آیا اور اسے بازوؤں سے تھام کر کھڑا کیا مگر اس کے پاؤں میں شدید درد کی لہر اٹھی تو وہ کراہ اٹھی۔

"میرے پاؤں میں درد ہو رہا ہے۔۔۔" وہ روہانسے لہجے میں بولی۔ ایک تو تکلیف اور اوپر سے گرنے کی شرمندگی اسکی آنکھوں میں آنسو لے آئی تھی۔ غازان نے نہایت قریب سے اسے دیکھا ایک لحظے کو دونوں کی نظریں ٹکرائی تھیں۔ ایک طرف دکھ اور تکلیف کا گہرا احساس، چھلکتی آنکھیں اور دوسری طرف فکر و تشویش کے ساتھ ساتھ کوئی اور جذبہ بھی تھا جسے محسوس کر کے اس کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی تھی

"لگتا ہے پیر میں موچ آگئی ہے، ڈاکٹر کو دکھانا پڑے گا۔" کاشان نے لب کشائی کی جس پر دونوں نے ایک ساتھ کاشان اور ریا کو دیکھا تھا۔ ریا کی آنکھوں میں اگرچہ حاطمہ کی تکلیف پر دکھ کا احساس تھا تو ساتھ ایک سرد سا تاثر بھی ابھرا آیا تھا۔ شاید دونوں کی اس قدر نزدیکی پر کیونکہ حاطمہ اس وقت بالکل غازان کے سہارے کھڑی تھی۔ غازان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے سہارا دیا ہوا تھا۔

"پاؤں مڑنے کی وجہ سے موچ آگئی ہے۔ ان سے تو چلا بھی نہیں جائے گا۔ کاشان بھائی آپ گاڑی لے آئیں اور بھابھی کو واپس ہوٹل لے جائیں اور انہیں ڈاکٹر کو دکھا دیں۔۔۔" ریا کی بات پر کاشان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"رہنے دو کاشان، پانچ منٹ کی تو مسافت ہے تم پہلے گاڑی لینے جاؤ گے پھر لے کر آؤ گے تب تک یہ تکلیف سے روتی رہیں گی۔ میں لے جاتا ہوں تم بس ہوٹل سے ڈاکٹر کا پتہ کر کے روم میں بھجوا دینا۔" غازان نے کہتے ہوئے اپنے ساتھ لگی حاطمہ کو دیکھا اور اگلے ہی پل وہ اسے اپنے بازوؤں میں اٹھاتا مظبوط قدم رکھتا آگے بڑھ گیا۔ یہ احساس کیے بغیر کہ اس کے اس عمل سے پیچھے رہ جانے والے دونوں وجود ساکت رہ گئے تھے۔

*********^^^^********

وہ سیدھا اسے اس کے کمرے میں لے کر آیا تھا۔ حاطمہ تو اپنی تکلیف بھول کر اس کی قربت کے سحر میں کھو گئی تھی۔ وہ غازان کے اس عمل پر بھونچکی ہی رہ گئی تھی۔ غازان نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں یوں احتیاط اور نرمی سے اٹھایا ہوا تھا جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو۔ حاطمہ کے دل نے اسے قریب پا کر ایک بیٹ مس کی تھی۔ اس کے دل کی دھڑکنوں کا شور تھا کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔

"کیا بہت درد ہو رہا ہے؟" غازان اسے نرمی سے بیڈ پر بٹھا کر تشویش سے پوچھتا حاطمہ کو خوشی سے نہال کر گیا۔

"نہیں۔۔۔" وہ نم لہجے میں اتنا ہی بول پائی۔ غازان نے اس کے پاؤں کو دیکھا جو بہت سرخ ہو چکا تھا۔ ایک طرف سے سکن اتری ہوئی تھی۔ غازان نے بے اختیار دل کو مسلا تھا جو اسکی اتنی سی تکلیف پر بے چین ہو اٹھا تھا۔

تبھی بیا اور کاشان کمرے میں داخل ہوئے، ساتھ ایک ڈاکٹر بھی تھا۔ حاطمہ نے کاشان اور بیا کے بجھے چہروں کو بڑے غور سے دیکھا تھا۔ وہ دل ہی دل میں وہ مسکائی تھی۔ اسے اپنے پاؤں پر ٹوٹ کر پیار آیا جس نے اسے اتنے حسین پل نواز دیے تھے۔

"پریشانی والی بات نہیں ہے، گوشت کے پھٹنے سے پاؤں میں تکلیف ہو رہی ہے، ایک دو دن کے ریسٹ سے چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں گی۔ آپ نے یہ کریم پاؤں پر لگانی ہے اور درد کے لیے یہ میڈیسن جو گرم دودھ کے ساتھ لینی ہیں۔۔"

ڈاکٹر نے غازان کو میڈیسن دی اور چلا گیا۔ بیا نے آگے بڑھ کر میڈیسن غازان کے ہاتھ سے لے لیں جس پر غازان نے چونک کر بیا کی طرف دیکھا تھا۔ شاید اب اسے بیا کی موجودگی یا اس کے احساسات کا خیال آیا تھا کہ وہ بلاشبہ غازان کے اس رویے پر حیران ہوئی تھی۔

"آپ لوگ جائیں میں بھابھی کو میڈیسن کھلا دوں گی بلکہ کاشان بھائی آپ آج رات بھابھی کے روم میں ہی رک جائیں۔ ان کو آپکی ضرورت ہے۔ غازان نے دیور ہونے کا حق ادا کر دیا ہے، اب آپ شوہر ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے ان کے ساتھ رہیں اور انکا بھرپور خیال رکھیں۔۔۔" بیا نے اپنے دل و دماغ

میں پنپنے والے وسوسوں کو جھٹکتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہنا کہا مگر اسکی باتوں پر کمرے میں موجود تینوں کے چہروں پر الگ الگ تاثرات ابھرے تھے۔کاشان جہاں اذیت سے لب کاٹ رہا تھا، وہیں غازان نے بے اختیار اپنی مٹھیاں بھینچ کر جیسے اس بات کو بمشکل اپنے حلق سے اتارا تھا۔اسے بیا کی یہ بات شدید ناگوار گزری تھی مگر اس نے فقط خاموشی ہی اختیار کرنا مناسب سمجھا۔دوسری طرف حاطمہ نے ناپسندیدگی سے بیا کو دیکھا جو اس وقت اسے زہر لگ رہی تھی۔

"بہت شکریہ، اب آپ لوگ جاسکتے ہیں۔میں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔" حاطمہ کے سپاٹ لب ولہجے پر کاشان نے ایک پر شکوہ نگاہ سے اسے دیکھا اور اس کے کمرے سے نکل گیا۔بیا بھی حاطمہ کے تیوروں کو دیکھتی الجھن کا شکار ہوتی غازان کے پیچھے کمرے سے نکلی تھی۔

"پتہ نہیں کب اس سے جان چھوٹے گی۔۔۔" حاطمہ فقط بڑبڑا کر رہ گئی۔

*************^^^^****^^^^^^^****

اگلی صبح حاطمہ کی آنکھ نو بجے کھلی تھی۔شاید میڈیسن کا اثر تھا کہ وہ اتنی دیر تک سوتی رہی تھی۔حاطمہ نے کمبل پرے کیا اور پاؤں بیڈ سے نیچے رکھتے ہوئے پاؤں پر اپنا پورا وزن ڈال کر اٹھی تو وہ کراہ کر رہ گئی۔وہ بیڈ پر ہی بیٹھ گئی۔اس نے اپنے پاؤں کو دیکھا جس میں سوجن ہو چکی تھی۔رات کو میڈیسن کھانے اور

پاؤں پر کریم لگانے سے تو وہ رات بھر محسوس ہی نہیں کر پائی تھی کہ اس کے پاؤں پر چوٹ آئی ہے۔ اسی لیے بے دھیانی میں پیر نیچے رکھتی وہ سارا وزن پاؤں پر ڈال گئی تھی۔

"اف کیا کروں؟؟" حاطمہ نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا۔ اسے اب واشروم جانے تک کے لیے کسی کے سہارے کی ضرورت تھی۔ اس نے موبائل اٹھایا اور اپنے موبائل میں موجود غازان کا نمبر ڈائل کیا، اس کا نمبر ہانی اس کے موبائل میں سیو کر گئی تھی۔

"یس غازان سپیکنگ۔۔۔۔" غازان کی بھاری مردانہ آواز ایک پل کو حاطمہ کا دل دھڑکا گئی۔

"اینی باڈی از ہئیر؟" غازان اسکے نمبر سے بالکل انجان تھا۔ اس لیے دوسری طرف کی مسلسل خاموشی سے شاید جھنجھلا گیا تھا۔

"میں! وہ۔۔۔ مجھے کام تھا ایک۔۔۔" حاطمہ خشک لبوں پر زبان پھیرتی آخر بول ہی پڑی جس پر دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی۔ حاطمہ نہیں جانتی تھی کہ غازان نے اسے پہچانا ہے کہ نہیں کیونکہ غازان اور اسکی یہ فون پر پہلی بات تھی۔

"جی فرمایئے۔۔۔۔" دو پل کے وقفے کے بعد فقط یہی بولا گیا۔ اس سے حاطمہ کچھ اندازہ نہ کر پائی کہ وہ پہچان چکا ہے یا نہیں۔

"کچھ نہیں۔۔۔" وہ یکدم بولتی کال کاٹ گئی۔

"اف۔۔۔۔۔۔۔" ایک گہرا سانس بھرتی وہ موبائل واپس رکھ چکی تھی۔ نجانے کیوں وہ اسے کمرے میں آنے کا نہ کہہ پائی تھی حالانکہ آج کل حاطمہ کافی پر اعتماد ہو کر اس سے بات چیت کرنے لگی تھی مگر کال پر اسے کمرے میں آنے کا کہنا اسے کچھ عجیب لگا تھا۔

"حاطمہ ہمت کرو۔۔۔۔" وہ خود سے کہتی پھر سے پاؤں نیچے رکھتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تبھی دروازے پر کھٹکا ہوا اور آنے والا ایک پل کو اسے ساکت کر گیا تھا۔ غازان ڈھیلے سے سیاہ ٹراؤزر اور نائیکی کی بلیک ہوڈی پہنے اس کے قریب آ گیا تھا۔ وہ اس کے یوں آجانے پر حیران ہی تو رہ گئی تھی۔

"پاؤں کیسا ہے آپکا؟؟" ایک طرف پڑی کرسی کو گھسیٹ کر اس کے قریب کر کے وہ اس پر ٹک گیا اور بغور اس کے پاؤں کو دیکھا۔

"بہتر ہے۔۔۔" حاطمہ نے ہولے سے جواب دیا۔ غازان نے اسکے جھکے سر کو دیکھا پھر اسکی نظریں اسکے سراپے سے الجھی اور کچھ ایسا جو غازان کا دل ایک لمحے کو ڈگمگا گیا اس نے اپنی نظریں پھیر لیں۔

"مجھے فریش ہونا ہے۔۔" حاطمہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا جس پر غازان اپنی جگہ سے اٹھا اور پاس آ کر اسے بازو سے پکڑ کر اپنا سہارا دیتے کھڑا کیا پھر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ اسکا سارا وزن خود پر اوپر ڈال گیا۔ حاطمہ اس قدر نزدیکی پر لال سرخ ہوتی اسکی طرف دیکھنے لگی جسکا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔ وہ کوئی احساس اخذ نہ کر پائی۔ اسے واشروم کے اندر تک چھوڑ کر وہ باہر آ کر واشروم کا دروازہ بند کر گیا۔ وہ بیڈ پر بیٹھتا اس کی پکار کا انتظار کرنے لگا۔ غازان نے بیڈ پر پڑا حاطمہ کا دوپٹہ بے اختیار اپنے ہاتھ میں لیا۔

"کچھ غلط ہو رہا ہے۔۔۔" دوپٹہ چھوڑتا وہ جلدی سے کھڑا ہوتا جیسے اس احساس سے پیچھا چھڑوانے لگا جو اب دن رات اسے بے چین کیے ہوئے تھا۔

"غازان!!!" حاطمہ کی پکار پر وہ اس کے پاس گیا اور اسے ویسے ہی سہارا دیتا بیڈ تک لایا، بیڈ پر بٹھا کر وہ اس سے کچھ کہنے کو مڑا مگر اس پر نظریں پڑتے ہی جیسے سارے الفاظ منہ میں رہ گئے جو بغیر ڈوپٹے کے بے نیاز سی بیٹھی تھی۔ منہ دھونے کی وجہ سے پانی اس کی گردن کو اچھی طرح بھگو چکا تھا۔ فٹنگ والا سوٹ جسکا گلہ کچھ گہرا تھا۔ یہ سوٹ بیا نے اپنے اندازے سے لیا تھا جس کو حاطمہ نے کل رات پہن لیا تھا۔ اب وہ اس چیز سے یکسر انجان تھی کہ اسکا نا صرف ڈوپٹہ غائب تھا بلکہ اسکا سراپا کسی کے لیے ایک مشکل امتحان بن چکا تھا۔

"میں آپکا ناشتہ بھجواتا ہوں۔۔۔" غازان گہرا سانس بھرتا بنا اسے دیکھے بولا۔

دروازے کے پار سے بیا اور کاشان کی آواز سنتا وہ واپس پلٹا اور بیڈ کے ایک طرف پڑا اسکا دوپٹہ اٹھا کر اس کی گود میں پھینکا۔

"دوپٹہ شاید اوڑھنے کے لیے ہوتا ہے، آج کے بعد میں آپکے بدن پر یہ لباس نہ دیکھوں۔۔۔" وہ کڑے تیور لیے اسے دیکھنے لگا جو اسکی بات پر خفیف ہوتی اس کی نظروں کے تعاقب میں خود کی طرف دیکھتی گڑبڑاتی ہوئی ڈوپٹہ اوڑھ گئی۔ وہ شرم اور خفت سے سرخ پڑ گئی تھی۔ اس کی نظریں شرم سے اٹھ نہ

سکیں۔وہ سہی معنوں میں شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔وہ ایک بھرپور نظر اسکے جھکے سر پر ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

وہ حاطمہ کے کمرے سے نکلتا ابھی کوریڈور کی طرف بڑھ رہا تھا کہ بیا کی آواز پر رکا جو اسکی جانب ہی چلی آ رہی تھی۔

"ناشتہ کرلیا تم نے غازان؟" وہ اس کے قریب آچکی تھی۔

"نہیں۔۔۔" غازان نے سر نفی میں ہلایا۔

"اوہ مجھے لگا تم نے حاطمہ بھابھی کے ساتھ ناشتہ کرلیا ہو گا کیونکہ تم ان کے روم میں گئے تھے۔۔" بیا کا لہجہ اگرچہ سادہ تھا مگر انداز کچھ جتانے والا تھا۔غازان نے فقط ایک نظر دیکھا تھا۔

"تمہیں کچھ کام ہے مجھ سے؟ اگر نہیں تو کیا میں اپنے روم میں جاکر فریش ہو جاؤں؟" وہ سپاٹ لب ولہجے میں بولتا بیا کو حیران کر گیا۔

"کیا بات ہے غازان؟ تم اتنے روڈ کیوں ہو رہے ہو؟" اس نے غور سے دیکھا غازان کے چہرے پر کہیں ناگواری کا تاثر تھا جیسے اسے بیا کی یہ بات یا یہ سوال اچھا نہیں لگا تھا۔

"میں روڈ نہیں ہو رہا ہوں لیکن اگر تم ایسے راستے میں روک کر مجھ سے سوال جواب کرنے لگو گی تو مجھے ہرگز اچھا نہیں لگے گا۔۔" وہ روکھے لہجے میں بولا۔

"میں سوال جواب نہیں کر رہی ہوں بس یہ کہا کہ مجھے لگا تم نے ناشتہ حاطمہ بھابھی کے ساتھ کر لیا ہے۔ میرے خیال میں اس میں غصے والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ دوسرا تم کاشان بھائی کو اگنور کر رہے ہو۔ بجائے ان دونوں میاں بیوی کو بہانے سے اکٹھے کرنے کے تم خود حاطمہ بھابھی کی ہیلپ کر رہے ہو۔" بیا جو مسلسل دو دنوں سے سب نوٹ کر رہی تھی خود کو کہنے سے روک نہ پائی۔ غازان نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے اس کی طرف سوالیہ نگاہ سے دیکھا جیسے وضاحت مانگ رہا ہو۔

"میرے خیال میں تمہیں کل رات کو بھابھی کو یوں اٹھانا نہیں چاہیئے تھا۔ کاشان بھائی کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو گیا تھا۔ ان کو تمہارا یہ اقدام ذرا اچھا نہیں لگا تھا۔ ارے جب شوہر موجود ہے تو تمہیں ہیرو بننے کی کیا ضرورت تھی بلکہ اگر یہی کاشان بھائی کرتے تو دونوں کی دوری کچھ تو کم ہوتی اور اب بھی تم انکی ہیلپ کے لیے روم میں گئے۔ یہ سب کاشان بھائی کو کرنا چاہیئے تھا، مجھے معلوم ہے کہ بھابھی کاشان بھائی کی باتوں سے بہت ہرٹ ہوئی ہیں انکے شک کی وجہ سے بہت گہرے صدمے میں تھیں۔ اس لیے وہ انکو اگنور کر رہی ہیں مگر میں نے یہ ٹرپ صرف ان کے لیے پلان کیا تھا کہ وہ کچھ نزدیک آ سکیں۔۔۔" وہ جیسے جیسے بول رہی تھی غازان کی تیوریاں ویسے ویسے چڑھ رہی تھیں مگر وہ لب بھینچے چپ تھا۔ بڑی مشکل سے اس نے اسکی باتوں کو برداشت کیا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ اتنا کچھ کافی ہے باقی باتیں بعد میں، پھر ملتے ہیں۔۔" غازان کہتے ہوئے کمرے کی طرف چل دیا۔ بیا اسکی پشت کو گھورتی جھلا کر رہ گئی جو اس کے تاثرات سے کچھ بھی اخذ نہ کر پائی تھی اور دوسرا وہ بنا اسکی باتوں کا کوئی سولڈ ریزن دیئے چلا گیا تھا جو اسے پریشانی میں مبتلا کرنے کے لیے کافی تھا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

آج انکی مری میں آخری رات تھی۔ وہ لوگ مری ہلز کی طرف جا رہے تھے تاکہ وہاں سے ہی سیدھا گھروں کو جایا جائے۔ حاطمہ جسکا پاؤں کچھ ٹھیک ہو گیا تھا وہ بھی صرف اس نیت سے ساتھ چلی آئی کہ یہاں سے انہوں نے لاہور کی فلائٹ لینی تھی جبکہ بیا کو صبح اس کے ماموں نے لینے آنا تھا۔

"آپ کے پاؤں کی وجہ سے کل کا دن ہمارا مس ہو گیا۔ میں اور غازان نتھیا گلی گئے تھے مگر آپکا خیال کرتے جلدی واپس آ گئے۔ اسلیے آج کا دن بھرپور انجوائے کرنا ہے۔ یہاں میرے ماموں کا ریزورٹ ہے۔ ہم وہاں بھی جائیں گے۔ ماموں نے کہہ دیا ہے وہاں کے واچ مین سے۔ وہ ہمیں کیز دے دے گا۔۔" بیا حاطمہ کے ساتھ ہلکے پھلکے لہجے میں گپ شپ کر رہی تھی۔ جس کا حاطمہ صرف ہوں ہاں میں جواب دے رہی تھی پھر اگلے بیس منٹ میں وہ لوگ مری ہلز پر تھے جہاں کے خوبصورت مناظر ہر ایک کو اپنی گرفت میں لے چکے تھے۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"بھائی آپ بھابھی کا ہاتھ پکڑیں نا۔ ان سے چوٹی پر بغیر سہارے چلنا مشکل ہو گا۔۔" وہ لوگ آگے پیچھے برف کے پہاڑ پر چڑھ رہے تھے کہ حاطمہ کو آہستہ آہستہ چلتے دیکھ کر بیا بولے بغیر نہ رہ سکی۔ اسکی بات پر غازان نے پلٹ کر دیکھا حاطمہ نے جلدی سے بیا کو انکار کیا تھا۔

"بہت شکریہ، مگر مجھے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" حاطمہ کے صفاچٹ جواب پر کاشان دل مسوس کر رہ گیا جبکہ غازان خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔

حاطمہ ان تینوں کو چھوڑ کر خود ایک طرف بنے بینچ پر آکر ٹک گئی۔ اسکا ارادہ اب اور اوپر جانے کا بالکل نہیں تھا۔ وہ یہاں تک ہی تھک چکی تھی۔ دوسرا اسے بہت زیادہ سردی لگ رہی تھی۔ اس نے گرم سوٹ کے اوپر سویٹر اور اوپر کوٹ پہنا ہوا تھا مگر پھر بھی ٹھنڈ سے اس کے دانت بجنے لگے تھے۔ بیا نے اسے ساتھ چلنے کا کہا تھا مگر وہ سہولت سے انکار کرتی موبائل نکال کر قدرت کے حسین مناظر اپنے کیمرے میں سیو کرنے لگی۔

اسے یہاں بیٹھے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا جہاں وہ بیٹھی تھی وہ راہ گزر تھی وہاں سے سب ٹورسٹ گزرتے اوپر جارہے تھے۔ حاطمہ برف باری سے بچنے کے لیے اٹھ کر کچھ قدم کے فاصلے پر موجود درخت کے نیچے آ گئی۔ اسکا ارادہ واپس گاڑی میں جا کر بیٹھنے کا تھا کہ اسے غازان دکھائی دیا جو شاید نہیں یقیناً اسکی طرف ہی آ رہا تھا۔ حاطمہ کو اسے دیکھ کر انجانی سی خوشی محسوس ہوئی۔

"آپ کو گاڑی میں چھوڑ آتا ہوں کیونکہ بیا کا ابھی موڈ ایک گھنٹہ اور وہاں گزارنے کا ہے یا پھر آپکو ریزورٹ چھوڑ آؤں؟" غازان کے نرم لہجے پر وہ سر نفی میں ہلا گئی۔

"نہیں وہاں تو میں اکیلے نہیں جاؤں گی مگر گاڑی میں جا کر بیٹھنے کا میں بھی سوچ رہی تھی۔" اسے معلوم تھا کہ غازان یہ سب اس کے پاؤں کی وجہ سے کہہ رہا ہے۔

"او کے چلیں یا ابھی انجوائے کرنا ہے؟" غازان نے اس کے بجتے دانتوں اور سردی کی شدت سے کانپتے بدن کو دیکھ کر جیسے مسکراتے لہجے میں طنز کیا تھا وہ خفیف سی ہو گئی۔

"بہت سردی ہے پتہ نہیں لوگ کیسے اتنی ٹھنڈ میں آجاتے ہیں۔۔" حاطمہ کی نظریں اوپر کی طرف جاتے کپل پر ٹکی تھیں جسکے تعاقب میں غازان نے بھی دیکھا تھا۔ وہ کوئی نیا شادی شدہ جوڑا تھا۔ شوہر نے بیوی کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ غازان نے حاطمہ کی طرف نگاہ کی جسکی ابھی بھی نظریں ادھر ہی ٹکی تھیں۔

"کیونکہ لوگ یہی موسم تو انجوائے کرنے آتے ہیں۔ اب ان لوگوں پر روشنی ڈالنی ہے یا چلنا ہے؟" غازان کے سوال پر حاطمہ نے جلدی سے قدم بڑھائے تھے مگر اسی جلدی اور بے دھیانی میں اسکا پاؤں برف پر پھسلا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ گرتی غازان نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔ وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ پلکیں اٹھاتی غازان کی طرف دیکھنے لگی جو نرم گرم نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ

اپنی پوزیشن کا احساس کرتی اس سے الگ ہونے لگی تھی مگر غازان نے اگلے ہی پل اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھالیا تھا۔

"میں۔۔۔۔" وہ غازان کے اس اقدام پر حیران ہوئی تھی۔

"آپ ارد گرد لوگ دیکھ رہی ہیں ان کے سامنے اب آپ گرتی اچھی تو نہیں لگیں گی؟" وہ اپنے قدم مضبوطی سے جماتا نیچے اترتا اسکی توجہ ارد گرد چلتے پھرتے لوگوں کی طرف دلا گیا جن کو دیکھتی حاطمہ شرم سے دوہری ہوئی کیونکہ لوگ بہت دلچسپ نگاہوں سے اس جوڑے کو دیکھ رہے تھے۔

"اور جس طرح لوگ اب دیکھ رہے ہیں وہ۔۔۔" حاطمہ اپنا منہ اسے کندھے میں چھپاتی بولی۔

"میرے خیال میں شرم اچھی ہوتی ہے شرمندگی سے، ویسے بھی بیوی کو اس کے شوہر نے ہی اٹھایا ہے نا۔۔ اب پاکستان میں اتنا تو چلتا ہے۔۔۔" وہ چلتا ہوا اپنی عادت کے برعکس نرم اور ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تھا۔ حاطمہ تو اس کے منہ سے "شوہر اور بیوی" ہی سن کر خوشی سے نہال ہوگئی تھی۔ غازان نے شاید پہلی دفعہ اسے اپنی بیوی اور خود کو اس کا شوہر کہا تھا ورنہ تو وہ اس رشتے سے ہی انکاری رہتا تھا۔

غازان نے روڈ کے ایک طرف اپنی پارک کی ہوئی سوک کے پاس جا کر نرمی سے اسے زمین پر کھڑا کیا تھا اور خود کیز سے گاڑی کا فرنٹ ڈور اوپن کر کے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر حاطمہ نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"کیا یہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔؟" غازان نے پوچھا۔

"جی مجھے ایسے اچھا لگ رہا ہے۔۔" وہ کہنا تو چاہتی تھی کہ آپ کے ساتھ مگر جھجھکتے ہوئے فقط یہی کہہ پائی۔غازان نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں اس وقت خوشی کا گہرا تاثر تھا جیسے اسکی دو پل کی قربت اسے مہکا گئی ہو۔غازان نے اسکے چہرے سے بمشکل نظریں ہٹائی تھیں۔آجکل وہ خود اپنی کیفیت سے عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھا۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی حاطمہ کے بارے میں سوچ رہا تھا ایسے برتاؤ کر رہا تھا جس سے بیا بھی ٹھٹھک رہی تھی بلکہ ٹھٹھک تو وہ خود بھی رہا تھا کہ وہ کب سے حاطمہ کو "بیوی" والی اہمیت دینے لگا تھا۔

"مجھے واپس جانا ہے۔آپ گاڑی کی کیز پکڑیں اگر بیٹھنا ہوا تو گاڑی میں بیٹھ جایئے گا اور پلیز اپنے ذہن کے کسی بھی اوٹ پٹانگ مشورے پر عمل کرنے کے بجائے گاڑی میں ہی رہیئے گا اگر آپ یہاں کھو گئیں تو پھر آپ کا ملنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ تھوڑی دیر تک جیسے ہی رات کی سیاہی پھیلے گی پہاڑوں کے راستے گمنام ہو جائیں گے۔۔" غازان اسے باور کرتا اس کے ہاتھ میں گاڑی کی کیز تھماتا واپسی کو قدم موڑ چکا تھا حاطمہ کو لگا جیسے وہ اپنے ساتھ اس کا چین وسکون بھی لے گیا تھا۔وہ بے ساختہ اسے پکار بیٹھی۔

"غازان۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کی آواز میں کچھ تھا جو غازان کے قدم وہیں رک گئے۔اس نے پلٹ کر دیکھا جو آنکھوں میں خاموش التجائیں لیے کھڑی تھی۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" اسکی آنکھیں جو کہانی بیان کر رہی تھیں وہ منہ سے فقط یہی الفاظ نکال پائی۔

غازان نے ایک گہرا سانس بھرا اور واپس آتا گاڑی کی بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔

"اتنے لوگوں کی موجودگی میں ڈر؟ حیرت ہے۔۔۔" وہ سیاحوں کو آس پاس چلتے دیکھ کر کہنے لگا۔

"لوگوں سے ہی تو ڈر لگتا ہے، اب ایک بیوی جتنا اپنے شوہر کے پاس محفوظ رہ سکتی ہے اتنا لوگوں کے درمیان تو نہیں نا۔۔" وہ مسکراہٹ دبائے بولی۔

"آپ ان باتوں سے باز نہیں آئیں گی نا؟" غازان نے تاسف سے دیکھا۔

"آجاؤں گی جب آپ اپنے بھائی سے کہہ دیں گے کہ آپکو میں بیوی کے روپ میں قبول ہوں۔۔" حاطمہ اسکا اچھا موڈ دیکھ کر خود کو کہنے سے روک نہ پائی جس پر غازان کے ماتھے کی تیوری حسب معمول چڑھ گئی تھی۔

"مجھے آپکی ایسی باتیں ہرگز پسند نہیں ہیں۔" وہ بگڑ کر بولا۔

"آپکو تو میں ہی پسند نہیں ہوں، بس بیا بیا۔۔۔" اس نے غصے میں گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھتے اتنی زور سے بند کیا کہ پوری گاڑی ہل کر رہ گئی۔ غازان نے بمشکل اس حرکت کو برداشت کیا اور اپنا دھیان بیا کی آنے والی کال پر لگایا جو اسے واپس بلا رہی تھی۔

وہ لوگ بلیو پانس ریزورٹ میں آئے تھے جہاں پر انہوں نے ڈنر کیا تھا۔ حاطمہ جو چل چل کر تھک چکی تھی کچھ دیر آرام کے خیال سے کمرے میں آگئی۔ اسے لکڑی اور شیشے سے بنا کمرہ بہت اچھا لگا تھا۔ ایک

طرف پڑے آتش دان نے پورے کمرے کو اپنی ہیٹ سے گرم کیا ہوا تھا۔ حاطمہ سکون محسوس کرتی کچھ دیر کے لیے کمر سیدھی کرنے کے خیال سے سنگل بیڈ پر لیٹ گئی اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہ نیند کی گہری وادیوں میں اتر چکی تھی۔

دوسری طرف بیانے کاشان کو کوئی اشارہ کیا تھا اور خود غازان کو لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو غازان مجھے ماموں کی طرف چھوڑ دو، کاشان بھائی بھی ائیر پورٹ کے لیے نکلنے لگے ہیں ورنہ وہ ہی مجھے چھوڑ آتے، اب ہماری ملاقات لندن میں ہی ہو گی۔۔" بیا کاشان سے خُدا حافِظ بولتی غازان سے کہنے لگی۔

"اوکے تم دوسری محترمہ کو بھی لے آؤ، تمہیں ادھر چھوڑ کر ہم لاہور کی طرف نکل جائیں گے۔۔۔" غازان کی بات پر بیا کچھ پھیکی پڑی۔

"تم چلو نا، اس کے بعد بھابھی کو یہاں سے پک کر لینا۔ اتنی دیر وہ آرام کر لیں گی۔۔" بیا ٹالتے ہوئے بولی۔

"آرام گاڑی میں بیٹھ کر بھی کیا جا سکتا ہے، میں دو چکر تو لگانے سے رہا۔۔۔" غازان نے تردید کی۔

"اف غازان دو چکر کہاں ہیں، دس منٹ کی مسافت پر تو ماموں کا گھر ہے، پلیز پہلے مجھے چھوڑ آؤ۔ اس کے بعد بھابھی کو لے کر لاہور کے لیے نکل جانا بلکہ میں تو کہتی ہوں بائے ائیر چلے جاؤ، آن لائن ٹکٹس کروا

لینا۔" بیا کی آخری بات غازان کے دل کو لگی تھی۔ آتے ہوئے تو بیا کی وجہ سے انکو بائے روڈ سفر کرنا پڑا تھا مگر اب جب وہ یہاں رک رہی تھی تو اسے اتنی ڈرائیونگ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

"اوکے چلو۔۔۔" غازان کے کہنے پر وہ خوشی خوشی اس کے ساتھ چل دی۔ اسکا پلان کامیاب ہو رہا تھا جس پر وہ نہایت خوش تھی۔

دس پندرہ منٹ کے بعد غازان نے گاڑی اس کے ماموں کے گھر کے آگے روکی اور اسے باہر نکلنے کا اشارہ کرتا خود بھی باہر نکلا۔ ڈکی سے اسکا سوٹ کیس نکال کر گیٹ کے پاس رکھا اور بیل دے دی تاکہ چوکیدار سامان اندر لے جائے۔ دو منٹ کے بعد چوکیدار اور بیا کا کزن معاذ باہر نکلا جسے بیا کے آنے کی خبر تھی۔ دونوں سے ملتا وہ سامان اندر بھجواتا غازان کو اندر آنے کا کہنے لگا۔ غازان نے نرمی سے انکار کیا تھا۔

"آجاؤ غازان، ماموں لوگ بھی تم سے مل لیں گے۔" بیا کی آفر اسے اس وقت انتہائی ناگوار گزری۔

"پھر کبھی سہی، ابھی تو موسم بھی خراب لگ رہا ہے واپسی ضروری ہے۔۔"

"تم حاطمہ بھابھی کی فکر مت کرو، کاشان بھائی انکو بحفاظت لاہور پہنچا دیں گے۔۔" بیا سہولت سے بولی۔

"کیا مطلب؟ کاشان تو ائیرپورٹ کے لیے نکل چکا تھا۔۔۔" غازان کو جھٹکا لگا۔

"نہیں وہ بھابھی کے ساتھ ہی لاہور جائیں گے، ویسے تو میں نے انکو آج کی رات ریزورٹ میں گزارنے کا ہی کہا ہے آخر کو دونوں میاں بیوی ہیں جب اس طرح کے حسین موسم میں تنہا رات گزاریں گے تو ان کے درمیان ساری دوریاں ختم ہو جائیں گی۔ ایک دوسرے کی قربت سے۔۔۔"

"شٹ اپ بیا، تم۔۔۔۔" وہ جو بہت ضبط سے سب سن رہا تھا۔ ایک دم طیش میں آتا دھاڑا تھا۔ بیا تو بیا معاذ بھی اس کے اس قدر شدید رد عمل پر حیران رہ گیا۔ بیا نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔

"تم کیوں اتنا غصہ کر رہے ہو؟ وہ دونوں میاں بیوی ہیں ان کو اپنے معاملات کو سلجھانے کے لیے وقت چاہئیے اور میں نے وہی وقت دیا ہے۔۔۔" اس کے چلے جانے کے بعد وہ غازان کی طرف متوجہ ہوئی جو لب بھینچے اسے گھور رہا تھا۔

"تم سے کتنی دفعہ کہوں کہ اس معاملے سے دور رہو مگر نہیں، تم نے اپنی عقل کے مطابق ہی چلنا ہے، فی الحال تو میں تم سے اس ٹاپک پر اب کوئی فضول بحث نہیں کرنا چاہتا ہوں۔۔" وہ اپنی گاڑی کے پاس آیا۔ اسکا ارادہ اب فوراً واپس جانے کا تھا۔

"تم اس طرح واپس کیسے جاسکتے ہو غازان؟ تمہیں پتہ ہے اب نو بجے کے بعد روڈ بلاک کر دیئے جائیں گے۔ شدید برفباری اور دھند کی وجہ سے حادثات کا خطرہ ہوتا ہے۔۔۔" وہ فکر مند لہجے میں بولتی اس کے پاس آئی مگر اس وقت غازان کو اسکی فکر مندی ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔

"تمہیں اس چیز کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کر دیا ہے نس وہی احسان کافی ہے۔۔۔" غازان کے لہجے میں ناراضگی کی جھلک صاف محسوس کی جاسکتی تھی۔ وہ بنا کچھ سنے گاڑی میں بیٹھا اور دوسرے ہی پل اس کے سامنے سے زن سے بھگا کر لے گیا۔ بیا اس کی ناراضگی پر پریشان سی کتنے ہی پل وہیں کھڑی سوچتی رہ گئی۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

رات کی سیاہی اور سڑک پر جمی برف کی وجہ سے دس منٹ کا راستہ آدھے گھنٹے پر مشتمل ہو گیا تھا۔ شکر تھا کہ ابھی پولیس روڈ بلاک کرنے کے لیے نہیں آئی تھی۔ وہ گاڑی بلیو پانس کے سامنے کھڑی کرتا بھاگتا ہوا اندر آیا تھا۔ آج پہلی دفعہ اسے اتنی شدت سے احساس ہوا تھا کہ حاطمہ اسکی بیوی ہے، اسکی زمہ داری ہے اور اپنی بیوی کو کیسے پروٹیکٹ کرنا ہے۔

وہ سب سے پہلے اس کمرے کی طرف آیا جہاں حاطمہ ٹھہری تھی۔ اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اندر جھانکا۔ حاطمہ کو محو خواب پا کر وہ بے ساختہ شکر کا سانس لے گیا ورنہ اسے یہی ڈر تھا کہ حاطمہ، کاشان کی موجودگی اور غازان کے چھوڑ کر چلے جانے کا سن کر کوئی شدید رد عمل نہ دے دے۔ وہ اب کاشان کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھتا اس کے نمبر پر کال کرتا ریزورٹ کے دوسری طرف آیا جہاں ایک طرف لوگوں کے لیے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا اور ہر سٹنگ سیٹ کے پاس چھوٹے چھوٹے آتش دان رکھے تھے۔ لوگ کھانا کھاتے ہوئے برفباری کو انجوائے کر رہے تھے۔ وہ کاشان کو دیکھ کر بمشکل خود کو کنٹرول کرتا صبر کا گھونٹ بھر گیا ورنہ اسے اس وقت شدید غصے نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ اسکا دل چاہا جا کر کاشان کو

ایک دو لگا دے کیونکہ بیا تو چلوا نجانے میں یہ سب کر رہی تھی مگر کاشان تو سب جانتا تھا، وہ کیسے حاطمہ کے ساتھ یہاں رہنے کے لیے آمادہ ہو گیا تھا۔

"تم تو ائیر پورٹ کے لیے نکلے تھے کاشان۔۔۔"

کاشان جو پر سکون بیٹھا حاطمہ کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا کہ اس سے کس طرح بات کرنی ہے غازان کی آواز پر ایک جھٹکے سے اٹھ کر اسکی طرف پلٹا جو لب بھینچے آنکھوں میں طیش لیے اسے دیکھ نہیں بلکہ گھور رہا تھا۔

"وہ میں، وہ۔۔۔" اس اچانک افتاد پر وہ ابھی سنبھل نہیں سکا تھا۔ اس لیے کوئی بات نہ بن سکی کیونکہ وہ تو اسکی یہاں موجودگی کی توقع نہیں کر رہا تھا اسے تو بیا نے کہا تھا کہ وہ غازان کو وہیں روک کر رکھے گی مگر اب؟

"آخر کب تک تم اس طرح کی فضول حرکتیں کرتے رہو گے کاشان؟ یہ جانتے ہوئے کہ تم کسی اور کی بیوی کے ساتھ اس طرح کی پلاننگ نہیں کر سکتے ہو پھر بھی۔۔۔" وہ شدید طیش کے علم میں بولا۔

"میں نے نہیں بلکہ بیا نے یہ پلاننگ کی تھی اور میں تو۔۔۔" اس نے صفائی دینا چاہی۔

"بیا تو انجان ہے اور تم؟ تم تو سب جانتے ہو پھر بھی کیسے تم نے گوارا کیا کہ تم یہاں رکو گے؟ اسے ساتھ لے کر لاہور جاؤ گے؟ کیا وہ تمہارے ساتھ ایک قدم چلنا بھی پسند کرتی ہے؟" غازان کے برف سے ٹھنڈے لہجے پر کاشان لب کاٹ کر رہ گیا۔

"اگر میں اس سے بات نہیں کروں گا تو کیسے ہمارے درمیان کے فاصلے۔۔۔۔"

"سٹاپ اٹ، اس طرح کی فضول بکواس مجھے نہیں سننا ہے تم ان ڈھائی ماہ میں بہت کچھ کر چکے ہو جو حاطمہ کے ساتھ ساتھ مجھے بھی ناگوار گزرا ہے مگر میں خاموش رہا کہ چلو تم اپنی کوشش کر کے دیکھ لو مگر نتیجہ ہمیشہ صفر رہا ہے بلکہ وہ تو اب کسی اور رشتے سے ہی تمہیں دیکھنا شروع ہو چکی ہیں۔ صرف تمہاری ان فضول حرکتوں کی وجہ سے، ایک بات میری کان کھول کر سن لو کاشان وہ میرے نکاح میں ہیں اور جب تک ہیں تب تک تم ان کے آس پاس مجھے نظر مت آنا اور نہ کوئی ایسی حرکت کرنا کہ مجھے ناگوار گزرے۔ باقی باتیں اب لاہور میں ہونگی، اللہ حافظ۔" غازان کے دوٹوک انداز پر کاشان کے چہرے کا رنگ بدلا تھا وہ کچھ کہنے کی چاہ میں لب کھولنے لگا تھا مگر غازان کے چہرے کے پتھریلے تاثرات کو دیکھتا خود کو روک گیا اور وہاں سے چل دیا۔

غازان اپنی پیشانی کو مسلتا وہیں کرسی پر ٹک گیا آج کا دن اس کے لیے تھکن کا باعث بنا تھا تو دوسرا جو ذہنی ٹینشن اسے ان دو گھنٹوں میں محسوس ہوئی تھی وہ سب پر بھاری تھا۔ وہ اپنی بیوی کے پاس اپنے بھائی کی موجودگی برداشت نہیں کر پایا تھا اور کیوں نہیں کر پایا تھا اس سب کی وضاحت میں ابھی وہ پڑنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

"سوری سر، روم تو سب بک ہو چکے ہیں آپ نے صبح صرف ایک روم ہی بک کروایا تھا آپ اسی میں سٹے کر لیں۔۔۔" ریسیپشن پر موجود لڑکی کی بات اسے کوفت میں مبتلا کرنے کے لیے کافی تھی صبح جب وہ

لوگ یہاں آئے تھے تو رکنے کا ارادہ نہ تھا صرف فریش ہونے کے لیے ایک کمرہ لیا تھا مگر اب رات گزارنے کے لیے اسے دوسرا کمرہ چاہیئے تھا کیونکہ انکی فلائٹ صبح نو بجے کی تھی۔ اب وہ چاہتا تو بیا کو کال کر کے کوئی بھی روم لے سکتا تھا کیونکہ یہ ریزورٹ اس کے ماموں کا تھا مگر اس وقت وہ بیا سے بات کرنے کے موڈ میں ہر گز نہ تھا۔ اس لیے اسی روم میں چلا آیا جہاں حاطمہ سوئی ہوئی تھی۔ غازان نے کمرے کی ونڈو پر پردے برابر کیے۔ اپنا موبائل نکال کر ٹیبل پر رکھا جہاں بیا کی لاتعداد مسڈ کالز اور میسیجز تھے۔ موبائل آف کرتے ٹیبل پر رکھ کر اپنی ہڈی اتاری جو سنوفال کی وجہ سے گیلی ہو چکی تھی اس وقت وہ بلیک جینز پر مسٹرڈ سویٹر شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے اپنے نائیک جوگرز اتارے اور خود بیڈ پر ٹک گیا بیڈ سنگل ہونے کی وجہ سے اتنی جگہ نہیں تھی کہ دونوں فاصلہ رکھ کر سو جاتے۔ اس لیے جب غازان اس کے ساتھ لیٹا تو اسکا وجود حاطمہ کے وجود کے ساتھ لگا تھا۔ دوسرا وہ اسکی طرف کروٹ لیتی اسے مشکل میں ڈال گئی۔

"آپ۔۔۔" غازان نے اسے دیکھنے سے احتراز برتا اور بازو سے پکڑ کر اسے اپنے سے تھوڑا دور کرنا چاہا جس پر حاطمہ نے کسمکسا کر آنکھیں کھولیں۔

"جی، آپ دوسری طرف منہ کر کے سو جائیں، بیڈ چھوٹا ہے اس لیے آج کی رات ایسے ہی ایڈجسٹ ہونا پڑے گا۔۔"

اسکی کچی نیند کی لالی سے لبریز آنکھوں میں دیکھتا مدھم لہجے میں بولتا اسے چونکا گیا۔

"کیا ہم یہیں رات رہیں گے؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"جی مجبوری ہے کیونکہ راستے اب بند ہو چکے ہیں اور ہماری فلائٹ بھی صبح کی ہے، اس ریزورٹ کے سارے کمرے بک ہو چکے ہیں اور مجھے فی الحال سردی سے مرنے کا قطعاً شوق نہیں کہ میں اپنا بستر نیچے زمین پر لگالوں۔ اس لیے اب ایک دوسرے کو برداشت کرنا ہو گا۔۔" غازان تفصیل سے جواب دیتا اسکی طرف سے کروٹ بدل گیا جبکہ حاطمہ اسکے یوں ساتھ سونے پر خوش ہو گئی اسے غازان کا یوں بیوی والی اہمیت دینا اچھا لگ رہا تھا۔

"اگر یہ خواب ہے تو کبھی نہ میری آنکھ کھلے۔۔۔" وہ آنکھوں کو مسلتی مسکرا دی۔

"بیا کہاں ہے؟ کیا اسے چھوڑ آئے آپ؟" تبھی اس کے زہن میں بیا کا خیال آیا۔

"ظاہر ہے اسے چھوڑ آیا ہوں تو اس طرح آپ کے ساتھ کمرہ شئیر کر رہا ہوں نا۔۔" غازان کے صاف جواب پر وہ منہ بسور کر رہ گئی اس کے دل میں خواہش تھی کہ بیا یا کاشان انکو یوں دیکھ لیں تا کہ بات ہی ختم ہو۔

"سوہا۔۔۔۔۔" اس کے دماغ میں فوراً ایک خیال آیا۔ وہ اپنے موبائل کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ اسے اپنا موبائل غازان کے تکیے کے پاس پڑا نظر آیا۔ اس کے اوپر سے ہاتھ بڑھا کر اس نے موبائل پکڑا مگر اس سے پہلے کہ وہ موبائل کا لاک بھی کھول پاتی غازان نے ہاتھ بڑھا کر اس سے موبائل کھینچ لیا۔

"یہ جو آپکے دماغ میں نت نئے آئیڈیاز آتے رہتے ہیں پلیز انکو فی الحال چھوڑ دیں خود بھی سکون سے سوئیں اور مجھے بھی سونے دیں، کاشان اسی ریزورٹ میں رکا ہوا ہے اب نہیں تو صبح وہ لازمی ہمیں دیکھ لے گا کہ ہم نے کمرہ شئیر کیا ہے اوکے خوش؟؟؟" غازان کے درست اندازے پر وہ بھونچکی ہی رہ گئی جو پھر سے پہلے والی پوزیشن میں چلا گیا تھا حاطمہ خجل سی ہوتی موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ گئی۔

"لائٹ آف کر دیں۔" وہ کوٹ اتار کر کرسی پر رکھ کر پلٹی تو غازان کی آواز پر سر ہلاتی لائٹ آف کر گئی۔ کمرے میں ایکدم سے گھپ اندھیرا ہوا تھا وہ جہاں تھی وہیں کھڑی ہو کر اپنے راستے کی سمت کا اندازہ لگاتی آگے بڑھی تاکہ موبائل کی ٹارچ آن کر سکے۔

"غازان۔۔۔" تبھی اسکا پاؤں غازان کے جوتے کے ساتھ ٹکرایا تھا اور وہ سہارے کے لیے ہاتھ مارتی سیدھی غازان کے اوپر آ گری تھی۔ قہ گہرا سانس بھرتا سائیڈ لیمپ جلا گیا۔

"اف آپ پہلے نہیں اسے جلا سکتے تھے۔۔۔" وہ اس کے مضبوط سینے پر گری جنجھلا کر بولی جس نے فقط اسے دیکھا تھا۔

"آپ کو اتنی عقل تو ہونی چاہیے تھی کہ جب لائٹ آف کرتے ہیں تو نائٹ لائٹ آن کرتے ہیں۔۔" غازان نے اسے کمر سے پکڑ کر بیڈ کے دوسری طرف لٹا دیا اور خود دوسری طرف کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر گیا حاطمہ اپنے تیز دھڑکتے دل کو سنبھالتی رضائی اپنے اوپر اچھے سے لیتی لیٹ تو گئی مگر اس

سے ایک انچ کے فاصلے پر پڑے اس وجود نے جیسے اسکی ساری نیند چرالی تھی وہ اسکا چہرہ دیکھنے کی شدید خواہش لیے ہی آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب غازان کی آنکھ کسی احساس سے کھلی تھی۔اس نے پوری آنکھیں کھول کر دیکھا تو حاطمہ کو اپنے ساتھ لپٹے دیکھ کر ساکت ہی تو ہوا تھا جو سر اس کے سینے میں گھسائے اس کے بالکل ساتھ لگی اسے مشکل میں ڈال گئی تھی۔وہ اسکی بیوی تھی، تنہائی تھی اوپر سے قربت کا یہ عالم وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا کندھا ہلا گیا۔

"حاطمہ۔۔۔"غازان نے اسکا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹایا وہ ہلکا سا کسمکاتے ہوئے اور اس کے ساتھ لگ گئی۔

"حاطمہ اٹھو۔۔"وہ اپنے دل میں شور مچاتے جذبات سے گھبرا کر اب کی بار اسکا کندھا ہلا گیا۔

"کیا ہے غازان سونے دیں۔۔"وہ آنکھیں کھول کر پھر سے بند کر گئی۔غازان نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اسکی بند آنکھوں کو دیکھا جو شاید اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ اسے کس امتحان میں ڈال گئی ہے۔

"اٹھ جاؤ لڑکی ورنہ مجھ سے شکایت مت کرنا۔۔"اب کی بار غازان نے اسے دھمکی دی تھی جس پر وہ پٹ سے آنکھیں کھول کر جیسے صورتحال جاننے کی کوشش کرنے لگی مگر اسے اتنے نزدیک پا کر دھک سی رہ گئی غازان نے اسے اٹھتے دیکھ کر شکر کیا تھا مگر اگلے ہی پل وہ ساکت ہوا جب حاطمہ نے بجائے پرے ہونے کے اس کے سینے میں منہ چھپالیا تھا۔

"مجھے بہت سخت نیند آرہی ہے پلیز سونے دیں۔۔۔" وہ مدھم لہجے میں بولی تھی۔غازان نے اسکی حرکت پر اسے گھورا تھا جو انجان تھی یا شاید انجان بننے کا ناٹک کر رہی تھی کہ وہ ایک مرد کے جو اس کا شوہر بھی تھا،اس پر حق رکھتا تھا اس کے سوئے ہوئے جذبات جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تمہیں آگ سے کھیلنے کا بہت شوق ہے کیا مسز؟؟؟"غازان کے گمبھیر لہجے میں ایک دہکتی ہوئی آتش تھی جو حاطمہ کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گئی۔غازان نے اپنے پاؤں سے اسکے پیروں کو مسلا تھا جس سے ایک چنگاری سی اس کے پورے بدن میں دہکی تھی۔وہ سرعت سے اس سے پیچھے ہٹی تھی مگر اب غازان کا اسے چھوڑنے کا موڈ نہیں تھا وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب نہ صرف کھینچ چکا تھا بلکہ اسے اپنی مضبوط گرفت میں لیتا ایک شوخ سی جسارت بھی کر گیا تھا۔

"تمہیں خبردار کیا تھا مگر تم نے میری وارننگ کو سیریس نہیں لیا اب تمہارا مجھ سے گلہ کرنا بنتا نہیں ہے۔۔۔"غازان نے اسکے کان میں سرگوشی سے انداز میں کہا اور پھر اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے فرار کے سارے راستے بند کر دیئے اور شاید حاطمہ فرار چاہتی بھی نہیں تھی۔اس لیے تو خود سپردگی کے عالم میں ہتھیار پھینکتی اس کی شوخ جسارتوں اور پیار بھری گستاخیوں پر خود میں سمٹتی آنکھیں بند کر چکی تھی۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو گھڑی سات کے ہندسے کو پار کر رہی تھی حاطمہ نے سب سے پہلے اپنے پہلو میں دیکھا جہاں غازان موجود نہیں تھا۔وہ کمرے میں نظر دوڑاتی اٹھی جہاں اسکی نظر کرسی پر بیٹھے غازان پر پڑی جو ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچے پیشانی پر ہلکے ہلکے سے مارتا کسی گہری سوچ اور اضطراب میں مبتلا تھا۔

"اٹھ گئیں آپ؟ جلدی سے فریش ہو کر ناشتہ کر لیں پھر ایئرپورٹ کے لیے نکلنا ہے۔۔"وہ بنا کسی بھی تاثر کے بولتا کمرے سے ہی نکل گیا۔حاطمہ اس کے عجیب وغریب رویے پر الجھن کا شکار ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر جب تک وہ نہا دھو کر ناشتہ کر کے فارغ نہ ہوئی غازان کمرے میں نہیں آیا تھا۔

"چلنے کا موڈ نہیں ہے کیا؟"وہ ناشتہ کر کے گم صم سی بے دھیانی میں ہی اپنے بالوں کو بار بار کنگھی کرنے لگی تھی کہ غازان کی آواز پر پلٹی جو اسکا ہینڈ کیری پکڑے سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔حاطمہ نگاہیں جھکاتی اپنی شال درست کرتے اسکے آگے چل دی جو کمرے میں ایک نگاہ دوڑاتا اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔

حاطمہ گاڑی کے پاس کھڑی شش وپنج کا شکار ہوئی کہ آگے بیٹھنا چاہیئے کہ پیچھے پھر مڑ کر غازان کو دیکھا جو سپاٹ چہرہ لیے سامان ڈکی میں رکھ رہا تھا۔حاطمہ گہرا سانس بھرتی پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔غازان نے خاموشی سے آ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی دوسرے پل ہی سڑک پر فراٹے بھرنے لگی حاطمہ نے غازان کو دیکھا جو بہت سنجیدہ تاثرات لیے اپنا سارا فوکس ڈرائیونگ پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔اس وقت کا غازان رات والے غازان سے بالکل الگ تھا بلکہ اتنا سنجیدہ تو حاطمہ نے اسے نکاح کے شروع کے دنوں

میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ حاطمہ نجانے کب تک اس پر نظر ٹکائے سوچتی رہتی کہ غازان کے موبائل پر بجتی رنگ ٹون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"ہاں بولو، نہیں ابھی ایئرپورٹ کے لیے نکلے ہیں، کاشان کا مجھے علم نہیں اور پلیز اب مجھ سے اس طرح کے سوال پوچھنا بند کرو۔ پہلے ہی تمہارے اس تجسس اور نت نئے آئیڈیاز نے میری زندگی کو مشکل بنا دیا ہے۔ تم جانتی نہیں کہ تم اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی کن الجھنوں میں ڈال گئی ہو۔ اب بس کرو۔" وہ درشت لہجے میں بولتا فون بند کر گیا۔ حاطمہ بنا پوچھے بھی جانتی تھی کہ دوسری طرف کون تھی۔ وہ غازان کی باتوں کا مفہوم سمجھتی لب کاٹ کر رہ گئی۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ رات کو انکے درمیان جو کچھ بھی ہوا تھا وہ غازان کے لیے باعث پریشانی تھا اور یہ بات حاطمہ کو ہرٹ کر گئی۔ وہ جو صبح سے اس خوشگمانی میں تھی کہ اب انکا رشتہ مضبوط ہو چکا ہے غازان نے اگر اسے بیوی کا حق دیا تھا تو اپنی بیوی مان کر ہی۔۔ مگر اس کے تاثرات اس کے دل کو بجھا گئے تھے۔

**************^^^^***************

وہ لوگ لاہور پہنچتے ہی اپنے اپنے کمروں میں گھس گئے تھے۔ حاطمہ جب چار گھنٹوں کی نیند لے کر کچن میں جانے کے خیال سے کمرے سے نکلی تو ہال میں عمارہ بیگم کو بیٹھے دیکھ کر بھونچکی رہ گئی جب سے وہ یہاں آئی

تھی آج پہلی مرتبہ اس نے عمارہ بیگم کو دیکھا تھا اور حاطمہ جانتی تھی کہ اگر عمارہ بیگم یہاں تک آئی ہیں تو انکا مقصد کچھ اور ہی ہے۔ وہ پریشان چہرہ لیے وہیں کھڑی رہ گئی۔ اس میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ وہ آگے جا کر ان سے سلام ہی کر لے تبھی اسکی نظر کچن سے نکلتے غازان پر پڑی جو کافی کا مگ ہاتھ میں لیے انکی طرف ہی بڑھا تھا۔

"کیسا رہا ٹرپ تم لوگوں کا؟ میں تو بیا سے ملنے کے شوق میں چلی آئی مگر تم کہہ رہے ہو کہ وہ وہاں رک گئی ہے۔" عمارہ بیگم نے غازان کے بیٹھتے بات شروع کی۔

"جی اس کے ماموں ہوتے ہیں وہاں۔۔۔" غازان نے جواب دیا۔

"اچھا، کاشان بتا رہا تھا کہ تم لوگ کل رات اس کے ماموں کے ریزورٹ میں رکے تھے۔۔" عمارہ بیگم کی بات پر حاطمہ نے غازان کو دیکھا جس نے شاید نظریں چرائی تھیں۔

"میں نے تو شکر کیا کہ بیا کو کچھ علم نہیں ہو سکا ورنہ پھر ہر ایک کو وضاحتیں دینی پڑتیں۔ اس لیے اب ہم سوچ رہے ہیں کہ یہ حلالہ تو ہو چکا۔ اب اس معاملے کو اور لٹکانا نہیں چاہیے۔ تمہیں بھی تین ماہ ہونے والے ہیں لندن سے آئے تمہارے کام کا بھی حرج ہو رہا ہے اور کاشان بھی بہت ڈپریسڈ رہنے لگا ہے۔۔۔" عمارہ بیگم اپنے آنے کا مقصد واضح کرتیں حاطمہ کے ساتھ ساتھ غازان کو بھی چونکا گئیں۔

غازان دوسرے ہی پل اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کرتا کافی کے گھونٹ بھرنے لگا حاطمہ اسکی خاموشی سے خوفزدہ سی ہو گئی جو بنا کچھ کہے فقط سر ہلا گیا تھا۔

"سوہا لوگ بھی نیکسٹ ویک آ رہے ہیں تو حاطمہ وہاں شفٹ ہو جائے گی۔ اس کے بعد پھر ہم کاشان کے ساتھ نکاح کر کے اسے آفندی ہاؤس لے جائیں گے، ہم نے یہ طلاق والی بات لوگوں سے چھپائی ہوئی ہے۔ اس لیے اب دوبارہ سے دونوں کی دھوم دھام سے شادی کریں گے اور تم یہ شادی بیا کے ساتھ ضرور اٹینڈ کرنے آنا تاکہ میں سب سے تعارف کرواسکوں کہ میری دوسری بہو بھی بہت پیاری ہے۔۔۔" انکے مسکراتے لہجے پر غازان کے تاثرات سپاٹ ہی رہے تھے مگر اسکا دل یکدم ہر چیز سے بیزار ہوا تھا یہاں تک کافی کا مگ بھی اس نے واپس ٹیبل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ ڈنر کریں گی؟" ان کی باتوں کے برعکس سوال پر عمارہ بیگم بھی حیران ہوئیں مگر پھر سر جھٹک کر مسکرائیں۔

"میرا ابھی آج ارادہ تم دونوں بھائیوں کے ساتھ ڈنر کرنے کا ہے، تم لوگوں کے بابا تو آؤٹ آف کنٹری ہیں اس لیے آج میں ادھر ہی ڈنر کرونگی بلکہ بناؤنگی بھی خود اپنے بیٹوں کی پسند کا۔۔۔" ان کے پیار اور ممتا بھرے لہجے پر وہ سر ہلاتا اب ان کے سامنے سے ہٹنا چاہتا تھا اس لیے اپنے موبائل پر کوئی نمبر ڈائل کرتا انکو ایکسیوز کرتا وہ جب اپنے کمرے کی طرف جانے کے لیے مڑا تو وہاں پتھر بنی حاطمہ کو دیکھ کر لب بھینچ گیا۔ وہ سفید چہرہ اور خشک آنکھیں لیے اسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی غازان اسکی شکوہ کناں آنکھوں سے نظریں چراتا اس کے قریب سے گزرتا آگے نکل گیا۔

"حاطمہ، میری بیٹی کیسی ہو؟" تبھی عمارہ بیگم کی اس پر نظر پڑی تو حاطمہ زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ان کی طرف بڑھی تھی۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

رات کو ڈنر پر کاشان بھی آچکا تھا۔ اسکی مسلسل مسکراہٹ اور غازان کی جامد خاموشی حاطمہ کا خون جلا رہی تھی۔ وہ غازان سے بہت کچھ کہنا اور سننا چاہتی تھی مگر عمارہ بیگم کی وجہ سے لبوں پر قفل لگائے وہ چند لقمے ہی زہر مار کر سکی ورنہ اسکا دل تو ان کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھنے کو بھی نہ تھا۔

"میں نے وکیل کو پیپرز بنانے کا بول دیا ہے۔ کل تک آجائیں گے۔ تم دونوں کو بس سائن کرنا ہوں گے ،اس کے ساتھ میں نے اپنے اور حاطمہ کے نکاح کے پیپرز بھی تیار کروائے ہیں جس میں، میں نے طلاق کا حق بھی حاطمہ کو دے دیا ہے اور ساتھ حق مہر اور باقی کی ہر ڈیمانڈ بھی حاطمہ کی مرضی کے مطابق ہوگی۔ میں ایک دفعہ جو غلطی بلکہ گناہ کر بیٹھا ہوں اسکی معافی ساری زندگی بھی تم سے مانگتا رہوں تو کم ہے لیکن پھر بھی پوری کوشش کروں گا کہ تمہیں وہ سب کچھ دوں جو میں پہلے تمہیں نہیں دے سکا۔۔" کاشان پست لہجے میں بولتا اپنی طرف سے حاطمہ کا دل صاف کر رہا تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ حاطمہ کو یہ سب

سننا کتنا ناگوار گزر رہا تھا۔ اس نے ایک کاٹ دار نگاہ سے غازان کو دیکھا جو کھانے میں یوں مصروف تھا جیسے اسکے علاوہ کوئی اور موجود ہی نہ تھا۔

"کاشان بہت کرب میں رہا ہے جتنی اذیت اس نے تمہیں دی تھی اس سے زیادہ برداشت کر چکا ہے لیکن اس سب سے اس چیز کا تو پتہ لگ چکا ہے کہ کاشان تم سے کس قدر محبت کرتا ہے ورنہ کوئی مرد ایسے نہیں کرتا۔" عمارہ بیگم کاشان کے حق میں نہ بولیں یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ اور بولتا غازان کا موبائل بجا تھا جہاں یاسر نواز کالنگ تھا وہ کال پک کر گیا۔

"واٹ؟ بابا کو ہارٹ اٹیک۔۔" غازان دوسری طرف سے ہانی کی روتی آواز پر ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

یاسر نواز کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔ یہ خبر ایسی تھی کہ غازان فوراً لندن جانے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔ اسے دو گھنٹے بعد کی فلائٹ مل گئی تھی۔ اس لیے اپنا ضروری سامان رکھتا وہ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ حاطمہ اس کے پاس جا کر اسے حوصلہ دینا چاہتی تھی مگر اس کے قدم وہیں جمے رہے تھے جب وہ اپنا بیگ لیے گھر سے نکلنے لگا تھا تب بھی حاطمہ اس کے سامنے نہ جا سکی تھی جو بنا اسکی طرف دیکھے کاشان کے ساتھ ایئرپورٹ لیے نکل چکا تھا۔

حاطمہ دم سادھے وہیں کچن کے پاس بیٹھتی چلی گئی۔ اسے غازان کا یوں جانا بے چینی میں مبتلا کر گیا تھا۔ اس کی زندگی کا یہ موڑ اس کے لیے کیا کچھ لانے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی مگر ایک بات تو پکی تھی کہ اگر

غازان نے اسے اپنی زندگی سے نکال بھی دیا تو وہ کبھی مر کر بھی کاشان سے شادی نہیں کرنے والی تھی۔ چاہے اس کے لیے اسے اپنے ماموں سے قطع تعلقی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ وہ نہیں جانتی تھی کب اس کے دل نے بغاوت کی تھی اور وہ غازان کو اپنا دل دے بیٹھی تھی۔ کہتے ہیں نہ محبت بڑی خاموشی سے آہستگی کے ساتھ نا محسوس طریقے سے دل پر ایسے قبضہ جماتی ہے کہ فرار مشکل ہو جاتا ہے اور یہی اس کے ساتھ ہوا تھا۔ پتہ نہیں وہ کھٹور شخص آہستہ آہستہ اس کے نازک دل پر اپنی محبت کے قدم اتنی مضبوطی سے جما چکا تھا کہ اب کسی اور کے لیے جگہ نہ تو اس کے دل میں تھی اور نہ زندگی میں بچی تھی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

یاسر نواز کو دوسرا ہارٹ اٹیک آیا تھا۔ پہلا ہارٹ اٹیک انکو حنا کی وفات کے ایک ماہ بعد ہوا تھا جو کہ مسلسل حنا کی یاد اور اسکے جانے کے غم میں آیا تھا کیونکہ ان کے لیے اپنی جان سے پیاری بیوی کے بغیر جینا محال تھا مگر انہوں نے اپنے دونوں بچوں کے لیے خود کو مضبوط کیا تھا اور اب کیا وجہ بنی تھی یہ غازان جاننے سے قاصر تھا۔ اس لیے آتے ہی وہ سیدھا ہسپتال آیا تھا جہاں بیا کے بابا نے اسے کافی دلاسہ دیا تھا کہ انکی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ وہ ہانی کو اپنے ساتھ لگاتا اسکی ہمت باندھتا اپنی پریشانی اور غم کو چھپا گیا تھا ورنہ ان آٹھ گھنٹوں کے سفر میں وہ صرف یاسر نواز کے لیے ہی دعا گو رہا تھا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"ہانی میں ڈاکٹر سے مل کر آیا ہوں۔ بابا بالکل ٹھیک ہیں۔ میری جان، تم ایسا کرو انکل کے ساتھ گھر جاؤ اور لائبہ (بیا کی بہن) کے ساتھ ہی رہنا۔ میں کل تمہیں وہاں سے پک کر لوں گا اوکے۔۔۔" وہ جانتا تھا کہ کل رات سے ہانی ہسپتال میں تھی۔ اس لیے وہ اسے زبردستی گھر بھجوا کر خود پھر سے ڈاکٹر کے پاس چلا گیا جنہوں نے اسے بھرپور تسلی سے نوازا تھا کہ وہ اب خطرے سے باہر تھے۔ بس ہوش میں آنے کی دیر تھی۔

غازان کو مسلسل پاکستان سے عمارہ بیگم اور فیاض آفندی کے فون آرہے تھے۔ وہ عمارہ بیگم کی کال ریسیو کرتا انکو یاسر نواز کی کنڈیشن کے بارے آگاہ کرتا تسلی لینے کے بجائے دے رہا تھا کیونکہ وہ انکے اکلوتے بھائی تھے۔ اس لیے وہ بہت پریشان تھیں۔

اگلے دن صبح دس بجے یاسر نواز کو ہوش آیا تھا جس پر غازان سجدہ شکر کرتا انکے پاس چلا آیا۔

"غازان۔۔۔" وہ اسے دیکھ کر خوش ہوئے تھے جو ان کے پاس جا کر انکی پیشانی چومتا انکا ہاتھ پکڑ کر اپنے گال پر لگا گیا۔

"ارے میرا شیر پتر اتنا کمزور کیسے پڑ گیا۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر ہلکے پھلکے انداز میں کہتے جیسے ماحول کی کثافت کو دور کرنے لگے۔

"آپکا بیٹا شیر آپ کے دم سے ہے بابا، اگر آپ نے مما کی طرح مجھے چیٹ کیا تو یاد رکھیے گا میں کبھی بات نہیں کروں گا آپ سے، آپ لوگوں کو ہماری ذرا پروا نہیں بس اچھے میاں بیوی ہونے کا فرض نبھانا آتا ہے۔۔" غازان خفگی سے شکایت کرتا انکو بہت پیارا لگا۔ وہ بے ساختہ مسکرا دیئے۔

"آپ مسکرا رہے ہیں۔" انکو مسکراتا دیکھ کر وہ پر سکون ہوا تھا مگر بظاہر ناراضگی سے بولا۔

"ارے یار تم سال میں ایک دفعہ تو پیار کا اظہار کرتے ہو اب بندہ وہ بھی انجوائے نہ کرے، سچی یار تمہاری بیوی تو تم سے اقرار سننے کے لیے ہی ترستی رہے گی۔۔" یاسر نواز کی بات پر اس کے چہرے پر ایک افسردہ سی مسکراہٹ آئی تھی۔ اس کے خیال میں حاطمہ کا چہرہ آیا جو آتے ہوئے بہت آس وامید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ یہ کچھ تو امید کے جگنو اس کے آنچل میں ڈال جائے اور وہ بے دردی سے اسے نظر انداز کرتا چلا آیا تھا۔

"اچھا آپ بتائیے کیسا فیل کر رہے ہیں؟ کوئی درد تو نہیں ہو رہا ہے میں انکل کو کال کر کے ہانی کو بلا لیتا ہوں رات سے چالیس کالز کر چکی ہے وہ اور آج سکول بھی نہیں گئی ہے۔۔" وہ سر جھٹکتا انکا دھیان ہانی کی طرف دلانے لگا جو جانچتی نگاہوں سے اسے جیسے اندر تک پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"آپ کیا کھائیں گے بلکہ ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں آپ کو چیک کریں اور بتائیں کہ آپ کیا کھا سکتے ہیں اس وقت۔ دوسرا آپکو ڈسچارج کب تک کر رہے ہیں مجھے پتہ ہے آپ نے۔۔۔" غازان انکی مسلسل جمی نگاہوں سے گھبراتا ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا۔

"کیا خود کو پاکستان میں چھوڑ آئے ہو؟" انکے لبوں سے نکلتے الفاظ اسے ساکت کر گئے۔ انکی فائل کی طرف جاتے اسکے ہاتھ تھمے تھے۔

"ارے کیا دماغ ہل گیا ہے آپکا؟ اگر پاکستان میں چھوڑ آیا ہوں تو یہ میرا بھوت تو نہیں ہے جناب والد صاحب، میں ابھی ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں۔" وہ اپنی طرف سے ہشاش بشاش لہجے میں بولتا انکی توجہ اپنے سے ہٹانے لگا جس پر فقط پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر آگئی۔

"میں نے کہا تھا مت کرو۔۔ حلالہ کرنا آسان ہے مگر اپنی بیوی کو چھوڑنا بہت مشکل ہے۔۔" کمرے سے نکلتے اس کے کانوں میں یاسر نواز کے الفاظ پڑے تھے وہ لب بھینچتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلا تھا۔ کوریڈور میں آکر دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہو کر گہرا سانس لیا۔

"مجھے پاکستان راس نہیں آیا بابا۔۔۔" اس کے لب ہلے تھے۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

وہ یاسر نواز کو لے کر گھر آیا تھا۔ انکو انکے کمرے میں لٹا کر کچھ دیر انکے پاس بیٹھ کر اپنی موجودگی میں انکو پرہیزی کھانا کھلا کر جب وہ اپنے کمرے میں آیا تو تین ماہ بعد اپنے کمرے میں قدم رکھتے ہی اسے ایک سکون سا محسوس ہوا۔

"اف۔۔۔۔۔" مسلسل جاگنے اور سفر کرنے سے وہ تھک چکا تھا اس لیے سب سے پہلے اس نے گرم پانی سے شاور لیا پھر آرام دہ لباس میں وہ بالوں کو بغیر کنگھی کیے ہاتھوں سے ہی سیٹ کرتا بیڈ پر آ کر ٹک گیا۔ اس نے موبائل کی طرف دیکھا جہاں بیا کی کالز تھیں۔ وہ لندن واپس آ چکی تھی اب اس سے ملنے کی خواہش رکھتی تھی۔ وہ گہرا سانس بھرتا موبائل اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی کال ہسٹری پر چلا گیا جہاں ایک نمبر کو دیکھ کر وہ ایک پل کو رکا تھا پھر یس کا بٹن پش کرتا موبائل کان سے لگا گیا مگر اگلی طرف سے کمپیوٹر چیخ چیخ کر کہنے لگا کہ آپکا مطلوبہ نمبر آف ہے۔

غازان نے کال کاٹ کر وہ نمبر سیو کرنے کے لیے مسز کے نام پر اوکے کر دیا اور پھر بیا کے آنے والے میسج کا ریپلائے دیتا سونے کے لیے لیٹ گیا۔ ابھی فی الحال وہ صرف سونا چاہتا تھا۔

وہ جب کچھ گھنٹوں کی نیند لے کر اٹھ کر نیچے آیا یاسر نواز کے روم سے ہانی اور لائبہ کی باتوں کی آواز پر گہرا سانس لیتا کمرے میں داخل ہوا۔

"اس قدر تیز آواز ہے تم لوگوں کی باہر تک جا رہی ہے۔۔۔" وہ بیا کو ہائے بولتا یاسر نواز کے پاس جا کر انکا حال احوال پوچھتا ساتھ رکھی کرسی سنبھال گیا۔ ہانی یاسر نواز کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی تھی جبکہ بیا سامنے صوفے پر براجمان تھی۔

"انکل آپ دیکھ رہے ہیں اسے، بجائے اس کے کہ ہمیں شاباش دے ہماری وجہ سے انکل کی صحت پر خواشگوار اثر پڑا ہے الٹا ہمیں باتیں سنا رہا ہے اور انکل آپکو پتہ ہے، یہ کتنا غصیلا ہو گیا ہے۔۔" اسکی بات پر بیا نے خفگی سے دیکھا تھا۔

"یہ کب غصیلا نہیں تھا۔۔" یاسر نواز کے مسکراتے لہجے پر غازان ہنس دیا۔

"پر اب زیادہ ہو گیا ہے، اب تو بات بات پہ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ سچی پاکستان میں جا کر یہ ٹوٹلی بدل چکا ہے۔ پہلے جو مروت میں کبھی کسی بات پر مان جاتا تھا۔ اب تو وہ بھی نہیں۔۔" بیا جو اسکے مری ٹرپ کے دوران رویے پر کافی پریشان تھی اب بھی بولے بنا نہ رہ سکی۔ اسکی بات پر یاسر نواز نے غازان کی طرف دیکھا جو مسکراتا تو اب بھی رہا تھا مگر اسکی مسکراہٹ کے پیچھے چھپا پھیکا پن انکی نگاہوں سے اوجھل نہ رہ سکا تھا۔

"میرا بیٹا بہت اچھا ہے بیا، بس اسے سمجھنا مشکل ہے، خیر یہ بتاؤ کہ پاکستان کا ٹرپ کیسا رہا تمہارا؟" انہوں نے بات کو نیا رخ دیا۔

"اچھا رہا، ماموں لوگوں کے پاس تو پہلے بھی جا کر رہ چکی ہوں اس دفعہ لاہور جانا اچھا لگا۔ سب سے زیادہ مجھے حاطمہ بھابھی بہت اچھی لگی ہیں۔ بہت پیاری اور انوسینٹ، کاشان بھائی بہت لکی ہیں مگر انہوں نے اپنی کم عقلی سے انکو ناراض کر دیا۔۔" بیا اپنے دھیان میں بتا رہی تھی مگر اسکی باتوں پر غازان گھرے

اضطراب میں مبتلا ہوا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ یاسر نواز اور ہانی نے ایک ساتھ اسے دیکھا تھا شاید اس کا ردعمل جاننا چاہ رہے تھے ہانی تو مسلسل دعا گو تھی کہ حاطمہ بھابھی ہی اسکی بھابھی رہے۔

"مجھے کیفے جانا ہے، اتنے ماہ سے سب آپکی اس بیا پر چھوڑا ہوا تھا جو خود بھی دس دنوں سے چھٹیاں منا رہی ہے۔۔" وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔

"ہاں تو کیا مجھے انجوائے کرنے کا حق نہیں تھا ویسے بھی نیکسٹ ماہ مجھے اور چھٹیاں چاہیئے کیونکہ مجھے کاشان بھائی کی آج صبح ہی کال آئی تھی کہ میں انکی شادی میں جانے کے لیے تیاری شروع کردوں کیونکہ عمارہ آنٹی مجھے سب سے متعارف کروانا چاہتی ہیں۔۔۔" وہ بہت پرجوش لہجے میں بتا رہی تھی۔ یہ جانے بنا کہ اسکی باتیں غازان کو کس قدر ناگوار گزر رہی تھیں۔ وہ لب بھینچے کمرے سے ہی نکل گیا ہانی نے چونک کر یاسر نواز کو دیکھا جو خود اس سارے معاملے سے انجان تھے۔

"کیا شادی ہو رہی ہے حاطمہ اور کاشان کی؟" انہوں نے بیا سے پوچھا۔

"جی انکل، انکی کچھ ناراضگی تھی جو دور ہو چکی ہے اور اگلے ماہ انکی شادی ہے، آپکی ابھی تھوڑی دیر پہلے عمارہ آنٹی سے بات تو ہو رہی تھی کیا انہوں نے نہیں بتایا؟" بیا نے پوچھا۔

"ہاں بات تو ہوئی تھی مگر وہ یہاں آنے کے لیے ائیرپورٹ سے نکل چکی تھیں۔ اس لیے زیادہ بات نہیں ہوئی اب اس نے یہاں آنا ہے تو پھر تفصیلی بات ہو گی، اچھا اب کب سے باتیں ہو رہی ہیں ہانی جاؤ مسز

براک سے بولو کہ بیا کے لیے کچھ لے کر آئیں۔۔۔" وہ تفصیلی بات کرتے ہانی سے مخاطب ہوئے جو جلدی سے اٹھی تھی۔

"آپ آرام کریں ہم کچن میں جا کر ہی کچھ کھالیں گے اور مجھے بھی اب کیفے چلے جانا چاہیئے۔ صاحب بہادر غصہ کریں گے۔۔" وہ اٹھتے ہوئے کہتی ہانی کے ساتھ باہر چلی گئی۔

"کیا غازان حاطمہ کو طلاق دے آیا ہے، اس لیے اتنا ڈسٹرب ہے۔۔۔" ایک نئی سوچ انکے دماغ پر حاوی ہوئی تھی پھر وہ عمارہ بیگم کا انتظار کرنے لگے جن سے وہ ساری صورتحال جان پاتے کیونکہ غازان سے یہ ذکر چھیڑنا وہ ابھی مناسب نہیں سمجھ رہے تھے۔ انکو اس بات کا پتہ تھا کہ غازان جب کوئی بات بتانے کی پوزیشن میں ہوتا تھا خود ہی آکر ڈسکس کرتا تھا مگر جب نہیں کرتا تھا تو اسکا مطلب تھا کہ ابھی وہ کچھ بتانے کے لیے خود کو تیار نہیں کر پا رہا تھا۔

****

وہ اپنے کمرے میں گم صم بیٹھی تھی جب سوہا کی کال نے اسکی ساری توجہ کھینچ لی۔

"کہاں تھی تم؟ مما کالز کر رہی تھیں تمہیں۔۔۔" سوہا نے اسکے ہیلو کرتے ہی استفسار کیا۔

"میں کچن میں لنچ بنا رہی تھی۔" وہ مدھم لہجے میں بولی۔

"ہاں مجھے بھی لگا کہ تم کہیں بزی ہوں گی، اصل میں مما نے کہنا تھا کہ تم آج ڈرائیور انکل کے ساتھ ہمارے گھر چلی جاؤ، کل شام تک ہم پہنچ جائیں گے پاکستان، عمارہ ممانی لندن چلی گئی ہیں کیا؟" وہ ہمیشہ کی طرح ایک سانس میں ہی سب بول رہی تھی۔

"ہاں وہ چلی گئی ہیں۔۔۔" حطمہ گہرا سانس بھرتی بولی

"تم نے غازان بھائی کو کال نہیں کی؟ تمہیں کرنی چاہیے ان سے بات۔ انکل کے بارے پوچھنا چاہیے تھا۔۔" سوہا کے سوال پر وہ لب کاٹ کر رہ گئی۔ اس میں اتنی ہمت ہی نہ تھی کہ وہ اسے کال ہی کر لیتی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ کال کرے گی تو کہیں کال پر ہی وہ اسے قطع تعلق کا فیصلہ نہ سنا دے۔ اسی ڈر سے تو اس نے دو دن موبائل ہی بند رکھا تھا۔

"دیکھو حاطمہ اب تمہیں کوئی فیصلہ لے لینا چاہیئے اگر غازان بھائی سے تم کھل کر بات نہیں کرو گی تو انکو کیسے سمجھ آئے گی کہ تم انکو ہی اب شوہر کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہو، بلکہ میں تو کہتی ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تم سب سے کھل کر بات کرو کہ تمہیں طلاق نہیں چاہیئے تا کہ یہ سب لوگ جو اگلے ماہ تمہاری شادی کا سوچ کر بیٹھے ہیں انکو سمجھ آئے، میں نے تو مما اور بابا سے کہہ دیا ہے کہ آپ لوگ حاطمہ کو اس دفعہ خود فیصلہ کرنے کا موقع دیں مگر مما بس فیاض ماموں کی وجہ سے چپ ہیں کیونکہ وہ کاشان بھائی کی وجہ سے ڈسٹرب ہیں، کاشان بھائی تم سے محبت کرتے ہیں جبکہ غازان بھائی نے شاید تمہیں کبھی بیوی کی حیثیت سے قبول ہی نہیں کیا ورنہ تھوڑی سی الفت اور انسیت تو محسوس ہوتی۔ تم لوگ تنہا ایک گھر میں

رہتے رہے ہو مگر وہ پھر بھی تمہیں اس نظر سے دیکھ نہیں سکے اور نہ ہی تم سے کوئی تعلق بنانے پر رضامند ہوئے ورنہ کاشان بھائی کی ڈیمانڈ پر یوں خاموش نہ رہتے بلکہ۔۔۔"

"میں، میں بعد میں بات کرتی ہوں سوہا، وہ کال آرہی ہے۔۔" بھیگے لہجے میں بولتی وہ کال بند کر گئی اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔ وہ اس وقت خود کو پوری دنیا میں تنہا محسوس کر رہی تھی۔ اسے ماں باپ بہت شدت سے یاد آرہے تھے جن کی کمی ہر بار کی طرح آج بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی اگر وہ ہوتے تو ان سے چاہے لڑ جھگڑ ہی لیتی مگر وہ یوں اپنی زندگی کو مذاق بننے ہرگز نہ دیتی۔ پہلے تو وہ حلالہ ہی نہ کرتی اگر مجبوری میں کرتی بھی تو دوسری شادی کر کے اپنی زندگی پر سکون ہو کر گزار دیتی مگر اب غازان کا زندگی میں آکر یوں جانا اسکی برداشت سے باہر تھا اور یہ وہ ہرگز ہرگز نہیں کر سکتی تھی اسے کوئی سٹینڈ لینا تھا اپنے لیے اور وہ اس بار مضبوط ہو کر اپنا کیس خود ہی لڑنا چاہتی تھی۔

"غازان میں نے آپکو اپنا آپ سونپ دیا ہے اب کسی اور کی گنجائش نہیں نکلتی نہ میرے دل میں نہ میری زندگی میں، آپ چاہے جو بھی فیصلہ کریں مگر مجھے اب اس رشتے سے کسی صورت نہیں نکلنا ہے اس کے لیے مجھے آپ سمیت چاہے سب کی مخالفت کیوں نہ سہنی پڑے۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتی اٹل فیصلہ کر چکی تھی اسے کاشان سے خود بات کرنی تھی اور وہ موبائل پکڑے اس پر عمل بھی کر چکی تھی۔

اگلے آدھے گھنٹے میں کاشان لاؤنج میں اس کے یوں بلانے پر کچھ حیران بیٹھا تھا جو چائے کا کپ اس کے سامنے رکھتی بہت مضبوط دکھائی دے رہی تھی۔

"آپ سوچ رہے ہونگے کہ میں نے آپکو یہاں کیوں بلایا ہے تو اسکی وجہ ہے۔۔۔" وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتی جیسے بات کی تمہید باندھنے لگی۔

"آپ نے میرے ساتھ کیا کیا اور پھر اس کے بعد کیا کیا ہوا مجھے ان سب باتوں میں اب بالکل نہیں پڑنا ہے بلکہ مجھے اب دوٹوک بات کرنی ہے تاکہ ہمارے درمیان یہ روز روز کی پریشانی ختم ہو بلکہ ہماری وجہ سے ہماری پوری فیملی ڈسٹرب ہے، پچھلے چھ ماہ سے میں مسلسل دکھ کی کیفیت میں جی رہی ہوں کہ آج کیا ہوگا اور کل کیا ہونے والا ہے۔ میں اب اس سب کے خوف سے آزاد ہونا چاہتی ہوں اور اس کے لیے مجھے آپکی مدد چاہیے۔ آپ بہت اچھے انسان ہیں آپ سے جو بھی غلطی ہوئی وہ اب ماضی بن چکا ہے اور میں اب ماضی میں رہ کر اپنی آنے والی زندگی کی خوشیوں کو داؤ پر نہیں لگا سکتی ہوں، آپ شاید مجھ سے بہت محبت کرتے ہوں میری عزت بھی کرتے ہوں ان سب کا بدلہ چاہیے مجھے۔۔۔" وہ نپے تلے انداز میں بولتی کاشان کو کسی انجانے خوف میں مبتلا کر گئی۔

^^^^^^^%%%^^^^^^^^

وہ دی کیفے کی بالکنی میں بیٹھا سڑک پر نظریں جمائے کسی گہری سوچ میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا کہ بیا کا آنا اور اس کے پاس بیٹھنا بھی نوٹ نہیں کر پایا جو بڑے دھیان سے اسے دیکھتی آخر کو ٹیبل بجا گئی۔

"کہاں گم ہو؟ میں کافی دیر سے نوٹ کر رہی ہوں تم مسلسل ایک پوائنٹ کی طرف ہی نظریں جما کر بیٹھے ہو۔ کچھ پریشانی ہے تو مجھ سے شئیر کرو، انکل تو اب ماشاءاللہ بالکل ٹھیک ہیں بابا بتا رہے تھے کہ خطرے کی اب کوئی بات نہیں ہے۔۔" بیا دوستانہ انداز میں اسکی توجہ اپنی طرف کروانے لگی جو ایک سانس ہوا کے سپرد کرتا اسے دیکھنے لگا جو بلیک پینٹ پر بلیک لانگ کوٹ پہنے بالوں کو پونی ٹیل میں مقید کیے اسکی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ یہ وہ لڑکی تھی جو اسکی دس سالوں سے دوست تھی۔ دونوں ایک ساتھ پڑھے تھے اور اب اس کیفے میں بھی ایک ساتھ کام کر رہے تھے۔ غازان سے جب یاسر نواز نے بیا کے بارے میں پوچھا تھا تو اس نے سوچنے کے لیے ایک دن کا ٹائم لیا تھا اور پھر ہاں کر دی تھی کیونکہ وہ ہر لحاظ سے اچھی لڑکی تھی۔ غازان کو لندن جیسے ماحول میں رہنے کے لیے اپنی فیملی کے لیے ایسی لڑکی ہی چاہیے تھی جو احساس اور رشتوں کی قدر جانتی ہو۔ وہ اسکی بہت اچھی دوست تھی اس کیلئے غازان اسے بہت پسند کرتا تھا اور محبت؟ لندن جیسی مصروف زندگی میں محبت کے بارے سوچنے کا ٹائم کس کے پاس تھا اور بیا نے بھی ابھی تک اس سے محبت کی ڈیمانڈ نہیں کی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا غازان اپنے جذبات کا اظہار کرنا پسند نہیں کرتا۔ اسے اسکا خیال رکھنے والا انداز ہی محبت لگتا تھا۔

اور اب اسکی سوچ اسکا دل سب کچھ بدل چکا تھا۔ شیکسپئیر کتنا سچ کہتا ہے کہ محبت آنکھوں سے نہیں دل سے دیکھتی ہے اسی لیے محبت کے دیوتا کو اندھا بتایا گیا ہے۔ اسی لیے تو حاطمہ اسکا آئیڈیل نہ ہوتے ہوئے بھی اسکی عادات سے نالاں ہوتے ہوئے بھی وہ اس کے محبت کے شکنجے میں پھنس کر رہ گیا تھا حالانکہ وہ

اس جذبے سے قطعی بے بہرہ تھا۔اسکی زندگی میں اگر محبت کا لفظ موجود تھا تو وہ اس کے گھر والے تھے اسکی محبت کا دائرہ ان ہی لوگوں تک محدود تھا۔

مگر کبھی کبھی ہوتا ہے نہ کہ کسی کے خواب کی بے نام سی آہٹ دبے پاؤں در آتی ہے اور کوئی لا تعلق سا تعلق کوئی انجانا سا خیال خواہشوں کی دہلیز پر آکر بیٹھ جاتا ہے۔اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔اس نے اپنے اور حاطمہ کے تعلق کو اپنی بے نیازی میں لپیٹ دیا تھا وہ یہی سمجھتا تھا کہ ایسا کرنے سے وہ کبھی بھی اس رشتے کی گرفت میں نہیں آئے گا اور نہ یہ رشتہ اس کے پاؤں میں محبت کی زنجیر ڈال کر اسے قید کر سکتا تھا مگر اس نرم و نازک لڑکی نے جو آہستہ آہستہ خود بھی بدلی تھی اسے بھی بدل دیا۔ محبتوں پر بندھ باندھنا واقعی دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔وہ کب اس لڑکی کا اسیر ہوا تھا اسے خود خبر نہیں ہوئی تھی۔ شاید سیانے ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ نکاح کے بول میں بڑی طاقت ہوتی ہے یہ رشتہ جب اللہ کو حاضر ناظر جان کر کیا جاتا ہے تو دل میں وسعت بھی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا ہی اس کے ساتھ ہوا تھا۔وہ بچ کر رہنے کی پوری کوشش کرتا بھی اس محبت سے اپنا دامن نہیں بچا سکا تھا اور اس رات اس سے ایک مضبوط تعلق قائم کر گیا جس پر اسے قطعی کوئی پچھتاوا نہ تھا اگر کچھ تھا تو وہ اس رشتے کو سب کے سامنے قبول کرنے کی ہچکچاہٹ تھی جس رشتے کو اس نے سب کے کہنے پر فقط کچھ ماہ کے لیے قبول کیا تھا۔

"کہاں کھو جاتے ہو تم بار بار، کیا بات ہے غازان؟" بیا کے بولنے پر وہ سر جھٹک گیا۔

"تم سے کچھ بات کرنی ہے اور مجھے امید ہے تم اچھی دوست ہونے کا ثبوت دو گی اور مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گی۔۔" وہ بھی دوٹوک فیصلہ کر لینا چاہتا تھا۔

"ہاں بولو، کیا بات ہے؟" بیا پوری طرح متوجہ ہوئی۔

"تم جانتی ہو کہ کاشان اور حاطمہ کے درمیان کچھ مسئلہ ہوا تھا۔" اس نے تمہید باندھی۔

"ہاں یہ بات جانتی ہوں بلکہ اب تو شاید سب ٹھیک ہونے والا ہے۔۔۔" بیا بولی۔

"مگر تم پورا سچ نہیں جانتی ہو، اصل میں کاشان نے حاطمہ کو تب طلاق دے دی تھی۔۔"

"کیا۔۔۔۔۔" بیا بے یقین تھی جس پر غازان نے اسے تفصیل سے بتایا۔

"اوہ مائے گاڈ، اس لیے حاطمہ بھابھی اس قدر ناراض اور اپ سیٹ تھیں، بہت برا کیا کاشان بھائی نے۔۔۔" بیا نئے سرے سے غم میں مبتلا ہوئی جبکہ غازان کی اگلی بات اسے ششدر ہی کر گئی۔

"اور مجھے پاکستان ماما نے بلایا تھا کیونکہ کاشان حاطمہ سے دوبارہ شادی کرنا چاہتا تھا جس کے لیے حلالہ ضروری تھا اور اسکے لیے اس نے میرا انتخاب کیا تھا مطلب کہ حاطمہ اب میرے نکاح میں ہیں۔۔۔" بیا کے لیے یہ بات کسی جھٹکے سے کم نہ تھی۔ وہ کتنی دیر ساکت اس بات کا مفہوم سمجھنے میں لگی رہی تھی جو بہت آسانی سے بات کرتا اس کے تاثرات سے نظریں چراتا دوسری طرف دیکھنے لگا تھا۔

"تو اب؟ اب۔۔۔۔۔۔" بیا کو اس بات سے زیادہ اگلی بات کی فکر تھی کہ وہ اب کیا کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس کے ذہن میں لاہور اور مری میں گزرے بہت سارے واقعات اجاگر ہوئے تھے جن سے وہ غازان کی ناراضگی اور غصہ اب صحیح معنوں میں سمجھ پائی تھی۔

"میں نے وہ تعلق چھوڑنے کے لیے ہی بنایا تھا اور اس تعلق سے ایسے لاتعلق رہا جیسے میرا کوئی واسطہ ہی نہیں مگر مجھے نہیں پتہ تھا کہ لاتعلق رہتے ہوئے بھی میں اس قدر انوالو ہو جاؤں گا کہ اب لاتعلق ہونا میرے بس میں نہیں رہا۔" وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتا بیا کو جامد ہی تو کر چکا تھا۔ وہ ششدر سی اسکی طرف بے یقینی سے دیکھتی جیسے اس حقیقت کو قبول کرنے کی کوشش میں تھی جو اس کے لیے کسی شاک سے کم نہ تھی۔

"ایم سوری، میرا ارادہ تمہیں ہرٹ کرنے کا ہرگز نہیں تھا مگر میں اس سے زیادہ تمہیں لاعلم رکھ کر تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا، تم جانتی ہو مجھے دس سال سے۔ میں ہر رشتے میں بہت فیئر رہا ہوں۔ تم میری ہر عادت ہر بات سے واقف ہو بس یہ بات میں نے تم سے چھپائی تھی کیونکہ میرے نزدیک یہ رشتہ ایک کاغذ کی حیثیت سے زیادہ ضروری نہیں تھا مگر پتہ نہیں کب کیسے؟ میں پھر سے تم سے معافی مانگتا ہوں کہ میں چاہ کر بھی اب پہلے والا غازان نہیں بن سکونگا۔۔" بیا کے سینے میں اس کے الفاظ کس طرح چھریاں چلا رہے تھے وہ ان سب باتوں کو جان کر بھی انجان بنا سب کہتا اب اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اندر اور ہمت نہیں تھی کہ وہ بیا کو یوں اپنے سامنے ٹوٹتا ہوا دیکھے۔ وہ اپنی دوستی کا بھرم رکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اسے

یقین تھا کہ کچھ دن نہ سہی کچھ ماہ بعد یا سال بعد شاید وہ اسے معاف کر دے جب اسے وہ ہمسفر ملے گا جو صرف اور صرف اسکا ہو گا۔

بیا اس کے جانے کے بعد اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں پر قابو نہ پا سکی وہ اس سے محبت کرتی تھی اس کے ساتھ شادی کے خواب دیکھتی تھی اور یہ خواب اس طرح ٹوٹیں گے اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ چاہ کر بھی غازان کو برا بھلا نہیں کہہ سکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ غازان کیسا ہے۔ وہ عام لڑکوں کی طرح ہر لڑکی پر مرنے والا یا نفس پرست نہیں تھا۔ وہ رشتوں کی قدر کرنے والا تھا اگر اس موڑ پر آ کر وہ بیا کو چھوڑنے پر مجبور ہوا تھا تو اسکا مطلب کہ وہ اپنے دل کے ہاتھوں شکست کھا چکا تھا اور جب دل کسی جگہ پر مات دے دے تو انسان چاہ کر بھی وہاں سے کامیابی سے پلٹ نہیں سکتا تھا۔

^^^^^^^^^^%%%^^^^^^^^

"آپ مجھے اپنے بھائی کی زندگی میں رہنے دیں پلیز۔۔۔" وہی ہوا تھا جس بات کا کاشان کو ڈر تھا وہ جانتا تھا کہ حاطمہ کچھ ایسا مانگنے والی ہے جو دینا اس کے لیے شاید بہت مشکل تھا وہ پتھر بنا اسے سننے لگا۔

"میں نے آپکے بھائی کو اپنے شوہر کے روپ میں قبول کر لیا ہے۔ اب میرے لیے واپس پلٹنا ناممکن ہے۔ آپ لوگ چاہے زبردستی غازان سے مجھے الگ کر بھی دیں تو میں کبھی بھی آپ کی زندگی میں واپس نہیں آ

سکوں گی۔ مجھے غازان سے محبت ہے اور یہ بات آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ جن سے محبت ہو انکو چھوڑنا کس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے اور اگر حالات ایسے پیدا ہو جائیں کہ چھوڑنا بھی پڑ جائے پھر کسی اور کو اپنی زندگی میں برداشت کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے، میں آپکے نکاح میں چھ ماہ رہی ہوں مگر مجھے آپ سے وہ لگاؤ کبھی محسوس نہیں ہوا جو میں آپکے بھائی کے لیے محسوس کرتی ہوں اور یہ باتیں مجھے آپ سے کرنی نہیں چاہیئے مگر میں صرف اس وجہ سے کر رہی ہوں کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں نے آپکو معاف نہیں کیا اس لئے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اب میں مر تو سکتی ہوں مگر دوبارہ آپکی زندگی میں آنا میرے لیے حرام ہے۔۔" اسکا لہجہ بہت اٹل اور مضبوط تھا۔ وہ اس کے سامنے حقیقت بیان کرتی کسی بات سے ہچکچائی نہ تھی۔ کاشان ضبط سے سرخ چہرہ اور لب بھینچے بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ گزرے ان تین ماہ میں بہت سے واقعات پر ٹھٹکا تھا اس کے دل میں ان دونوں کو لے کر بہت سارے وسوسے پیدا ہوتے رہے تھے کہ دونوں تنہا ایک ساتھ رہتے ہیں ان کے درمیان موجود تعلق دونوں کو اپنی طرف کھینچے گا اور یہی ڈر اسکا آج ایک حقیقت کا روپ لیے پورے قد کے ساتھ اسکے سامنے تھا کہ وہ نہ تو جھٹلا پا رہا تھا اور نہ ہی غصہ کر کے اپنی فرسٹریشن نکال پا رہا تھا۔

"میں یہ سب کچھ بہت دفعہ آپ کو باور کروا چکی ہوں مری میں بھی میں نے اپنی ہر بات سے آپکو آگاہ کیا تھا کہ میں فیصلہ کر چکی ہوں۔ بے شک میرے اس فیصلے میں غازان کی مرضی شامل نہیں ہے۔ وہ آپکی مما سے کیے گئے وعدے کی پاسداری کے لیے مجھے چھوڑنے پر راضی بھی ہو سکتے ہیں، شاید وہ مجھ سے محبت

بھی نہ کرتے ہوں۔ انہوں نے ہمیشہ مجھے یہی باور کروانے کی کوشش کی کہ ہمارا تعلق عارضی ہے مگر وہ میں ہوں جس نے اس عارضی تعلق کو حقیقت کا روپ دینے کی کوشش ہر طریقے سے میں نے غازان کو اس بات کا ثبوت دیا کہ میں انکو اپنا شوہر مان چکی ہوں اس کے لیے میں ہر حد تک گئی ہوں۔۔" وہ اپنے لفظوں سے ہی کاشان کو سزا سنا رہی تھی۔ وہ ہارے ہوئے جواری کی طرح یوں ساکت کھڑا تھا جیسے وہ اس بساط کی ہر بازی ہار چکا تھا اور سچ بھی یہی تھا کہ اسکا دماغ اس قدر ماؤف ہو رہا تھا کہ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس سب میں خود کو لعن طعن کرے، غازان کو کوسے یا حاطمہ پر چیخ و پکار کرے جو اسے وہ سزا دے رہی تھی جسے قبول نہ کرنے کے لیے تو اس نے حلالہ کروانے کے لیے سب کو کس کس طرح راضی کیا تھا۔

آج یہی حلالہ اسے یہ بتا گیا تھا کہ ہر گناہ کی معافی نہیں ہوتی ہے۔

****

وہ گھر آیا تو اسے عمارہ بیگم کی آمد کا معلوم ہوا۔ وہ اس وقت ان سے ملنے سے گریز کرتا اپنے کمرے میں چلا آیا۔ وہ ابھی کسی سوال وجواب کی پوزیشن میں نہ تھا۔ اسے سب سے پہلے کاشان سے بات کرنی تھی مگر اسکا نمبر پچھلے دو گھنٹوں سے آف جا رہا تھا۔ غازان سر تھامے وہیں بیڈ پر ٹک گیا تبھی ہانی اس کے لیے یاسر نواز کا پیغام لائی جو اسے اپنے کمرے میں بلا رہے تھے غازان گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا ان کے

کمرے میں چلا آیا جہاں عمارہ بیگم پہلے سے براجمان تھیں۔ وہ ان سے پیار لینے کو جھکا۔ انہوں نے اسکی پیشانی چومی تھی۔

"شکر ہے یاسر کی طبعیت اب بہت بہتر ہے اور یہ سفر بھی کر سکتا ہے۔ اب کاشان کی شادی میں انکی شرکت بھی بغیر کسی عذر کے ضروری ہے اور میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ کاشان کے ولیمے کے روز بیا اور غازان کی منگنی بھی کریں تاکہ پاکستان میں سب شریک ہو سکیں، غازان کی شادی تو یہیں ہو گی نہ۔۔" انہوں نے ہلکے سے مسکراتے لہجے میں بولتے ہوئے دونوں کی تائیدی نگاہ سے دیکھا۔

"میری اور بیا کی منگنی پاکستان میں ہو یا یہاں، یہ آپکا مسئلہ نہیں ہے ماما، آپکا مسئلہ صرف آپ کے بیٹے کاشان کی شادی ہے جسکے لیے آپکو اتنی تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" غازان نے انکی بات پر بے اختیار پہلو بدلہ تھا۔

"غازان۔۔۔۔۔" اس کے ترش لہجے پر یاسر نواز نے سرزنش کی تھی کیونکہ عمارہ بیگم کا چہرہ پھیکا پڑا تھا۔

"تم آخر مجھے معاف کیوں نہیں کر دیتے؟ تم بھی میرے بیٹے ہو مگر میں تمہارے معاملے میں لاپرواہی اس لیے برت جاتی ہوں کہ مجھ سے زیادہ تمہیں یاسر اور حنا نے پیار دیا ہے ورنہ مجھے تمہاری فکر اتنی ہی ہے جتنی بسمہ اور کاشان کی ہے۔۔۔" انہوں نے ہر بار کی طرح اسکی بدگمانی کو دور کرنا چاہا تھا۔

"اگر آپکو اتنی ہی میری فکر ہوتی تو آپ کبھی بھی میری زندگی کو اپنے بچوں کی خوشیوں کے لیے استعمال نہ کرتیں، مجھے وہ سب کبھی بھی کرنے کے لیے نہ کہتیں جو میرے لیے مشکل کا باعث بنتا۔" وہ شکوہ کیے بنا

نہ رہ سکا۔ اسے رہ رہ کر اپنے عمل پر پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے کیوں حلالہ کے لیے ہامی بھری۔ اتنی ٹھیک ٹھاک زندگی چل رہی تھی اسکی، وہ ان سب الجھنوں میں پڑ کر پریشان ہو چکا تھا۔

"تم نے ایک چھوٹا سا کام۔۔۔۔۔۔"

"چھوٹا سا" وہ تلخی سے ہنسا۔

" آپ کے نزدیک اتنا چھوٹا سا کام میرے لیے میری پوری زندگی کا مسئلہ بن گیا ہے مگر آپکو اس سب سے کیا، انی ویز مجھے اب چلنا ہے آپ گپ شپ کریں۔۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے کل واپس جانا ہے غازان، اس لیے تم ان کاغذات پر سائن کر دو۔۔۔" عمارہ بیگم اس کے لب و لہجے پر اندر ہی اندر پریشان اور حیران ہوتیں بظاہر نارمل انداز میں بولتیں اپنے بیگ سے کچھ پیپرز نکال کر یاسر نواز کے سامنے ٹیبل پر رکھ گئی جنہوں نے چونک کر ان پیپرز کو اور پھر غازان کو دیکھا جو لب سختی سے بھینچ گیا تھا۔ وہ ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ ایک کاٹ دار نظر عمارہ بیگم پر ڈال گیا جو اس وقت ایک ماں کا مکمل روپ دھارے اپنے بیٹے کی خوشیوں کو خیال کرتیں دوسرے کے احساسات اور جذبات سے بے بہرہ تھیں۔

"کیا حاطمہ راضی ہے طلاق پر؟؟" یاسر نواز کے سوال پر غازان کی نگاہیں بھی ان پر ٹکی تھیں جو دھیمے سے مسکرائیں۔

"حاطمہ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے بھلا؟ وہ حلالہ کے لیے ہی تو غازان سے نکاح پر راضی ہوئی تھی۔ اسے کاشان سے وقتی ناراضگی تھی اب وہ بھی ختم ہو چکی ہے، غازان کے سامنے ہی حاطمہ سے ڈائیورس پیپرز کی بات ہوئی تھی۔ وہ راضی تھی، میں اس لیے پیپرز ساتھ لے آئی ہوں کہ غازان کو پاکستان آنے کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ پہلے ہی اسکا تین ماہ سے کافی حرج ہو چکا ہے اب کاشان کی شادی پر ہی سب نے آنا ہے۔۔" انکی بات پر غازان کو حاطمہ کی اس دن کی پر شکوہ نگاہیں یاد آئیں تو وہ طنزیہ مسکرا دیا۔

"آپ تو پہلے سے ہی سب پلان کر کے آئی ہیں مگر آپ مجھ سے پوچھنا شاید بھول گئی ہیں کہ مجھے یہ طلاق منظور بھی ہے کہ نہیں؟" وہ پر سکون لہجے میں بولتا ان کی سماعتوں پر دھماکا ہی تو کر گیا تھا۔ وہ ششدر سی غازان کو دیکھنے لگیں جو یاسر نواز کی طرف دیکھ رہا تھا شاید ان سے اپنے اس فیصلے پر رائے لینا چاہتا تھا جو کہ گہرا سانس بھرتے اپنا سر اثبات میں ہلا کر اسے اس بات کی تسلی دے گئے کہ وہ اس کے ساتھ تھے۔

"یہ، یہ کیا کہہ رہے ہو تم غازان؟ یہ حلالہ تو تم نے اپنے بھائی کی خوشی کے لیے کیا تھا اور۔۔۔" وہ حواس باختہ ہو گئی تھیں۔

"بھائی کی نہیں آپکی خوشی کے لیے کیا تھا مگر مجھے اب اپنی بیوی کو طلاق نہیں دینی ہے۔۔" وہ دو ٹوک لہجے میں بولتا انکو حقیقتاً پریشان کر گیا۔

"تمہاری نیت بدلی ہے یا تم مجھ سے بدلہ لینے کے لیے سب کر رہے ہو؟" وہ طیش میں بولیں۔

"کس بات کا بدلہ لوں گا میں آپ سے؟ میں پر سکون ہوں کہ میں بابا اور مما کا بیٹا ہوں اگر آپ نے مجھے پیدا کیا ہے تو اس کا بدلہ میں شاید ہی چکا سکوں جہاں تک بات ہے آپکی کہ میری نیت بدل گئی تو اسکا جواب میں ہر گز نہیں دونگا کیونکہ وہ میری بیوی ہے اور اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھنے کا مجھے پورا اختیار ہے، میں یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ میں اپنی بیوی کو اپنے بھائی کے لیے چھوڑ دوں۔ وہ بھائی جس نے بنا سوچے سمجھے اپنی بیوی کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر ہی چھوڑ دیا تھا۔ اس لیے آپ مہربانی فرما کر مجھے اتنا مجبور مت کیجئیے گا کہ میں آپکے ساتھ بدتمیزی کروں یا کچھ ایسا کروں کہ ہم دونوں ساری زندگی کے لیے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے سے بھی جائیں، اب مجھے اجازت دیں مجھے پاکستان جانا ہے۔ میں اپنی ذات کا اہم حصہ وہاں چھوڑ آیا ہوں۔۔" وہ انکو وہیں حق دق چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ ساکت سی بیٹھیں اسکی باتوں پر غور کرتی رہ گئیں۔

****

آج سوہا لوگ آچکے تھے مگر وہ انکے گھر نہیں گئی تھی اس نے کال پر منع کر دیا تھا کہ وہ جب تک غازان کے نکاح میں ہے یہی رہے گی کیونکہ اسے اب اپنی جگہ اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنی تھی۔ وہ غازان سے

اب دوٹوک بات کرنا چاہتی تھی بلکہ سب سے پہلے اس کی مرضی جاننا چاہتی تھی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اسے کس چیز کی ہچکچاہٹ تھی جو اسے اس سے دور رکھنا چاہتی تھی۔

سوہا اس سے ملنے آئی تھی۔ حاطمہ نے ہر بات اس سے ڈسکس کی تھی۔ صرف مری میں گزاری گئی وہ آخری رات گول کر گئی جو اس کے خیال میں دونوں میاں بیوی کا معاملہ تھا۔

"اف لڑکی تم بھی نہ بہت پاگل ہو، اتنی راتیں اکیلی بھائی کے ساتھ رہی ہو انکا کمرہ شئیر کرتی رہیں پھر کسی مووی کی طرح انکے لیے دودھ میں کچھ ملا کر انکو پلا دیتیں اور اگلی صبح ہی شور مچا دیتی کہ انہوں نے تمہیں پریگننٹ کر دیا ہے۔" سوہا کے اوٹ پٹانگ مشوروں پر وہ قہقہہ لگا گئی۔

"پریگننٹ ہونا اتنا آسان ہوتا ہے کیا؟" وہ سرخ چہرہ لیے مدھم مسکراہٹ سے بولی جس پر سوہا نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اسے سر سے پاؤں تک یوں گھورا تھا کہ وہ خجل سی ہو کر ہنس دی۔

"کہیں سچ مچ میں ایسا سین تو نہیں کر لیا لڑکی جو اتنی لال پیلی ہو رہی ہو؟" سوہا کے سوال پر وہ گڑبڑا کر اٹھی۔

"پاگل مت بنو، اچھا یہ بتاؤ کہ کیا کھاؤ گی تم۔۔۔۔"

"پاگل تو تم دونوں میاں بیوی ہم سب کو بنانے کی کوشش کر رہے ہو اپنی ویزیہ خوشی کس وجہ سے ہے فون پر تو ٹسوے بہائے جا رہے تھے۔۔" سوہا کو نجانے کیوں اس پر شک ہوا۔

"یہ تمہارے آنے کی خوشی ہے ویسے مجھے اب اپنے اللہ پر پورا یقین ہے کہ وہ میرے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے گا جہاں تک بات ہے غازان کی تو ان کا نام تو ہمیشہ میرے نام کے ساتھ جڑا رہے گا چاہے وہ خود میرے ساتھ رہنے پر راضی نہ بھی ہوں۔۔" حاطمہ کوئی فیصلہ لے چکی تھی اس لیے پر سکون تھی۔ سوہا دل ہی دل میں اس کے لیے دعا گو تھی۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

وہ بیڈ پر چت لیٹا حاطمہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جو باتیں کل حاطمہ نے اس کے ساتھ کی تھیں۔ وہ اسے خاموش کرنے کے لیے کافی تھیں۔ اس نے کھلے انداز میں اس پر اپنا فیصلہ واضح کر دیا تھا کہ وہ غازان سے محبت کرتی ہے۔ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے اور کاشان کو اب یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کیا وہ یہ گوارا کر سکتا تھا کہ اسکی بیوی کے دل میں اسکے بھائی کی محبت موجود ہو یہ بات وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے ذہن میں بار بار وہ مناظر گھومنے لگے جب جب حاطمہ اور غازان ایک دوسرے کے قریب رہے تھے پھر مری میں انکا ایک کمرہ شئیر کرنا یہ بات کتنے دن ہی اس کے ذہن پر سوار رہی تھی۔ بے شک وہ حاطمہ سے محبت کرتا تھا اسے حاصل کرنا چاہتا تھا مگر حاطمہ کے دل میں اب غازان کی محبت پنپتے دیکھ کر وہ ہچکچاہٹ کا شکار ہو گیا تھا اگر یہ بات اسے حاطمہ کے بجائے غازان نے کہی ہوتی تو وہ شور ڈالتا چیختا چلاتا

سب کو اکٹھا کر لیتا کہ غازان نے دھوکہ دیا ہے مگر حاطمہ کی بات پر وہ سوائے تڑپنے کے اور کچھ نہیں کر سکا تھا۔

دروازے پر دستک کے ساتھ کوئی کمرے میں داخل ہوا تھا کاشان اٹھ کر بیٹھا مگر سامنے غازان کو دیکھ کر چونکا تھا اس کے مطابق غازان کی پاکستان میں موجودگی بنتی نہیں تھی کیونکہ اس نے ڈائیورس پیپرز عمارہ بیگم کے ہاتھ ہی بجھوائے تھے تاکہ غازان اب دوبارہ حاطمہ کی زندگی میں نہ آئے۔

"کیسے ہو؟ تم یقیناً میرے یہاں آنے کی توقع نہیں کر رہے ہوں گے۔۔" غازان نے بنا ہیلو کہے بات شروع کی تھی۔ کاشان نے ایک نظر اس پر ڈالی جو سفید شرٹ کے اوپر بلیو جیکٹ کوٹ پہنے قدرے بے ترتیب بال، ہلکی سی شیو اور سرخ و سپید رنگ کے ساتھ اس کے سامنے تھا بے شک وہ بلا کا ہینڈسم تھا اسکی پرسنالٹی میں ایسا تاثر ضرور تھا کہ اگلا بندہ ایک بار دیکھ کر بار بار دیکھنے کی خواہش ضرور کرتا تھا۔

"مما نہیں آئیں تمہارے ساتھ؟" کاشان نے اپنے دماغ میں آنے والے ہر خیال کو جھٹک کر پوچھا۔

"ہاں ساتھ آئی ہیں، وہ نیچے ہیں۔ اصل میں وہ دونوں بیٹوں کے درمیان سے نکلنے کا فیصلہ کر چکی ہیں۔ ان کے خیال میں اب ہمیں خود بنا انکو شامل کیے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ہمیں رشتوں کو اور ڈس ہارٹ نہیں کرنا ہے۔۔۔" غازان تحمّل سے بولا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم؟ کھل کر کہو میں جانتے ہوئے بھی سب تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔" کاشان بھی اب خود کو اس سب کے لیے تیار کر چکا تھا غازان نے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔

"کیا تم مجھے اس بات کی گارنٹی دو گے کہ کبھی زندگی میں تمہارے ذہن میں یہ بات نہیں آئے گی کہ حاطمہ تین ماہ میرے ساتھ رہی ہیں، ایک گھر میں اور شاید ایک کمرے میں، ہمارے درمیان میاں بیوی والا ریلیشن بنا کہ نہیں اس بات کا جواب بھی تم خود ہی تلاش کرو گے۔۔۔" غازان دوٹوک بولتا بڑی گہری بات کر گیا تھا بلکہ اس کی جذباتی اور شکی طبعیت پر چوٹ کرتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا جو اس کے سوال پر لب بھینچ کر چبھتے ہوئے لہجے میں بولا۔

"جب اس بات کا اقرار دونوں طرف سے ہو جائے تو پھر کیسے میرے ذہن میں یہ بات نہ آئے؟ تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے ہو ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو پھر میرے پاس کیا لینے آئے ہو؟ مجھے کیوں انڈر ایسٹیمیٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ اس سب میں میرا ہی قصور تھا۔ میں نہ شک کرتا، نہ اسے طلاق دیتا اور نہ تمہارے ساتھ اسکا حلالہ کروانے پر ضد کرتا مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ جس بھائی پر بھروسا کر کے میں نے اسے اپنی بیوی سونپی تھی اس کی اپنی ہی نیت بدل جائے گی، یو نو واٹ غازان تم نے دھوکہ دیا ہے کیسے تم نے حاطمہ کو اپنی طرف متوجہ کیا، یہ بھی میں خوب جانتا ہوں۔ وہ تم ہی تھے نہ جس نے حاطمہ کو اس گھر سے وہاں رہنے پر اکسایا تھا پھر وہاں جا کر تم لوگ ایک ساتھ

رہے اور جو کچھ مری میں ہوا اس سے بھی میں ناواقف نہیں ہوں۔ تم نے اسکے ساتھ وہاں بھی کمرہ شئیر کیا۔ وہ ایک نازک اور حساس لڑکی ہے جو مجھ سے ناراض تھی۔ کیسے نہ تمہاری طرف راغب ہوتی اور پھر تم نے اسے سب کے سامنے کھڑا کیا کہ وہ بولے کہ اسے تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔" کاشان چبا چبا کر بولتا غازان کو غصہ دلا گیا۔ اس کے ماتھے پر تیوری صاف دیکھی جاسکتی تھی مگر وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتا اسکی ہر کسیلی بات ہضم کر گیا تھا۔

"اور اب تم مجھ سے یہ کہنے آئے ہو کہ تم اسے چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ تمہیں بھی اس سے محبت ہو گئی ہے تو میں یہی کہوں گا کہ ایسا کرنے سے پہلے تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہئیے تھا۔ غازان تم نے اپنے بھائی کو دھوکہ دیا ہے جس نے سارے جہان میں سے صرف تمہیں چنا تھا کہ تم حاطمہ کو میری زندگی میں واپس لا سکو مگر تم خود ہی اسے میری زندگی سے نکالنے کا زریعہ بن گئے۔۔" کاشان کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا تو انداز شدید برہمی لیے ہوئے تھا غازان یہاں آکر مٹھیاں بھینچ کر سر جھکا گیا یہی تو وہ جگہ تھی جہاں وہ خود کو قصوروار گرانتا تھا یہی تو ہچکچاہٹ تھی جو حاطمہ سے دور رکھے ہوئے تھی۔

"میں مانتا ہوں کہ یہاں میرا قصور نکلتا ہے مگر میں نے سب جان بوجھ کر نہیں کیا اور نہ میں نے حاطمہ کو اپنی ذات سے کچھ ایسا احساس دلایا تھا کہ وہ میرے بارے ایسا سوچے۔ مجھے نہیں پتہ کب کیسے یہ سب ہوا مگر میرے لیے اب اسے چھوڑنا ممکن نہیں رہا ہے۔ اس کے بدلے تم مجھے چاہے ساری زندگی کے لیے قطع تعلق کر لو یا کوئی اور سزا اگر یہ سچ ہے کہ میں حاطمہ کو کسی صورت طلاق نہیں دے سکتا۔ نجانے تم

نے محبت کے باوجود کیسے اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر طلاق دے دی تھی۔ میں تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ چھ ماہ تمہارے نکاح میں رہی ہے تم اس سے محبت کرتے ہو ہمارا رشتہ صرف حلالہ کی شرائط پر طے ہوا تھا پھر بھی میں اسے چھوڑنے کا سوچوں بھی تو میری جان جاتی ہے اور میں اس معاملے میں بے بس ہوں، میں تمہارا اور ربیا کا قصوروار ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔" غازان نے اس کے پاس آ کر ملتجی انداز میں کہا تھا اور پھر ایک نظر اس کے رخ موڑے چہرے پر ڈالتا وہاں سے کیا آفندی ہاؤس سے ہی نکل گیا دروازے کے پاس سب سنتی عمارہ بیگم بے بسی سے لب کاٹ کر رہ گئیں وہ نہ جانے والے بیٹے کو اسکی خوشی پر مبارک دے سکیں نہ اندر بیٹھے غمزدہ بیٹے کو دلاسہ دے سکیں۔

****

سوہا آج رات اس کے پاس ہی رکی تھی۔ آج سارا دن سوہا کے ساتھ بتا کر وہ بہت خوش تھی۔ اسے چائے کی طلب محسوس ہوئی تو اٹھ کھڑی ہوئی۔ ٹائم دیکھا رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ وہ سوئی ہوئی سوہا پر ایک نظر ڈالتی کچن میں چلی آئی۔ چائے کے لیے پانی چڑھا کر وہ فریج کی طرف پلٹی تبھی اسے باہر کھٹکا سا محسوس ہوا۔ وہ چونک کر مڑی۔ ڈرتے ڈرتے قدم لاؤنج کی طرف بڑھائے جہاں ہال کے دروازے سے داخل ہوتے غازان کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکی تھی جو اسے دیکھتا اس طرف ہی آیا تھا۔

"ہائے، تم یقیناً چائے بنا رہی ہوں گی اپنے لیے، ایسا کرو ایک کپ کافی کا لے کر میرے کمرے میں آ جاؤ۔۔۔" وہ ہشاش بشاش لہجے میں بولتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا حاطمہ حیرت سے اس کے رویے کو نوٹ کرتی کچن میں چلی آئی۔

"آج شاید فیصلے کا دن ہے۔۔" وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ غازان کی آمد بلاوجہ نہیں تھی۔ وہ کوئی نہ کوئی فیصلہ کر کے ہی آیا تھا۔

کافی کا مگ لیے وہ اس کے کمرے میں چلی آئی جو فون کال پر مصروف تھا۔

"جی بابا، ابھی گھر پہنچا ہوں، ہاں اس سے بات ہو گئی ہے، آپ فکر نہ کریں کل کی واپسی کی فلائٹ ہے میری، جی جی بلکل، اوکے بائے۔۔۔" دوسری طرف یاسر نواز تھے حاطمہ اسکے جانے کا سن کر اندر تک کانپ کر رہ گئی تھی۔ وہ کافی ٹیبل پر زور سے پٹخ کر اسکی طرف مڑی جو اسکی طرف ہی پلٹا تھا۔

"آپ فیصلہ سنانے کے لیے آئے ہیں نہ تو مجھے آپکا فیصلہ قبول نہیں ہے، آپکو کل واپس جانا ہے شوق سے جائیے بیا سے شادی کرنی ہے وہ کر لیں مگر مجھے ہر گز طلاق نہیں چاہیئے اور اگر آپ نے مجھے طلاق دی تو میں آپکے سامنے اپنی جان دے دوں گی پھر روتے رہیے گا ساری زندگی۔۔" وہ ناک پر غصہ دھرے برہمی سے بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔ وہ محظوظ نگاہوں سے اسکے تاثرات دیکھنے لگا جسے اسکی مسکراہٹ جلا کر راکھ کر گئی۔

"آپکو کوئی فرق نہیں پڑتا میرے ہونے نہ ہونے سے کیونکہ آپ بہت کھٹور اور پتھر دل ہیں مگر میری بات کان کھول کر سن لیں مجھے آپکے ساتھ نہیں رہنا مگر مجھے آپکا نام اپنے نام کے ساتھ رکھنا ہے اور یہ بات میں آپکے بھائی پر بھی واضح کر چکی ہوں۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دے رہی تھی۔

"یہ کس نے کہا کہ مجھے تمہارے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا؟" غازان اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے دھیمے لہجے میں استفسار کرنے لگا وہ اسکی بات پر کچھ حیران ہوئی تھی۔

"آپکو فرق پڑتا ہوتا تو آپ مجھے یوں اگنور نہ کرتے اور دوسرا آپ نے پچھلے ایک ہفتے سے مجھ سے رابطہ نہیں کیا جیسے میرا کوئی وجود ہی نہ ہو۔۔" اس کے روہانسے لہجے پر وہ گہری سانس بھر کر بولا۔

"تم سے رابطہ کیا تھا مگر تمہارا نمبر بند تھا اس کے بعد میرا ارادہ تم سے فیس ٹو فیس بات کرنے کا تھا اس لیے جہاں تک بات اگنور کرنے کی ہے تو اسکی وجہ تھی اور کیا تھی تم خود بھی جانتی ہو۔۔۔" غازان اسے لیے صوفے پر بیٹھ گیا حاطمہ نے اسکے ہاتھ میں مقید اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر جانچتی نگاہوں سے غازان کو دیکھا کہ وہ کیا فیصلہ کر چکا تھا۔

"آپ، آپ کیا چاہتے ہیں؟" وہ اسکی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی جس نے اپنی خوبصورت نظریں اس کے چہرے پر فوکس کی تھیں اور پھر جھکتے ہوئے اسکی پیشانی پر لب رکھتا اسے ششدر کر گیا۔

"میرا فیصلہ تمہیں اس رات ہی سمجھ جانا چاہیے تھا جس رات میں نے تمہارے اور اپنے درمیان قائم ساری حدود کو مٹا دیا تھا اور تم پر ساری زندگی کے لیے اپنے نام کی مہر لگا دی تھی۔۔" غازان کے منہ سے نکلتے الفاظ تھے کہ کوئی امرت میں ڈوبے پھول جو اسکا تن من مہکا گئے تھے۔ وہ بے یقینی سی کیفیت لیے غازان کو یک ٹک دیکھتی رہ گئی جو اسے دنیا جہاں کی دولت اپنے لفظوں سے ہی تھما گیا تھا۔

"آپ، یہ، کیا مطلب؟" وہ بے ربط سے بولتی شاید ابھی تک بے یقین تھی یا شاید اس خوبصورت حقیقت کو بار بار سننا چاہتی تھی۔

"مسز غازان بات تو وہی کی ہے جو آپ کی من پسند ہے پھر آپکو یقین کیوں نہیں آرہا ہے، مجھے تمہارے ساتھ ہی زندگی گزارنی ہے اور کل ہم دونوں ہی لندن جا رہے ہیں، اگر تم ذرا ہوش میں ہوتیں تو اندازہ لگاتیں کہ میں اس دن اپنے ضروری سامان کے ساتھ تمہارا آئی ڈی کارڈ اور پاسپورٹ بھی لے گیا تھا جو مری سے واپسی کے دوران میرے پاس ہی موجود تھا۔۔" اب کی بار غازان نے وضاحت کر دی تھی اس کے دل و جان میں ایک سکون سا اتر آیا وہ شکر کا سانس بھرتی نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

"آپ نے بہت رلایا ہے مجھے، یہ سات دن ایک سولی پر لٹک کر گزارے ہیں میں نے، پل پل اس خوف کی تلوار میرے سر پر لٹکتی رہی کہ آپ مجھے طلاق نہ دے دیں، میں نے فون بند کیا کہ آپ مجھے کال پر ہی وہ الفاظ نہ بول دیں جو میرے لیے اب موت کا پروانہ تھے، آپ نے جس طرح مری سے واپسی پر مجھے اگنور کیا۔ یہاں سے جا کر کیا مجھے لگا اب آپ کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ آپ نے بہت پریشان کیا ہے

مجھے۔" اس نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھائیں غازان نے دیکھا ان آنکھوں میں بہت سارے شکوے تھے۔

غازان ان آنکھوں کو باری باری چومتا جیسے سارے شکوے اپنے پیار سے بہا کر لے گیا۔

"تمہیں اگنور نہیں کیا تھا بلکہ خود کو وقت دے رہا تھا کہ کیسے سب کو اس فیصلے سے آگاہ کرنا ہے، مجھے بہت مشکل لگ رہا تھا سب کو خاص کر کے کاشان سے یہ کہنا کہ میں اپنی بیوی کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں جس نے حلالہ کے لیے مجھے مجبور کیا تھا میں ہچکچاہٹ کا شکار ہو چکا تھا کہ سب کیا سوچیں گے میں نے کاشان سے کیا عہد توڑا ہے میں نے دھوکہ دیا ہے اسے اور آج سب یہی سوچ رہے ہیں مگر اب مجھے فرق نہیں پڑتا ہے کیونکہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ہے اور مجھے اس بات پر کوئی شرمندگی نہیں ہے۔۔" وہ بولتا ہوا آخر میں مسکرایا تھا ایک پر سکون مسکراہٹ!

"اور بیا۔۔۔۔" حاطمہ کے دل میں یہ بات ابھری۔

"اسے بتانا بھی میرے لیے آسان نہ تھا، وہ میری بہت اچھی دوست ہے، اسے یہ سچ بہت تکلیف دے گا مگر مجھے امید ہے کچھ عرصے بعد وہ مجھے معاف کر دے گی اور شاید کاشان بھی۔۔" وہ افسردگی بھری سانس ہوا کہ سپرد کرتا اٹھ کھڑا ہوا وہ رشتوں کو جوڑ کر رکھنے والا تھا اس کے لیے یوں رشتوں کو توڑنا آسان نہ تھا۔

"اینی ویز ان باتوں کو چھوڑو کل میرے ساتھ چلنے کی تیاری کرو، کل شام چھ بجے کی فلائٹ ہے ہماری۔۔" غازان اپنی جیکٹ اتارتے ہوئے بولا۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ماموں شاید ناراض ہو جائیں مجھ سے۔۔" وہ جانتی تھی کہ اس کے یوں جانے پر سب ہی ناراض ہوں گے
۔

"سب کی ناراضگی کی پرواہ کریں گے تو اپنے رشتے کو ایسے ہی منجدھار میں چھوڑنا پڑے گا اس وقت سب کے لیے ہمیں سمجھنا مشکل ہے اس لیے سب کو وقت چاہیے جو ہم یہاں سے جا کر دیں گے تم میری بیوی ہو میری محبت ہو میں تمہیں اپنی زندگی میں سب سے اہم مقام دے چکا ہوں اب تم سے پیچھے ہٹنا ناممکن ہے، تم نہیں جانتی تم کس قدر مجھ میں سما چکی ہو، لڑکی بے بس کر دیا ہے تم نے مجھے۔۔" غازان جذبوں سے بھرپور لہجے میں بولتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا جو دھیمے سے مسکرائی تھی۔

"آپ وہی اکڑو غازان ہیں کیا یا کوئی اور۔۔۔؟" حاطمہ شرارت سے بولی۔ غازان قہقہ لگا گیا اسے بھی اپنا وہ کڑھنا اور اکڑو انداز یاد آ گیا تھا۔

"وہ سب تو تمہیں پریشر میں رکھنے کے لیے تھا کہ تم مجھے اپنی زلف کا اسیر مت کرو مگر پھر بھی خود کو تیرا ہونے سے بچا نہیں پایا ہوں خود تو محبت کی مجھے بھی اسی کام میں لگا دیا ہے۔۔۔" وہ شوخ ہوا۔

"مجھے بھی آپ نے ہی محبت پر مجبور کیا تھا ورنہ میں ہرگز بھی آپ جیسے کھڑوس انسان سے محبت نہ کرتی۔۔۔" وہ شرارت سے بولی تھی غازان نے دلچسپی سے اسکا چہرہ دیکھا جہاں اس وقت محبت کی الوہی چمک نے اسکا چہرہ روشن کر رکھا تھا وہ بے اختیار اسکے چہرے پر جھک گیا جو اس اقدام کے لیے ہرگز تیار نہ تھی جب کچھ دیر بعد اسے آزاد کرتا وہ پیچھے ہٹا تو وہ گہرے سانس لیتی اسے گھور بھی نہ سکی جو مسکرا رہا تھا۔

"تم جانتی نہیں مجھے میں زبانی اظہار کے معاملے میں جتنا کنجوس ہوں عملی اظہار اتنا ہی زیادہ کرتا ہوں، اب تم اپنی خیر منانا۔۔" وہ اپنے ہاتھ سے ایک پیار بھری جسارت کر گیا وہ پھرتی سے اس کے حصار سے نکلی اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا۔

"آپکی کافی تو ٹھنڈی ہو گئی ہے۔" وہ بات بدلنا چاہتی تھی مگر غازان کا موڈ کچھ اور تھا۔

"تم میرے جذبات کی فکر کرو جن کو تمہارا قرب ہی ٹھنڈا کر سکتا ہے۔۔" اس کے لہجے میں جو تپش تھی وہ اس کے گال دہکا گئی تھی اس کی معنی خیزی پر وہ سمٹ کر رہ گئی جو اس کو پھر سے قریب کر چکا تھا۔

"سوہا میرے روم میں سوئی ہے، مجھے جانا چاہیے اب۔۔۔" وہ آنکھیں جھکائے بولی جس پر غازان نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"سونے دو اسے، تمہارا تو یہی ٹھکانہ ہے اب، ویسے بھی مری میں گزاری گئی رات بہت کم تھی، میری تو طلب ہی نہیں مٹ سکی تھی۔۔" اسکے گردن سے چادر سرکاتا وہ بن پیے بہک رہا تھا۔ وہ اپنے دھک دھک کرتے دل کو سنبھالتی اس کی مسلسل مضبوط ہوتی گرفت سے گھبرا اٹھی۔

"غازان، وہ مجھے۔۔۔۔۔"

"تمہیں خاموش کرنے کا طریقہ آتا ہے مجھے۔" وہ اسے گود میں اٹھاتا آ کر بیڈ پر لٹا چکا تھا اس کے اوپر جھکتے ہوئے وہ معنی خیز نگاہوں سے دیکھنے لگا جس نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے اسے باز رکھنا چاہا تھا۔

"میں نے کہا تھا مجھے محبت کو لفظوں میں بیان کرنے سے زیادہ عمل سے ثابت کرنا پسند ہے، ڈر کیوں رہی ہو مسز۔۔۔" وہ مسکراتا ہوا اس کے دائیں بائیں گالوں کو چوم گیا پھر اس کے گلابی ہونٹوں کو چومتا وہ اسکی گردن تک آیا تھا اور یہی حاطمہ کی جان نکلنے کو تھی۔

"غازان۔۔۔" وہ صرف اتنا ہی بول سکی تھی کیونکہ غازان نے پھر اسے بولنے کا موقع نہیں دیا تھا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

وہ اس وقت "دی کیفے" کے سامنے کھڑی تھی جہاں آج سے تین سال پہلے وہ کبھی نہ آنے کا فیصلہ کر چکی تھی مگر آج نجانے کیسے اس کے قدم اس طرف چلے آئے تھے جہاں اسکا سب سے بہترین دوست تھا جو اسکی محبت بھی تھا مگر وہ بدل گیا تھا اور آج وہ خود کو بدل کر یہاں آگئی تھی اس کے سامنے ایک حسین منظر تھا جہاں ایک خوبصورت کپل ٹیبل پر آمنے سامنے بیٹھے باتوں میں مصروف تھے لڑکی بلیو سوٹ پر آف وائٹ لانگ کوٹ پہنے بالوں کو جوڑے میں مقید کیے جسکی کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی اپنے سرخ و سفید اور دلکش نین نقش کے حامل چہرے کے ساتھ مسلسل بول رہی تھی اور اس کے سامنے بیٹھا اسکا شوہر جو پہلے سے بھی زیادہ ہینڈسم ہو چکا تھا بلیو پینٹ پر گرے ہائی نیک شرٹ اور بلیک کوٹ پہنے اسکی باتیں بہت پیار سے سن رہا تھا وہ گہرا سانس بھرتی انکی طرف قدم بڑھا گئی۔

"ہیلو بیوٹی فل کپل، آئی ہوپ سو کہ میں نے آپکو ڈسٹرب نہیں کیا۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولتی غازان اور حاطمہ کو چونکا گئی دونوں خوشگوار اور حیرت بھرے تاثرات لیے اپنے سامنے کھڑی بیا کو دیکھنے لگے جو مسکرا رہی تھی۔

"آئی کانٹ بلیو دس، تم کب آئی امریکہ سے؟ واٹ آ سپرائز۔" غازان اٹھتا بولا جو ہمیشہ کی طرح اس کے بازو سے دوپل کو لگی تھی۔

"مجھے ہفتہ ہو گیا ہے، آج سوچا تم لوگوں سے مل لوں، کیسی ہو بیوٹی فل لیڈی۔" وہ بہت پیار سے حاطمہ کے قریب آئی جس نے بہت چاہت سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو بیا۔۔۔"

"اے ون، دیکھ لو۔۔۔" وہ مسکراتی ہوئی بولی اس کے چہرے پر تھرکتی مسکراہٹ ان دونوں کو یہ بتانے کے لیے کافی تھی کہ وہ اپنی زندگی میں خوش تھی۔

"آؤ بیٹھو۔۔۔" غازان کے کہنے پر وہ کرسی پر ٹک گئی۔

"میں نے سنا ہے ایک جونئیر غازان بھی آیا ہے وہ نظر نہیں آ رہا ہے۔۔۔" بیا کے سوال پر وہ دونوں پیار سے مسکرائے۔

"جی بالکل، آحل غازان صاحب، مگر وہ ہم سے زیادہ اپنے دادا ابو اور ہانی پھوپھو کے پاس رہنا پسند کرتے ہیں، اس سے ملنے کے لیے تمہیں گھر آنا پڑے گا۔" حاطمہ کی بات پر بیا سر اثبات میں ہلاتی ہنس دی۔

"اسی لیے تو میں حاطمہ سے یہی بحث کر رہا تھا کہ ہمیں ایک اور بے بی کے بارے میں سوچنا چاہیے جو ہمارے پاس رہنے کو ترجیح دے مگر یہ۔۔۔"

"اف غازان آپ بھی نہ، بیا تم اپنے دوست کو ذرا تھوڑی سی شرم کرنا سکھا دو میں تمہیں اپنے ہاتھ کی مزے کی کافی اور کیک کھلاتی ہوں۔۔۔" حاطمہ غازان کی بات پر خائف ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی اصل میں وہ دونوں کو بات کرنے کا ٹائم دینا چاہتی تھی۔

"بدل چکے ہو تم۔۔۔" بیا اس کے شرارتی انداز پر بولی جس پر وہ ہنس دیا۔

"ایک بچے کا باپ بن چکا ہوں بدلنا تو تھا ہی، تم سناؤ کیا کر رہی ہو آجکل؟ انکل بتا رہے تھے محترمہ بہت ڈگریاں اکٹھی کر چکی ہیں۔۔۔"

"ہاں ڈگریاں بھی اور ایک عدد دولہا بھی ڈھونڈ لیا ہے۔۔۔" بیا کے انکشاف پر وہ خوشگوار حیرت سے چلا اٹھا۔

"واؤ کب؟ کہاں سے ڈاؤنلوڈ کیا؟" وہ بہت خوش تھا آج اس کے من سے جیسے ایک بوجھ اترا تھا۔

"اف غازان، تم بھی نہ، امریکہ سے تعلق رکھتے ہیں جناب، ساحر نام ہے نیکسٹ ویک اپنی فیملی کو لے کر لندن آ رہے ہیں، بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔"

"اور تم۔۔۔۔۔۔۔۔" غازان کے سوال پر وہ ایک پل کو چپ ہوئی پھر مسکرا دی۔

"وہ اتنا اچھا اور کیئر نگ ہے غازان کہ میں اس سے محبت کرنے سے خود کو روک نہیں پائی ہوں اب مجھے پتہ چلا ہے کہ محبت تو بس ہو جاتی ہے چاہے آپکا ارادہ ہو یا نہ ہو اور آج ہی مجھے پتہ لگا کہ تم کیسے تین سال پہلے بے بس ہوئے تھے۔۔"

"اور میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے بیا، میں اپنی زندگی میں جتنا بھی خوش اور پر سکون سہی مگر مجھے کبھی کبھی تمہاری اور کاشان کی یاد بے سکون کر دیتی تھی، میں تم دونوں کا قصوروار تھا چاہے جان کر یا انجانے میں، دو ماہ پہلے کاشان کی شادی کی خبر نے جہاں مجھے خوشی دی تھی وہیں آج تمہاری آمد نے مجھے پر سکون کر دیا ہے اور میری دعا ہے کہ تم دونوں اپنی لائف میں وہی اصل خوشی، پیار اور محبت محسوس کر و جو میں حاطمہ کے ساتھ پر محسوس کرتا ہوں۔۔۔" وہ صدق دل سے بولا تھا بیا مسکرا کر سر اثبات میں ہلا گئی تبھی حاطمہ ویٹر کے ساتھ انکی طرف چلی آئی۔

"غازان نے یہ بتایا تو نہیں ہو گا کہ میری وجہ سے انکا کیفے کس قدر فیمس ہو چکا ہے۔" کافی بیا کے سامنے رکھتی وہ غازان کو مصنوعی خفگی سے دیکھتی بولی وہ حسب عادت ہنس دیا تھا جو بیا سے اپنی تعریفوں کے پل باندھنا شروع ہو چکی تھی اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں تھا کہ حاطمہ کے آئیڈیاز کی وجہ سے غازان کا کیفے اب بیس فیصد زیادہ فیمس ہو چکا تھا اور وہ یہ بات مانتا بھی تھا مگر اسے تنگ کرنے کے لیے چپ رہتا تھا اس وقت بھی وہ بیا کو اسکی شکایتیں لگاتی بہت پیاری لگ رہی تھی غازان پیار بھری نظروں سے تکتا مسلسل مسکرا رہا تھا۔

*******^^^^^^ختم شد^^^^^**********

السلام علیکم !

ہمارے پلیٹ فارم سے شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنفہ / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی دوسرا ادارہ یا فردان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ مصنفہ / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کرسکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد / بلاگ / ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہم اپنی ویب سائٹ اردو ناولز حب کے لیے لکھاریوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول / ناولٹ / افسانہ / کالم / آرٹیکل / شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

urdunovelhubofficial@gmail.com

Whatsapp No. 0309-9329768

Facebook Group: Urdu Novels Hub

Facebook Page:

https://www.facebook.com/Urdu-Novels-Hub-109291934764260/

ان شاء اللہ آپکی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

شکریہ

انتظامیہ اردو ناولز حب

#We-4